www.novelsclubb.com
It's you,
because no one else
makes sense.
طواف آرزو از قلم : خولہ بنت عباس
And in the middle
of my chaos
there was you.
What a plot twist you were.
ناولز کلب

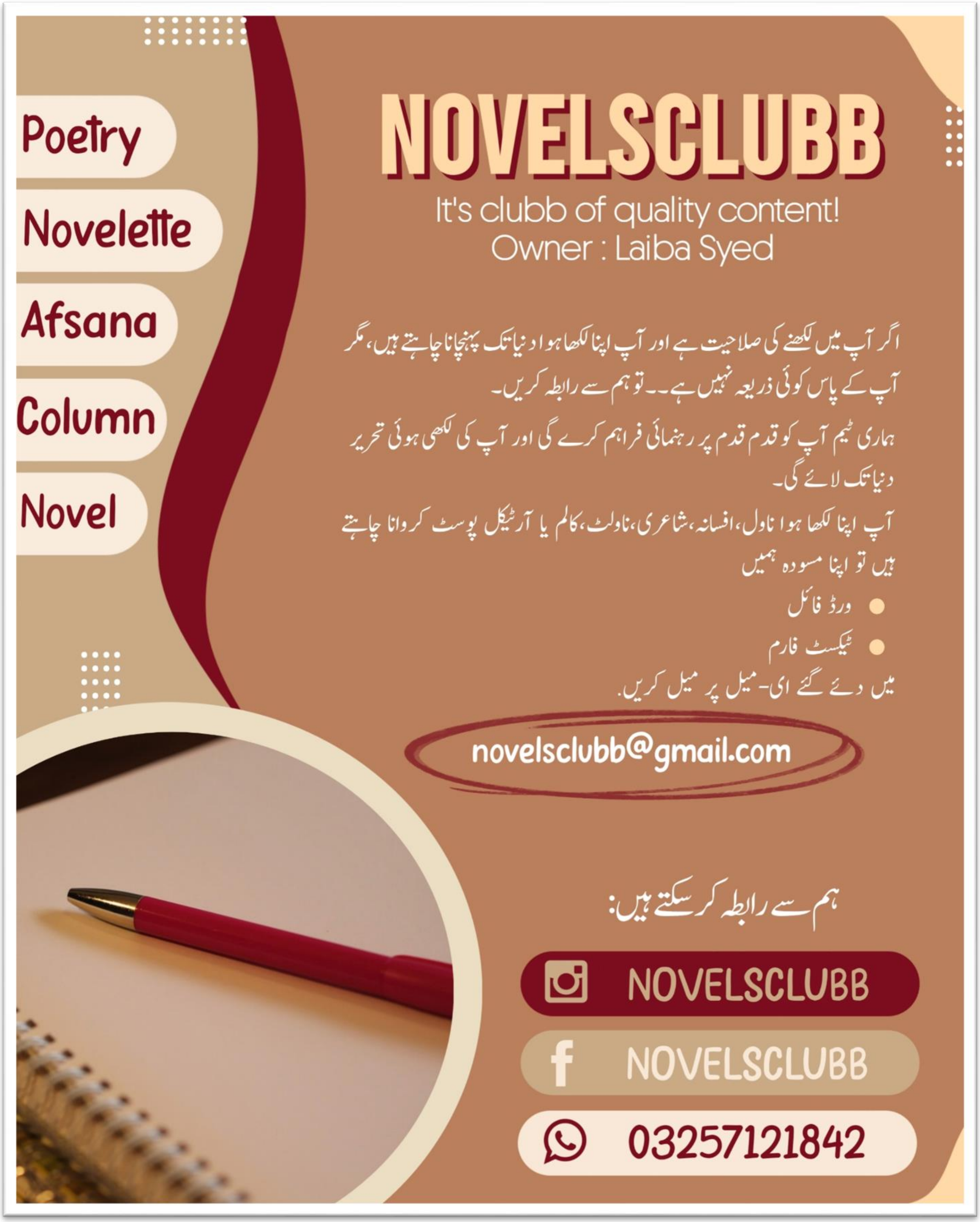
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

طوافِ آرزو

از قلم

خولہ بنتِ عباس

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

"طوافِ آرزو" میری پہلی تحریر ہے۔ اس تحریر کو لکھنے کا خیال مجھے اچانک آیا، جسے بہت سے خیالوں کی طرح میں نے جھٹک دیا۔ پھر نہ جانے کب یہ خیال آہستہ آہستہ ایک خواہش اور پھر ایک عزم کی صورت اختیار کر گیا کہ مجھے معلوم ہی نہ ہوا۔ اس کہانی کا پہلا منظر میرے ذہن میں آیا اور پھر میں نے اسے صفحے پر اتارنے کی کوشش کی۔ اس کوشش میں، میں ناکام رہی۔ مجھ سے یہ کہانی نہیں لکھی گئی۔ اب جب میں یہ سطور لکھ رہی ہوں تو مجھے اندازہ ہوا کہ میں کیوں یہ کہانی پہلے نہیں لکھ پائی۔ میں نے جانا کہ ہر کہانی ذہن سے صفحے پر نہیں اتاری جاتی۔ ان کا دل سے گزرنا، دل میں گھر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اتنا کہ جب کوئی آپ کو اسے دل سے نکالنے کا کہے تو آپ کا انگ انگ بے چین ہو جائے۔ میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔

اگر کوئی مجھے اُس وقت یہ کہتا کہ لکھنا چھوڑ دو، تو شائد میں بغیر کسی حیل و حجت کے، مان جاتی۔

اب اگر کوئی مجھ سے کہے کہ لکھنا چھوڑ دو، تو میں کسی قیمت یہ بات قبول نہیں کروں گی۔

اس کہانی کو میں نے آج کے دور میں لوگوں کو درپیش فتنوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھا ہے۔ کیسے یہ فتنے معصوم ذہنوں کو اثر انداز کرتے ہیں اور انہیں ہیرا چھوڑ کر کوئلے کو حاصل

کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ ماہبیر ارمغان کی کہانی آج کی ہر لڑکی کی کہانی ہے۔ اس کی خواہشات، آج کے دور کی ہر لڑکی کی خواہشات جیسی ہی ہیں۔ ان خواہشات کو پانے کیلیے وہ ایک سفر پر نکل کھڑی ہوتی ہے۔ وہ ہیرا چھوڑ دیتی ہے اور کوئلے کو پانے کیلیے مشکلات مول لیتی ہے۔

اجلان سکندر میرا پسندیدہ کردار ہے۔ اگر میں کہوں کہ ماہبیر میرا دل ہے تو اجلان خون ہے۔ یہ کردار مجھے اتنا کیوں پسند ہے؟ اس وجہ سے کہ وہ محبت کرتا ہے۔ عزت کرتا ہے۔ مگر محبت میں اتنا پاگل نہیں ہوتا ہے اپنی اقدار بھول جائے۔ وہ اپنے دل پر تو سمجھوتہ کر لیتا ہے مگر اپنی اقدار اور اپنے اصولوں پر سمجھوتہ اُسے گوارہ نہیں۔ میرے نزدیک محبت ہر انسان کو ہوتی ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہے اور اس سے دور نہیں جایا جاسکتا۔ مگر بہترین انسان وہ ہے جو محبت کو سر پر نہ چڑھا لے۔ اُسے سب سے اہم نہ رکھے۔ اس کیلیے اہم اس کی عزت، اس کے اصول اور وہ احکام ہونے چاہیے جو اللہ نے دیے۔ اگر اس راہ پر اُسے محبت قربان کرنی پڑتی تو اسے کر دے۔ دل کی حالتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ آپ کے دل کو سکون دے دے گا اور جو آپ نے اس کی راہ میں قربان کیا، اس سے بہتر آپ کو نواز بھی دے گا۔

میں نے کہیں پڑھا تھا کہ "لوگ کہتے ہیں کہ اللہ بہترین عطا کرے گا۔ مگر دل کا کیا کریں جسے چاہیے ہی عام ہے۔ جو بہترین کی تمنا ہی نہیں کرتا۔" تب میں بھی اس سطر سے بہت متاثر ہوئی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔آج جب یہ سطر لکھ رہی ہوں تو ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔میں کہتی ہوں کہ اللہ جب آپ کو بہترین عطا کرتا ہے تو اس کیلیے جذبات بھی، دل میں پیدا کرتا ہے۔آپ کے دل سے عام چیز کی پسندیدگی نکال کر، خاص سے محبت ڈال دیتا ہے۔فقط ایک شرط ہے۔آپ کا یقین اللہ پر اور اس کے کیے فیصلوں پر ہونا چاہیے۔اللہ کو اپنے بندے کا اس پر یقین کرنا بہت پسند ہے۔پھر جب آپ اس پر بھروسہ کرتے ہیں تو کسی وفادار دوست کی طرح،آپ کے بھروسے کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔یقین کرنے والے لوگ خاص ہوتے ہیں۔پھر خاص لوگوں کیلیے تو راستے بھی خاص ہوتے ہیں نہ۔

آخر میں، میں اپنی زندگی کے چند اہم لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔سب سے پہلے میرے بھائی جیسے ماموں کا۔وہ میرے لیے بھائی بھی ہیں اور دوست بھی۔میرے کاؤنسلر بھی ہیں اور پاٹنر بھی۔وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں جن کی نہ میں ڈانٹ برداشت کرسکتی ہوں نہ ناراضگی۔وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں، جن سے میں کچھ بھی کہنا چاہوں کہہ دیتی ہوں۔یہ سوچے بنا کہ وہ میرے بارے میں سوچیں گیں۔میں نے جب جب انہیں آواز دی،انہوں نے بنا کسی تاخیر کے جواب دیا۔اگر میں ان کے بارے میں لکھنے بیٹھوں تو گھنٹوں لکھتی جاؤں۔وہ پہلے انسان تھے جن سے میں نے ناول لکھنے کی بات کی۔وہ پہلے انسان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں جن کو میں نے اپنا پہلا ڈرافٹ بھیجا۔میں فقط اتنا کہنا چاہوں گی کہ اگر وہ اس وقت میری ہمت نہ بندھاتے تو، آج، اس وقت، شائد آپ یہ ناول نہ پڑھ رہے ہوتے۔میری زندگی آسان بنانے اور مجھے ہمیشہ سننے کیلیے، بہت بہت شکریہ۔

پھر میری ماما اور میری بہن۔انہوں نے بھی میری بہت حوصلہ افزائی کی۔ان کے بارے میں، میں بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ ان کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔پھر میری تین بہترین دوستیں۔زہرہ فاروق، علشبہ شبیر اور افیفہ عمر۔تم تینوں کا بھی بہت شکریہ۔

آخر میں، میں اللہ سے دُعا گو ہوں کہ آپ اس میں جو کچھ پڑھیں، اس سے اچھا سبق حاصل کریں۔میرے لکھے ہوئے الفاظ، اگر آپ کی کسی طرح مدد کرتے ہیں تو میرے لیے اس سے زیادہ خوشی اور عزت کی، کوئی بات نہیں۔

خوش رہیں، ہنستے مسکراتے رہیں اور دُعاؤں میں یاد رکھیں۔فقط۔

خولہ بنت عباس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انتساب!

اس کتاب کو میں اپنی زندگی کے تین بہترین لوگوں کے نام کرتی ہوں، جن کے ہونے سے میری دنیا رنگین ہے۔

میرے بابا، جنھوں نے ہمیشہ اپنے عمل سے مجھے احساس دلایا کہ میں کسی شہزادی سے کم نہیں۔

میری ماما، جن کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ جنھوں نے میری بہترین تربیت کی ۔ جن کے قدموں میں میری جنت تو ہے ہی مگر انہوں نے میری دنیا کو بھی میرے لیے جنت بنایا۔

www.novelsclubb.com

میرے ماموں، جو میرا سپورٹ سسٹم ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

باب چہارم:

مجھے تم یاد آؤ گی، ماں!

مجھے تم یاد آؤ گی، ماں

زندگی کی ہر خوشی، ہر غم میں

تمہاری دعائیں، تمہاری مسکراہٹیں

تمہارا پیار، تمہاری مار

ہر دن کے آغاز اور ہر رات کے اندھیرے میں

مجھے تم یاد آؤ گی، ماں

تم مجھے بہت جلد چھوڑ گئی

چلچلاتی دھوپ میں، جما دینے والی ٹھنڈ میں

اپنی ٹھنڈی چھاؤں اور نرم آغوش کے بغیر

اپنی دعاؤں کے حصار کے بنا

www.novelsclubb.com

تم مجھے بہت جلد چھوڑ گئی، ماں

مجھے تمہاری یاد آتی ہے، ماں

اپنے ہر غم میں، اپنی ہر خوشی میں

اپنے ہر کھانے میں، اپنی ہر کامیابی پر

مجھے تم بہت یاد آتی ہو، ماں

یہ دنیا بہت ظالم ہے

چین محض تمہاری آغوش میں تھا

اب جو تم بھی مجھے تنہا کر گئی

کس کی آغوش میں سر رکھ کر روؤں گی؟

میں کس کے آگے کھل کر ہنسوں گی؟

میں کس کی ڈانٹ سنوں گی؟

مجھے تم بہت یاد آؤ گی، ماں

بہت

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آئی ایم سوری۔ ہم انہیں نہیں بچا سکے۔" چہرے پر غمگیں تاثرات لیئے، سفید اوور آل میں ملبوس، اُس ادھیڑ عمر ڈاکٹر نے کہا اور ان کے پاس سے گزر گیا۔

خالہ سمینہ، جو ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھ کر اچھی خبر کی اُمید سے اٹھیں تھیں، واپس بنچ پر ڈھے گئیں۔ چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔

دیوار کے پاس کھڑی ماہبیر کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ اس نے بے یقینی سے ڈاکٹر کو دیکھا اور پھر اجلان کو۔ بے ساختہ ایک قدم پیچھے کو اٹھایا۔ دوسرا قدم۔ پھر مڑی اور پیچھے دیکھے بغیر نیچے جاتی سیڑھیوں کی طرف بھاگی۔ اجلان اور احتشام نے اسے جاتے دیکھا تو وہ دونوں اس کے پیچھے بھاگے۔

دُرِ کشف کی نظروں نے ڈاکٹر سے دروازے تک کا سفر طے کیا تھا۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ اس نے قدم تیزی سے کمرے کی جانب بڑھائے اور ایک آواز کے ساتھ دروازہ کھولا۔ سامنے بیڈ پر پڑا وہ بوڑھا وجود بے جان لیٹا تھا۔ مختلف قسم کی نالیاں، جو شائد اسے بچائے رکھنے کی سبیل کیلیئے لگائی گئی تھیں، اب کے اس وجود کو ان سے آزاد کیا جا رہا تھا۔ ساتھ رکھی مشین پر ایک لکیر سیدھ میں چل رہی تھی۔ بے جان سی۔ ساکن۔ نرس نے اپنا کام مکمل کیا اور پھر سفید چادر سے اماں کا چہرہ ڈھانپ کر، وہاں سے چلی گئی۔ کمرہ اب کے خالی ہو چکا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماں کا چہرہ سفید چادر سے ڈھکا دیکھ کر کشف نے اپنے منھ پر زور سے ہاتھ رکھا کہ خود کو رونے سے روک سکے۔ پھر بھی، آنسوں بغاوت کرتے، آنکھوں سے بہنے لگے اور اس کے ہاتھوں کے پیچھے چھپے ہونٹوں سے ایک سسکی برآمد ہوئی۔ کانپتے قدم اس نے بیڈ کی جانب بڑھائے۔ قریب پہنچتے ہی، وہ اماں کے پہلو میں ڈھے گئی اور ان کا ہاتھ تھام کر رونے لگی۔ وہ ہاتھ بے جان تھا، البتہ سرد نہ ہوا تھا۔ گرمائش ابھی باقی تھی۔ اس نے ہاتھ کو اپنے ماتھے کے ساتھ لگایا اور پھر سسکیاں بھرنے لگی۔ آج، اس نے ایک اور چھت کھو دی تھی۔ بہار اب کے مکمل طور پر زندگی سے رُخصت ہو چکی تھی۔ خزاں کی یخ بستہ ٹھنڈی ہواؤں نے ایک بار پھر دُرِ کشف کی زندگی میں ڈیرہ ڈالا۔

کمرے سے باہر آؤ تو سمینہ خالہ ابھی تک بینچ پر بیٹھی ہوئیں تھیں۔ چہرہ نیچے جھکائے اور سر ہاتھوں میں دیے ہوئیں تھیں۔ ایک آنسوں ان کی جھولی میں گرا تو وہ ہوش میں آئیں تھیں جیسے۔ سر اٹھایا اور آنسوں صاف کیے۔ ابھی نہیں رونا تھا۔ انہیں اپنی بھانجیوں کو سنبھالنا تھا۔ انہوں نے بچیوں کی تلاش میں نظریں دوڑائیں تو خود کو راہداری میں اکیلے پایا۔ نہ کشف دکھائی دی اور نہ ماہبیر۔ احتشام اور اجلان بھی نا جانے کہاں تھے۔ کمرے سے کشف کے رونے کی آواز

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آئی تو انہوں نے قدم اس جانب بڑھائے۔ کمرے میں داخل ہوتے ساتھ، انہوں نے کشف کے ہاتھ سے اماں کا ہاتھ چھڑایا اور اُسے ساتھ لگایا۔ کشف ان کے ساتھ لگ کر رونے لگی۔

"خالہ۔۔ خالہ۔۔ خالہ میں کیا کروں؟ میں پھر سے اکیلی ہو گئی ہوں، خالہ۔ میں کیا کروں گی؟ اماں، کیوں چلی گئیں؟ کیوں؟" ہچکیوں اور سسکیوں سے روتے ہوئے، ان کے ساتھ لگی، کشف نے سوال کیا۔ جو آنسوں خالہ سمینہ نے بڑی مشکلوں سے روکے تھے، پھر سے بہنے لگے۔

"بس کرو میری بچی۔ حوصلہ رکھو۔ جانے والی چلی گئی ہے۔ اتنا رو کر اسے تکلیف نہ دو۔ بس کرو۔" خالہ نے اسے اپنے اندر بھینچتے ہوئے کہا۔ لہجہ گیلا اور بھاری تھا۔ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ انہوں نے اسے خود سے دور کیا۔

"بہادر بنو۔ بس۔ اچھے بچے اتنا نہیں روتے۔ بس کرو۔" اس کا گیلا چہرہ، اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے کہا۔

کمرے کی سفید دیواریں محض انہیں دیکھے گئیں۔ بنا کسی غم اور افسوس کے۔ یوں جیسے وہ اس سب کی عادی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کمرے سے باہر نکل کر راہداری پار کرو، تو ماہبیر ہذیانی انداز میں سیڑھیاں اتر کر رہی تھی۔ شانوں پر پھیلی سیاہ چادر کو سختی سے تھامے۔ بنا کہیں دیکھے اور کسی کی پرواہ کیے، وہ بھاگی جارہی تھی۔ چال میں تیزی اور وحشت سی تھی۔ بے یقینی اور خوف تھا۔ اسے اجلان کی آوازیں بھی نا سنائی دیں، جو اسے روک رہا تھا۔ وہ نچلی منزل پر آئی اور مرکزی ہال پار کر کے ہسپتال سے باہر نکل گئی۔ اجلان نے ہال میں داخل ہونے سے پہلے اپنے پیچھے آتے احتشام کے آگے بازو بڑھا کر اسے روکا۔

"تم اس کے پیچھے نہیں آؤ گے!" ماتھے پر بل ڈالے اور ہر لفظ چبا کر ادا کرتے اس نے کہا۔

احتشام نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی۔

"کیوں؟ میری دوست ہے وہ۔ اسے اس وقت میری ضرورت ہے۔" احتشام نے ہنوز اسی لہجے میں جواب دیا۔

"اسے اس وقت تم سے دور رہنے کی ضرورت ہے۔" اجلان نے بمشکل خود کو غصہ کرنے سے روکا۔ وہ اس وقت جلدی میں تھا ورنہ اس جھوٹ پر یہاں جو طوفانِ بدتمیزی اٹھنا تھا، وہی جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور ایسا کیوں ہے؟" احتشام نے طنزیہ انداز میں بمشکل مسکرا کر پوچھا۔ یہ عام سا آدمی اس کا ضبط آزما رہا تھا۔ اُدھر ماہبیر نا جانے کس حال میں ہو گی۔ اپنا وقت ضائع ہونے اور خود کو روکے جانے پر وہ شدید ناگواری اور غصہ محسوس کر رہا تھا۔

"میڈیا پرسنالٹی ہے وہ۔ تمہاری اس حرکت سے اس پر سکینڈل بن سکتا ہے۔ ویسے بھی تمہارا یہاں پر کوئی کام نہیں ہے۔" اجلان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور پھر عجلت میں ماہبیر کے پیچھے چل دیا۔

احتشام نے اس بے عزتی کا بدلہ کسی اور وقت کیلیے اٹھا رکھا اور ہسپتال سے نکل کر گھر کو روانہ ہوا۔ اجلان کی بات میں وزن نا ہوتا تو وہ کبھی ماہبیر کو یوں اکیلا نا چھوڑتا۔ صحیح کہہ رہا تھا وہ۔ ایک اداکارہ کے پیچھے، دو اہم شخصیات بھاگتے ہوئے میڈیا پر دکھائی دیے تو اس سے ماہبیر کی ساکھ کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ گاڑی میں بیٹھتے ساتھ اس کا فون بجا۔

"کہو جمیل، کیا بات ہے؟" لہجے میں سنجیدگی لیے اس نے فون کا کان سے لگایا۔

"سر، اُردو بازار میں ہماری چند دُکانیں پکڑی گئیں ہیں۔ اچانک ریڈ مارا تھا پولیس نے۔ دُکانداروں کو بھی اٹھا کر لے گئے ہیں۔" فون سے آتی آواز کسی بھی قسم کی پریشانی سے عاری

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔سب کچھ ایسے بتایا جیسے موسم کا حال بیان کیا گیا ہو۔احتشام کے ماتھے کے بل گہرے ہوئے۔

"لیڈ کون کر رہا تھا؟"

"اجلان سکندر۔"دو لفظی جواب دیا گیا۔احتشام کی سٹیئرنگ پر گرفت مضبوط ہوئی اور ضبط سے آنکھیں میچی۔

"تمہارے بندے جھک مار رہے تھے؟ مخبری کیوں نہیں ہوئی؟"احتشام نے غصے سے کہا۔پہلے ہی مال کم آیا تھا۔اوپر سے یہ ریڈ۔

"اہلکاروں کو بھی خبر نہیں تھی۔اچانک سب کچھ ہوا ہے۔"

"تم مجھ سے کل آفس میں آکر ملو۔"احتشام نے بات ختم کی اور فون کان سے ہٹا کر ساتھ والی سیٹ پر پھینک دیا۔ تیش کے عالم میں ہاتھ سٹیئرنگ پر دے مارا۔بال جھٹکے سے ماتھے پر بکھرے۔اس نے گہری سانس لے کر خود کو پُرسکون کرنے کی کوشش کی اور دونوں ہاتھوں سے بال پیچھے کی جانب کیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پارکنگ لاٹ سے گاڑی نکالتے ہوئے، وہ اجلان سکندر کے متعلق اپنا لائحہ عمل ترتیب دینے لگا۔

---☆---☆---☆---

ہسپتال سے نکلتے ساتھ، سامنے مرکزی شاہراہ تھی جس پر گاڑیوں کا رش حد سے سوا تھا۔ دونوں جانب سے گاڑیاں آرہی تھیں اور حادثے کا خطرہ تھا۔ اجلان نے پریشانی کے عالم میں آس پاس دیکھا۔ اُسے ماہبیر کہیں دکھائی نا دی۔ ناکام نظروں نے ایک بار پھر کوشش کی تو سیاہ چادر اپنے گرد لپیٹے ایک لڑکی سڑک کے دوسری جانب بنی پتھریلی روش پر لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ چلتی دکھائی دی۔ یکبارگی، اس کی ٹانگیں بے جان ہوئیں اور وہ وہی ڈھے گئیں۔ لوگوں کا ہجوم آس پاس سے گزر رہا تھا۔ کسی کو ہسپتال پہنچنے کی جلدی تھی تو کسی کو وہاں سے گھر جانے کی۔ کسی نے بھی اس سیاہ بال اور سیاہ چادر میں لپٹی لڑکی سے پوچھنا گوارہ نہ کیا، جو بیچ روش کے خود کو پیٹنے میں مصروف تھی۔ ہذیانی انداز میں ہاتھوں کو ٹانگ پر مارتے، رونے لگی۔ عجب بات تھی کہ نہ سسکیاں لیتی وہ دکھائی دی اور نہ اس کی ہچکیاں سنائی دی۔ وہ بے آواز روتی جا رہی تھی اور ہاتھ مارتی جا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اُسے اپنے گرد سب کچھ رُکتا اور پھر فنا ہوتا محسوس ہوا۔ پہلے وہ اپنے سر پر موجود آسمان سے محروم ہوئی۔ اب، اس کے پیروں کے نیچے سے زمین بھی کھینچ لی گئی تھی۔ وہ کہاں جاتی؟ کس سے کہتی؟ کیا کہتی؟! ابھی تو سب کچھ ٹھیک ہونا شروع ہوا تھا۔ ابھی تو اماں نے اس سے بات کرنا شروع کیا تھا۔ ابھی تو اس نے بہت سے لمحے ان کے ساتھ گزارنے تھے۔ وہ کیسے چلی گئیں؟ وہ کیوں چلی گئیں؟ بنا کچھ کہے، بنا کچھ بتائے۔

ناجانے کہاں سے، دو مضبوط ہاتھوں نے اس کے سیاہ چادر کے نیچے چھپے بازوؤں کو تھاما اور اس نے کھڑا کیا۔ وہ اس شخص کے بازوؤں کو تھام کر، ان کے سہارے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے بھیگی آنکھوں سے سامنے کا منظر دیکھنے کی کوشش مگر بے سود۔ سب کچھ دھندلا تھا۔ اس نے آنکھیں زور سے میچیں۔ دو آنسوں موتیوں کی صورت ٹوٹ کر گرے اور سامنے کا منظر کچھ صاف ہوا۔ وہ سانولے چہرے والا مرد، آنکھوں میں حد درجہ پریشانی اور تکلیف لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ ماہبیر کی گرفت اس کے بازوؤں پر کچھ اور سخت ہوئی۔

"کیا ہوا؟ اماں ٹھیک ہو گئیں؟ وہ ڈاکٹر جھوٹ بول رہا تھا نا؟ پلیز ایک بار کہہ دو اماں ٹھیک ہیں۔ مجھے بُلا رہی ہیں۔ پلیز اجلان۔ کہہ دو ڈاکٹر جھوٹا تھا۔" ماہبیر نے روتے ہوئے عجلت اور بے چینی کے ساتھ پوچھا۔ اجلان کو ان بھیگی آنکھوں میں عجیب سا تاثر دکھائی دیا۔ جیسے وہ اماں کے بارے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں پُر امید تھی مگر دور اندر، وہ یقین کر چکی تھی کہ ڈاکٹر سچا تھا۔ کہ اماں ٹھیک نہیں ہوئی تھیں۔ کہ وہ اسے اب کبھی نہیں بُلا سکیں گیں۔ اجلان کو دوہری تکلیف ہوئی۔

"ماہبیر، ڈاکٹر سچ کہہ رہا تھا۔ خالہ نہیں ہیں۔" اجلان نے بمشکل خود کو رونے سے باز رکھا۔ ماہبیر کی آنکھوں میں اُمید کا جلتا دیا بُجھ گیا۔ گرفت کچھ ڈھیلی ہوئی۔ نئے سرے سے تکلیف کا احساس جاگا۔

"تم۔۔ تم نے کہا تھ۔۔ تھا۔۔ وہ ٹھیک ہو جائے گیں۔ کہا تھا نہ؟ تم نے جھوٹ بولا تھا۔ وہ۔۔ وہ ٹھیک نہیں ہوئیں۔ تم نے کیوں جھوٹ بولا؟" ماہبیر نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔ آنکھوں میں تکلیف ہلکورے لے رہی تھی اور بھیگے لہجے میں ایک معصوم سی شکایت تھی۔

"آئے ایم سوری، ماہبیر۔" اجلان نے کہا۔

"مت بولا کرو یہ الفاظ۔ نفرت ہے مجھے ان سے۔ بابا کی دفعہ بھی یہی الفاظ بولے گئے تھے اور اب اماں بھی۔۔" ماہبیر نے غصے سے اپنے بازوں اس سے چھڑائے اور ایک سسکی بھری۔

گاڑیاں اسی طرح اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھیں۔ لوگوں اسی طرح اپنی اپنی راہوں کی جانب قدم بڑھا رہے تھے۔ اجلان نے اپنے اطراف میں دیکھا تو کچھ لوگ رُک کر انہیں دیکھ رہے تھے۔ یوں جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔

"چلو ماہبیر۔ ہسپتال چلتے ہیں۔ کشف اور امی ادھر ہیں۔ تمہارے بارے میں فکر مند ہو رہے ہوں گیں۔" اجلان نے اس سے دھیمے لہجے میں کہا۔ ہسپتال کا سن کر ماہبیر کا دل ڈوب گیا۔

"مجھے نہیں جانا وہاں، اجلان۔ ان دیواروں نے مجھ سے میرے پیارے چھینے ہیں۔ مجھے نہیں جانا ادھر۔"

"کشف کو کون سنبھالے گا، ماہبیر؟ وہ بھی ادھر ہی ہے۔ پلیز، چلو۔" اجلان نے منانے کی کوشش کی۔ وہ جو اپنی نظریں چلتی گاڑیوں پر مرکوز کیے، رو رہی تھی، کشف کا سنتے ہی اجلان کی جانب دیکھا۔ وہ کشف کو کیسے بھول گئی؟ وہ رو رہی ہو گی۔ اُسے اس کے پاس ہونا چاہیے۔

ماہبیر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ چل دی۔

---☆---☆---☆---

کمرے میں داخل ہوتے ساتھ اس کی نظریں بیڈ پر پڑے، سفید چادر سے ڈھکے وجود پر گئی۔ اس کا دل کیا کہ وہ سب کچھ چھوڑ کر پھر سے بھاگ جائے۔ یہ منظر روح نکال دینے کے مترادف تھا۔ اماں کو تو انہوں نے ہمیشہ چاک و چوبند اور کام کرتے دیکھا تھا۔ ان کو یوں اس طرح بے جان لیٹے دیکھنے کا گمان کبھی بھی نا گزرا تھا کبھی۔ بیڈ کے دائیں جانب، دیوار کے ساتھ رکھے

صوفے پر کشف، خالہ سمینہ کا ہاتھ تھامے رو رہی تھی۔ ماہبیر کے کمرے میں داخل ہوتے ساتھ، وہ صوفے سے اٹھی اور روتے ہوئے، ایک جھٹکے ساتھ اس کے گلے لگ گئی۔

"تم کہاں تھی، ماہبیر؟ اماں نے اتنا بلایا تھا تمہیں۔ وہ تم سے بات کرنا چاہ رہی تھیں۔ تم کدھر تھیں؟" کشف نے اس کے گلے لگ کر، روتے ہوئے پوچھا۔

"شش۔ بس۔ میں ادھر ہی ہوں۔ بس کرو، ڈرِ۔ دیکھو۔ میں تمہارے پاس ہوں نا؟ ہم دونوں ایک دوسرے کے پاس ہیں۔ بس، میری جان۔ بس۔" اس کے بالوں میں اپنا کانپتا ہاتھ پھیرتے ہوئے، وہ کسی بچے کی طرح اسے تسلی دینے لگی۔ خالہ سمینہ بھی بے آواز روئے جا رہی تھیں۔ پھر اپنے بیٹے کی جانب دیکھا جو ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"امی، آپ انہیں سنبھالیں۔ میں کچھ انتظامات دیکھ لوں۔ خالہ کی میت۔۔ کو گھر لے کر جانا ہے۔" تکلیف سے یہ لفظ ادا کرتے، وہ چل دیا۔ خالہ نے اثبات میں سر ہلایا اور ماہبیر اور کشف کی جانب بڑھ گئیں۔

عجب ہے یہ دنیا بھی اور اس کا دستور بھی۔ چند پل قبل زندہ رہنے والے وجود کے پاس نام، پہچان، عزت، اہمیت سب کچھ تھا۔ اِدھر ملک الموت نے روح قبض کی اور اُدھر کیا نام اور کیا پہچان؟ ہر شے اسی وجود کے ساتھ خاک ہوئی۔ مٹی ہوئی اور فنا ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سفید بادلوں سے سجے نیلے آسمان نے بھی غم کی سیاہ چادر اوڑھ لی تھی۔تاروں کی چمک ماند پڑ گئی تھی اور چاند بھی بادلوں کی اوٹ میں چھپا، بین ڈال رہا تھا۔کب وہ لوگ ہسپتال سے گھر آئے اور کب اماں کی آخری رسومات کی تیاری ختم ہوئی، نہ ماہبیر کو اس کا علم ہو سکا اور نہ دُرِ کشف کو۔پتا تو تب چلا جب اجلان نے آکر انہیں آخری دفعہ اماں کا چہرہ دیکھنے کو کہا۔صوفے پر بیٹھی کشف نے اجلان کی بات پر ماہبیر کے کندھے سے سر اٹھایا اور خاموشی سے اس کے پیچھے باہر صحن میں چل دی۔

"ماہبیر۔بیٹا، جاؤ۔اپنی ماں کا چہرہ دیکھ آؤ۔" لاونج میں داخل ہوتیں خالہ سمینہ نے اس کے پاس بیٹھ کر کہا۔

"مجھ سے نہیں دیکھا جائے گا، خالہ۔میں پھر سے اپنا آپ کھو دوں گی۔جس چہرے کو آپ نے ہمیشہ تروتازہ اور زندگی سے بھرپور دیکھا ہو، اس کو مردہ اور سرد دیکھنا کیا آسان ہوتا ہے؟"

ویران نظریں سامنے دیوار پر ٹکائے، بے جان لہجے میں ماہبیر نے جواب دیا۔خالہ نے اس کی گود میں دھرے ہاتھوں کو تھاما اور زور سے دبایا۔دباؤ کا احساس ہوا تو ماہبیر نے اپنی نظریں جھکائیں۔اپنے جوان اور خوبصورت ہاتھوں کو نحیف اور جھری زدہ ہاتھوں میں مقید پایا۔اس نے آہستگی سے اپنے ہاتھ آزاد کرائے اور ان کی گود میں سر رکھ گئی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خالہ۔" ماہبیر نے انہیں پکارا۔

"بولو، میری جان۔" اس کے سیاہ بالوں میں ہاتھ چلاتے، خالہ نرم آواز میں بولیں۔

"مجھے ڈر لگتا ہے۔"

"کس چیز سے؟"

"محبتوں کے کھو جانے سے۔ میرے بابا اور اماں میری پہلی پہلی محبتیں تھیں۔ زندگی نے بہت جلدی اور بہت سفاکی سے انہیں مجھ سے چھین لیا ہے۔ اب مجھے ڈر لگتا ہے، خالہ۔ میری زندگی میں چند ہی تو محبتیں رہ گئیں ہیں۔ آپ، کشف، امل اور اجلان۔ اگر یہ بھی مجھ سے چھن گئے تو؟ یہ بھی مجھ سے کھو گئے تو میں کیا کروں گی؟"

"پتا ہے، ماہبیر۔ تمہارے خالو بہت جلد میری زندگی سے چلے گئے تھے۔ اس وقت جب مجھے ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ تب مجھے لگتا تھا کہ میری دنیا ختم ہو گئی ہے۔ میں راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتی تھی۔ نا جانے کون سا دُکھ بڑا تھا۔ شوہر کو کھو دینے کا یا پھر دنیا کے ختم ہونے کا؟ مگر پھر مجھے احساس ہوا کہ جس چیز کیلیے میں خود کو ہلکان کیے جا رہی تھی، وہ تو تھی ہی فنا ہونے کیلیے۔ اس عارضی دنیا کی ہر شے، ہر رشتہ اور ہر جذبہ عارضی ہے، ماہبیر۔ اگر کوئی چیز مستقل ہے تو وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اللہ کی اور اس کے رسول کی محبت ہے۔ جو اس دنیا میں بھی ہمارے ساتھ ہے اور اگلی دنیا میں بھی۔ وہ راتیں، جب میں اٹھ اٹھ کر تنہائی میں روتی تھی، میری زندگی کی بہترین راتیں تھیں۔ ان راتوں نے مجھے سکھایا کہ غم صرف اللہ کے آگے بیان کرتے ہیں۔ آنسوں صرف اللہ کے آگے بہاتے ہیں۔ خوف صرف اللہ کو کھو دینے سے کھاتے ہیں، ماہبیر۔ تم بھی محض اس چیز سے خوف کھاؤ۔ تم بھی اس کے سامنے رو۔ وہ دلوں کا حال جانتا ہے، چندہ۔ زبان سے الفاظ ادا نہ بھی کرو تو وہ جانتا ہے کہ اس کی بندی کس تکلیف سے دوچار ہے۔" گلوگیر لہجے میں خالہ نے اس سے کہا۔ ماہبیر نے کوئی جواب نہ دیا۔

"میرے پاس رُک جائیں، خالہ۔ آپ سے اماں کی خوشبو آتی ہے۔ مجھے آج ادھر ہی سونے دیں۔ پلیز۔" کچھ دیر بعد جب وہ بولی تو لہجے میں التجا تھی۔

www.novelsclubb.com

"سو جاؤ تم۔ میں تمہارے پاس ہی ہوں۔" خالہ نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ کہا۔ لبوں پر ایک مدھم سی مسکراہٹ تھی۔ یوں جیسے کسی بچے کی معصومیت پر مسکرایا جاتا ہے۔

کچھ دیر بعد دُرِ کشف لاونج میں داخل ہوئی۔ ایک نظر خالہ کی گود میں سر رکھے سوئی ہوئی ماہبیر کو دیکھا۔ آنکھوں میں عجب سا تاثر پیدا ہوا اور چہرے پر ایک سایہ سا گزرا۔ پھر سر جھٹک کر، بنا کچھ کہے آگے بڑھ گئی۔ خالہ سمینہ، جو اس سے کچھ کہنے لگی تھیں، اس کو جاتا دیکھ کر خاموش

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہیں۔ ہنوز ماہبیر کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے وہ سوچوں کے سمندر میں کھو گئیں تھیں۔ اب انہیں احساس ہوا کہ وہ ایک بیٹے کے ساتھ ساتھ اب دو بیٹیوں کی بھی ماں ہیں۔ انہی سوچوں میں غلطاں، انہیں وقت کے گزرنے کا معلوم ہی نہ ہو سکا۔ فجر کی اذانوں کی آواز جب کانوں میں پڑی تو وہ ہوش میں آئیں۔ اسی لمحے لاونج کا دروازہ کھلا۔ سمینہ خالہ نے چہرے کا رُخ آواز کی جانب کیا تو تھکن سے چُور، اجلان داخل ہوتا دکھائی دیا۔ لاونج میں آتے ساتھ اس نے انہیں دیکھ کر سلام کیا اور صوفے کے سامنے رکھی، دو کُرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔ اُسی کرسی پر، جس پر چند دن پہلے اسماء بیگم براجمان تھیں۔

"کہاں تھے تم؟ فجر کی اذانیں ہو رہی ہیں۔ یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا؟" خالہ سمینہ نے ہلکی سی سرزنش کرتے پوچھا۔

"ضروری کام تھا، امی۔ ٹال نہیں سکتا تھا۔" لہجے میں تکان لیے، اجلان نے جواب دیا۔ خالہ سمینہ نے اس کی تھکن دیکھتے زیادہ استفسار نہ کیا اور اثبات میں سر ہلا گئیں۔

"کیسی ہیں دونوں؟" تھکن اور فکر کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ پوچھا گیا۔

"سنبھل جائے گیں کچھ دنوں میں۔" خالہ نے کر اُمید کے ساتھ کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انہیں سنبھلنا ہو گا، امی۔ ان دونوں بہنوں کا سنبھلنا بہت ضروری ہے۔" ماہبیر کے چہرے کی طرف دیکھ کر اجلان نے عجیب سے لہجے میں کہا۔ خالہ نے اُلجھے ہوئے تاثرات کے ساتھ سر اٹھایا۔

"کیا مطلب؟" لہجے میں اُلجھن لیے، انہوں نے سوال کیا۔

"کچھ نہیں۔ میں آرام کرنے جا رہا ہوں۔ آپ بھی ماہبیر کو اس کے کمرے میں بھیج کر آرام کریں۔" اجلان نے ہنوز اسی لہجے میں محض اتنا کہا اور پھر وہاں سے اٹھ کر چل دیا۔

خالہ سمینہ کے تاثرات بھی ہنوز وہی رہے۔ آنکھوں میں اُلجھن لیے ان کی نظروں نے ممکنہ حد تک اپنے بیٹے کا تعاقب جاری رکھا۔ جب وہ نظروں سے اوجھل ہوا تو ایک گہری سانس فضا میں خارج کی۔

---☆---☆---☆---

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا، ہیئر ڈرائیر کی مدد سے بال خشک کر رہا تھا جب امل دستک دے کر اندر داخل ہوئی۔ وہ جو اپنی دھن میں کچھ بولنے لگی، ہیئر ڈرائیر سے اسے بال خشک کرتے دیکھ کر ٹھٹک کر رُک گئی۔ پھر ایک حیران کن مسکراہٹ نے اپنی جھلک دکھائی۔ وہ جو اس کے متعلق

www.novelsclubb.com

کچھ پوچھنے لگی تھی، سر جھٹک کر ارادہ ملتوی کیا اور سیاہ چادر سے آراستہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ احتشام نے اس کے آنے پر کوئی ردِ عمل ظاہر نہ کیا اور خاموشی سے اپنے کام میں مصروف رہا۔ پُر تعیش کمرے میں چند لمحے، ہیئر ڈرائیر کی مخصوص آواز گونجتی رہی اور امل چادر پر انگلی کی مدد سے نقش و نگار بنانے میں مصروف رہی۔ یکبارگی، اسے کمرے میں خاموشی کا احساس ہوا۔ سر اٹھا کر دیکھا تو احتشام بالوں میں برش پھیرتا دکھائی دیا۔

"آپ اتنی جلدی واپس کیوں آ گئے، بھائی؟" امل نے سادہ سے لہجے میں سوال کیا۔ احتشام کبھی بھی اتنی جلدی واپس نہیں آتا تھا۔ چاہے جتنی مرضی بڑی بات ہو جائے، وہ کام مکمل کر کے ہی کراچی واپس آتا۔ وہ تو تب بھی نہ آیا تھا جب خالد صاحب کی طبیعت اس قدر بگڑ چکی تھی کہ انہیں دو ہفتے وینٹیلیٹر پر رکھا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ میرا آنا اچھا نہیں لگا؟" احتشام نے شرارتاً مسکرا کر کہا اور کھڑکی کے پاس رکھے بیڈ سائیڈ ٹیبل سے اپنا کافی کا مگ اٹھا کر بیڈ کے دوسرے سری طرف، بھورے رنگ کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر، آرام دہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ آپ کبھی آئے نہیں نا اتنی جلدی۔ شوٹ میں تو بہت دن لگ جاتے ہیں۔" امل نے شرمندہ ہو کر کہا۔

"ماہبیر کی مدر کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی تھی۔ وہ بہت زیادہ پریشان ہوگئی تھی تو مجھے اس کے ساتھ واپس آنا پڑا۔" احتشام نے عام سے لہجے میں جواب دیا۔

"آپ پسند کرنے لگے ہیں نا اُسے؟" امل نے اپنی تشویش ظاہر کی۔

"تم کیوں ایسے کہہ رہی ہو؟" احتشام نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ انداز نفی کرنے والا نا تھا۔ سوال مسکرا کر پوچھا گیا تھا۔

"آپ نے کبھی کسی کے بارے میں اتنی فکر ظاہر نہیں کی۔ وہ تو پھر آپ کے ساتھ کام کرتی ہے۔" امل نے کہا۔

"میں تو تمہاری وجہ سے اتنا پروٹوکول دیتا ہوں۔ تمہاری اچھی دوست ہے نا۔" احتشام نے ٹال مٹول کرتے جواب دیا۔

"میری وجہ سے آپ نہیں دیتے یہ اہمیت۔ میری وجہ سے کچھ کرنا ہوتا تو بہت پہلے کر چکے ہوتے۔" آخری بات امل نے زیرِلب کہی۔ احتشام اس بات کو سن نہ سکا۔ کوئی جواب دیے بغیر وہ کافی کا گھونٹ بھرنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

امل نے کمرے میں اپنی نظریں دوڑائیں۔ سرمئی رنگ کی دیواریں جن پر مختلف پینٹنگز لگی ہوئی تھیں۔ بیڈ کے اوپر ایک بڑے سائز کی پینٹنگ لٹکی ہوئی تھی۔ بیڈ کے سامنے ایک بڑی سی ڈریسنگ ٹیبل، مختلف قسم کی خوشبوؤں کی شیشیوں سے سجی ہوئی تھی۔ ڈریسنگ کے بائیں جانب کا دروازہ اس کی واڈروب کو اور دائیں جانب کا دروازہ واش روم کو جاتا تھا۔ کمرے کی چھت پر ایک مناسب جسامت کا فانوس لٹکا تھا۔ کمرے کی ہر چیز مکین کے شاہانہ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

"اب کیسی ہیں آنٹی؟ واپس کب جا رہے ہیں؟ جہاں تک مجھے لگتا ہے، کلیکشن کے لانچ کی ڈیٹ قریب آ رہی ہے۔" امل نے کمرے پر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ ماہبیر کی مدر کی ڈیتھ ہو گئی ہے۔" احتشام نے کندھے اچکا کر کہا۔ البتہ، آخری بات پر افسوس کا اظہار کیا گیا تھا۔

"کیا! ؟ کب ہوئی؟ مجھے تو نہیں بتایا کسی نے۔" امل نے تیزی کے ساتھ گردن موڑی اور شاک اور افسوس کے زیرِ اثر سوال کیا۔

"آج ہی ہوئی ہے۔ شام میں جنازہ تھا۔" احتشام نے بتایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماہبیر؟ وہ ٹھیک تھی؟" امل نے پریشانی سے پوچھا۔ ماتھے پر تفکر کی لکیریں واضح تھیں۔

احتشام نے نفی میں سر ہلایا اور خالی مگ بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

امل نے احتشام سے نظریں ہٹائیں۔ آنکھوں میں دُکھ اور پریشانی بیک وقت ہلکورے لے رہی تھی۔ بے اختیار، اس کا ہاتھ سینے کو گیا۔ لبوں کو آپس میں پیوست کیا اور ضبط سے آنکھیں بند کیں۔ لکیریں ہنوز موجود تھیں۔ وہ جانتی تھی کہ ماہبیر کس تکلیف سے گزر رہی تھی۔ وہ اس تکلیف کو محسوس کر سکتی تھی۔ ماں کو کھودینا آسان نہیں ہوتا۔ کھونا بھی کبھی آسان ہوا ہے کیا؟

احتشام نے اس کو اس طرح فکر کرتے دیکھا تو آگے ہو کر اس کا ہاتھ تھاما۔

"فکر نہ کرو۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ تم چاہو تو کل میں تمہیں لے چلوں اس کے گھر؟" احتشام نے نرمی سے پوچھا۔

امل نے اس کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلا گئی۔ آنکھیں ذرا سی بھیگ گئی تھیں۔ اس نے آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس اندر بھری اور پھر مسکرا کر آنکھیں کھولیں۔

"میں چلتی ہوں، بھائی۔ آپ آرام کریں۔" امل نے اتنا کہا اور پھر آرام سے اٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

---☆---☆---☆---

صبح کا سُورج طلوع ہو چکا تھا۔ گلاس وال سے اندر آتی سنہری روشنی نے اس دفتر کی خوبصورتی میں کچھ اور اضافہ کر دیا تھا۔ پاور سیٹ پر بیٹھا احتشام معمول کے کاموں میں مصروف تھا۔ سورج کی کرنوں کی تپش دفتر میں لگے اے سی کی ٹھنڈک سے ہار گئی۔ کچھ دیر بعد دفتر کا دروازہ کھلا اور لال رنگ کے کپڑوں میں ملبوس، چہرے پر مناسب میک اپ کیے حنا اندر داخل ہوئی۔

"سر، یہ آپ کی کافی اور آپ سے کوئی ملنا آیا ہے۔ نام نہیں بتایا۔ کہہ رہا ہے کہ آپ اسے جانتے ہیں۔" اس کے ٹیبل پر کافی رکھتے حنا نے مؤدب انداز میں بتایا اور ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑی ہو کر اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔ احتشام نے لیپ ٹاپ کی سکرین سے نظریں ہٹائیں۔ کُرسی سے ٹیک لگائے، دونوں ہاتھوں کو آپس میں پیوست کیے، اس نے ایک تفصیلی نظر حنا پر ڈالی۔

"مس حنا، کہاں آئی ہوئی ہیں آپ؟" احتشام نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کیا مطلب، سر؟" حنا نے آنکھوں میں اُلجھن لیے اس سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے پوچھا کہ آپ کدھر کھڑی ہوئی ہیں اس وقت؟" سنجیدہ لہجے میں، ٹھہر ٹھہر کر پوچھا گیا۔

"آفس میں۔" حنا نے ہنوز اُلجھن زدہ لہجے میں جواب دیا۔

"آئندہ خیال رکھیے گا کہ آپ کا ڈریس کوڈ آفس کے رولز کے مطابق ہو۔ مجھے سیکریٹری چاہیے۔ اس کے روپ میں ماڈل نہیں۔" سنجیدہ لہجے میں بے عزت کرتے، احتشام نے سکرین پر دوبارہ نظریں ٹکاتے ہوئے کہا۔

"جی، سر۔" حنا نے محض اتنا کہا اور سر اثبات میں ہلا گئی۔ بے عزت کیے جانے کا احساس تھا یا کیا۔ گلے کی گلٹی بار بار اُبھر کر معدوم ہو رہی تھی۔

"میری آج کی میٹنگز پوسٹ پون کر دیں اور اس شخص کو اندر بھیجیں۔ اگلے ایک گھنٹے تک کوئی مجھے پریشان نہ کرے۔"

حنا نے بنا کچھ کہے اثبات میں سر ہلایا اور چل دی۔ کچھ ہی لمحے گزرے تھے جب دفتر کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک درمیانی عمر کا آدمی سفید شرٹ اور سیاہ ڈریس پینٹ پہنے اندر داخل ہوا۔ چہرے پر گھنی داڑھی اور کندھے تک آتے بالوں کو پونی کی شکل باندھ رکھا تھا۔ رنگت سفید اور

چہرہ سنجیدہ تھا۔احتشام نے ایک بار پھر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور ایک تفصیلی جائزے کے بعد اُسے سامنے رکھی کُرسیوں میں سے ایک پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے نظریں واپس سکرین پر ٹکالیں۔ وہ شخص بھی بنا کچھ کہے اور بغیر کسی تاثر کے سامنے بیٹھ گیا۔

"اور سناؤ جمیل؟ کیسے ہو؟" احتشام نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ لیے، لیپ ٹاپ کی سکرین گراتے ہوئے پوچھا۔

"سر حال چال پوچھتے رہے گیں۔ ابھی یہ معاملہ زیادہ ضروری ہے۔ کل رات عاکف کے گھر پر بھی ریڈ پڑا تھا۔ اجلان سکندر اس کے گھر سے اٹھا کر لے گیا ہے۔" جمیل کی آواز بھاری اور سنجیدگی سے پُر تھی۔ کمرے کی فضا یکا یک سنجیدہ ہوئی۔

"یہ ایس-پی کچھ زیادہ ہی تیز نہیں ہے؟ ابھی کل ہی تو اس کی خالہ کی موت ہوئی ہے۔" احتشام نے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔

"انصاف کے رکھوالے جو ہوئے اب۔" جمیل نے بھی طنز کیا۔

"اُسے عاکف کا کیسے پتا چلا؟" احتشام نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔ چہرے پر پریشانی اپنی جھلک دکھا گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"فون ریکارڈز۔دکانداروں کے پاس عاکف کا نمبر تھا۔اُسی نمبر کی معلومات نکلوائی ہوں گیں اس ایس پی نے۔"

"پھر لے گئے اُسے ؟"کچھ تھا جو احتشام کی آنکھوں میں ہلکورے لے رہا تھا۔پکڑے جانے کا خوف؟ جان کی فکر؟

"جی سر لے گئے۔" جمیل نے مستعدی سے اثبات میں سر ہلایا۔

"اب کیا کریں گیں، جمیل؟ مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے۔یہ دیکھو، میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔"احتشام نے اپنے ہاتھ آگے کرتے ہوئے اس سے کہا۔ جمیل نے ایک نظر اس کے ہاتھوں پر ڈالی اور دوسری نظر احتشام کے چہرے پر۔ نظریں ملیں۔پیغاموں کا تبادلہ ہوا۔ یکبارگی، کمرے میں گہری خاموشی چھاگئی۔اور پھر۔

کمرے میں قہقہوں کی آواز گونجی۔

احتشام اپنی کُرسی سے ٹیک لگائے، کھل کر ہنسنے لگا۔ جمیل نے بھی ہلکی سی ہنسی ہنسی۔ان کے درمیان، کہیں مدھم سی آواز بھی آئی، شیطان کے ہنسنے کی۔ ابلیس کے خوش ہونے کی۔

جب کھل کر ہنس لیے تو احتشام نے، ہنوز اُسی طریقے سے بیٹھے، ہاتھ میں قلم گھماتے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تفصیلات۔"

"یہ ایس پی بہت تیز ہے۔ سستی اسے چھو کر بھی نہیں گزری۔ جیسے ہی اسے عاکف کا پتہ معلوم ہوا، فوراً اس کے گھر ریڈ مارا ہے۔ پلان کے مطابق، عاکف پکڑا گیا ہے۔ فون سے ضروری ریکارڈ مٹا دیا ہے۔ اس ایس پی کو معلوم بھی نہیں پڑے گا۔" جمیل نے ساری کاروائی اس کے گوش گزار کر دی۔

"اس کو سمجھا دیا ہے نا کہ کس کا نام لینا ہے؟"

"جی سر۔ سمجھا دیا ہے۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔ یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے۔"

"یہ ایک عارضی حل ہے، جمیل۔ اس اجلان کا کوئی مستقل علاج کرنا پڑے گا۔ سالے کو انصاف کا بھوت سوار ہے۔" احتشام نے نفرت بھرے لہجے میں اپنی بات مکمل کی۔

"مگر سر، اب کوئی نیا ڈیلر ڈھونڈنا پڑے گا۔ یہ تو منظرِ عام پر آ گیا ہے۔"

"ڈیلرز بہت ہیں۔ عاکف بھی ایک بار چھوٹ جائے، کام اور آسان ہو جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کے والد صاحب مجھ سے پوچھ رہے تھے۔میں نے ابھی تو ٹال دیا ہے انہیں مگر وہ میرے جواب سے مطمئن نہیں۔آپ بھی جانتے ہیں، سر۔اس میدان کے منجھے ہوئے کھلاڑی ہیں وہ۔ اس نئی واردات کا انہیں پتا چلا تو اچھا نہیں ہو گا۔"

"ان کو میں دیکھ لوں گا۔تخت ایک مخصوص مدت تک ہی کسی کو اپنے اوپر بٹھاتا ہے۔جیسے ہی اس کی عقل زائل ہونے لگتی ہے،ایک لمحہ نہیں لگاتا اپنا مالک بدلنے میں۔تمہارے خالد صاحب کا بھی یہی حال ہے۔عرصہ ہوا انہیں تخت سے بے دخل ہوئے۔اب میں اس سلطنت کا بے تاج بادشاہ ہوں۔" نظریں ہاتھ میں گھماتے ہوئے قلم پر ٹکائے،لہجے میں غرور اور تکبر کا خمار لیے،احتشام بولا۔جمیل نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس پر رشوت کا الزام لگا کر سسپینڈ کرا دیتے ہیں۔" جمیل نے اجلان کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔

"ایسے نہیں جمیل۔ایسے نہیں۔" سیاہ آنکھوں میں اپنی برتری کا خمار لیے احتشام بولا۔

"عرصے بعد ایسا مخالف ملا ہے جس نے احتشام خالد کو مشکل وقت دیا ہے۔اس کو ایسے ہی جانے دیا تو یہ میری توہین ہو گی۔ویسے بھی بہت حساب نکلتے ہیں میرے اس کی طرف۔اس کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یوں ہرا دیا تو مزہ نہیں آئے گا۔اور پھر جس کھیل میں مزہ نہ آئے،اس کو کھیلنے کا فائدہ؟"آبرو اچکا کر احتشام نے بات مکمل کی۔ہونٹوں پر ایک مدھم سی مسکراہٹ تھی۔

"کیا چاہتے ہیں آپ، سر؟"

"فلحال ہم خاموش رہے گیں۔جیسے ہی دُھند چھٹے گی اور صورتحال کچھ واضح ہو گی، پھر کوئی قدم اٹھائیں گیں۔"

"مگر سر، ہمیں اپنا کوئی نہ کوئی حفاظتی اقدام تو کرنا ہو گا۔اور خالد صاحب کو علم۔۔" جمیل نے کچھ احتجاج کرنا چاہا مگر احتشام اس کی بات کاٹتا بول اٹھا۔

"جیسا کہا ہے ویسا کرو۔"احتشام نے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور پھر لیپ ٹاپ کی سکرین اٹھاتے، کام میں مصروف ہو گیا۔یہ ایک عندیہ تھا کہ اب وہ جا سکتا تھا۔بے تاج بادشاہ سے تخلیہ کا اشارہ پاتے ہی وزیر اٹھ کھڑا ہوا اور بنا کسی تعظیم کے باہر نکل گیا۔

دفتر نما دربار میں موجود ہر شے اور ہر دیوار نے اپنے لب سی لیے اور بہت سے رازوں کی طرح اس راز کو بھی اپنے اندر دفن کر لیا۔البتہ، ان رازوں کی قبریں کچی رکھی

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نیم روشن کمرے میں داخل ہوتے ہی جو شے طبیعت پر ناگوار گزرتی، وہ اس سے آتی بُو تھی ۔کمرے میں کھڑکی کے نام پر ایک چھوٹا سا روشن دان تھا جس پر سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ دیواریں سالوں سے مرمت نہ کروائے جانے پر سیاہ اور سیلن زدہ تھیں۔دائیں دیوار کے ساتھ ایک ٹیبل رکھا جس پر آلات کچھ اس طرح سجا کر رکھے گئے تھے گویا کھانے کی میز پر برتن سجا کر رکھے ہوں۔ کمرے کے وسط میں ایک آدمی کو یوں لٹکا رکھا جیسے قربانی کا بکرہ۔ قمیض ندارد اور سفید شلوار پر خون کی چھینٹیں تھیں۔اس کے پیچھے کھڑکی سے آتی روشنی کا سایہ اس کے چہرے پر پڑتا، اس کی پہچان چھپا رہا تھا۔اس کے سامنے ایک کُرسی موجود تھی جو ابھی خالی تھی۔ خون اور پسینے کی بُو نے کمرے کو اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔کمرے میں چھائی خاموشی کو وقفے وقفے سے آتی اس آدمی کی کراہیں توڑ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اچانک دروازہ کھلا اور سفید شلوار قمیض میں ملبوس اجلان داخل ہوا۔ بازو کہنیوں تک موڑے اور بائیں ہاتھ کی کلائی میں ایک بینڈ پہن رکھا تھا۔چہرہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھا۔وہ خاموشی سے اندر داخل ہوا اور چھت سے لٹکے آدمی کے سامنے رکھی کرسی پر، ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھ گیا۔اس کے پیچھے جاوید، وردی پہنے داخل ہوا اور اجلان کے پیچھے خاموشی سے جا کر کھڑا ہو گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی عاکف صاحب۔بتائیں کیسی گزری رات؟میرے اہلکار نے آپ کی خاطر مدارت میں کوئی کمی چھوڑی ہو تو میں معزرت خواہ ہوں۔"لہجہ واضح طور پر بے عزتی کرتا تھا مگر سامنے لٹکا آدمی اس حالت میں نہ تھا کہ اس بے عزتی کو محسوس کر پاتا۔اگر کرتا بھی تھا تو ردِ عمل دینے کی حالت میں تھا نہ طاقت میں۔

جواب موصول نہ ہونے پر اجلان نے پیچھے کھڑے جاوید کو اشارہ کیا۔اشارہ پاتے ہی جاوید آگے بڑھا اور دیوار کے ساتھ رکھے ٹیبل کے نیچے سے پانی سے بھری بالٹی نکالی۔دونوں ہاتھوں سے بالٹی کو تھامے،جاوید نے سارا پانی عاکف پر ایک زوردار جھٹکے سے پھینک دیا۔عاکف نے آواز کے ساتھ ایک لمبی سانس اندر کھینچی اور پھر زور سے کھانسنے لگا۔

اجلان اپنی جگہ سے اٹھا اور آہستگی سے چلتا ہوا عاکف کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔یکبارگی،اس کے بال اپنی ہاتھ میں جکڑ کر گردن پیچھے کو کھینچ دی۔اجلان کے ماتھے پر بلوں کا جال گہرا ہوا اور عاکف کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات۔

"دیکھ عاکف۔میں نے اب تک بہت برداشت سے کام لیا ہے۔میری برداشت کا اندازہ لگا لے کہ میں نے ابھی تک تجھے ہاتھ نہیں لگایا۔سیدھی طرح بتا،اور کس کس کے ساتھ یہ کام دھندا کر رہا ہے تُو؟"اجلان نے تیش زدہ لہجے میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کسی اور کے ساتھ نہیں کر رہا، صاحب۔" عاکف کراہا۔اجلان نے ضبط سے آنکھیں میچی اور ایک گہری سانس اندر بھری۔ پھر ایک جھٹکے سے عاکف کی گردن چھوڑی اور جاوید کو اشارہ کیا۔ جاوید نے اشارہ پاتے ہی اپنے قدم ٹیبل کی جانب بڑھائے۔ ٹیبل پر سجا کر رکھے گئے اوزاروں میں سے ایک لوہے کی راڈ اٹھائی اور اجلان کے ہاتھوں میں تھمائی۔

اگلے ہی لمحے پورا تھانہ عاکف کی تکلیف بھری چیخوں سے گونج اٹھا۔ کمرے کے باہر چلتے پھرتے اور اپنے اپنے کاموں میں مصروف اہلکاروں نے رُک کر سر اٹھایا، دروازے کی جانب شاک اور خوف کی ملے جلے تاثرات کے ساتھ دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ گو کہ، یہ معمول تھا مگر مجرم کی چیخوں سے معلو ہو جاتا کہ کس کے ہاتھوں خاطر تواز و جاری تھی۔ اس طرح کی چیخیں بہت کم ہی سننے کو ملتیں۔ اور جب سماعت میں آتیں تو معلوم ہوتا کہ آج ایس پی اجلان مہمان نوازی کر رہا ہے۔

"واصف! واصف کمبوہ!" عاکف نے چیخ کر کہا تو ڈنڈا مارتے اجلان کا ہاتھ فضا میں ساکت ہوا۔ ڈنڈا پھینکتے، وہ سیدھا ہوا اور چلتا عاکف کے سامنے رُک گیا۔ جاوید نے اسے ایک کپڑا پکڑا یا۔ پسینے سے شرابور چہرے اور گردن کو صاف کرتے ہوئے اجلان نے اثبات میں سر ہلایا۔ آنکھوں کی حیرت چھپاتے، وہ بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" صحیح۔ صحیح۔"اجلان نے یوں کہا جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی تھی۔"پہلے بتا دیتے یار۔اب اس سے آگے بھی خود ہی بتاؤ گے یا ابھی بھوک ہے؟"اس نے سپاٹ انداز میں پوچھا اور جا کر کُرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس کے تین گودام ہیں۔ہم سارا مال وہی پہنچاتے ہیں۔لیکن وہ اکیلا نہیں ہے۔اس کے ساتھ ایک اور بندہ کام کرتا ہے۔"

"اس کے ساتھ ہے یا اس کے اوپر؟"

"معلوم نہیں صاحب۔مگر جب بھی مال آتا ہے،وہ وہی موجود ہوتا ہے۔"عاکف کراہتے ہوئے بولا۔

"گودام کہاں ہیں؟"

عاکف نے مدھم آواز میں کراہتے ہوئے جگہ بتائی۔

"اگلا مال کب آنا ہے؟"ماتھے پر ہنوز بل ڈالے،سخت لہجے میں اجلان نے پوچھا۔

"اس مہینے کی تیس کو۔"

"تھانے میں کون تمہاری مدد کر رہا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"کوئی نہیں ہے، صاحب۔ کوئی نہیں ہے۔" عاکف کراہتے ہوئے بولا تو اجلان نے ایک ہنکار بھری اور کھڑا ہو گیا۔

"جاوید۔" نظریں عاکف پر جمائے، اجلان نے اسے پُکارا۔

"یس سر!"

"اس کی مرہم پٹی کرواور کھانا دو۔ ابھی یہ ہمارے بہت کام کا ہے۔" اجلان نے اتنا کہا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔

---☆---☆---☆---

ابھی اُسے اپنے کمرے میں آئے اور بیٹھے کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ جو کسی سوچ میں ڈوبا، غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے بیٹھا تھا چونک کر سیدھا ہوا اور اندر آنے کی اجازت دی۔ دروازہ کھلا اور وردی میں ملبوس جاوید اندر داخل ہوا۔

"آؤ جاوید، بیٹھو۔" اجلان نے جاوید کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"کیسی حالت ہے ہمارے مہمان کی؟" اجلان نے سوال کیا۔ لہجہ اب کے مدھم تھا۔

"بہت اچھی ہے، سر۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس سے ضروری معلومات لو۔ جن گوداموں کا اس نے ذکر کیا ہے، ان کے بارے میں بھی پتا کرواؤ کس کے ہیں۔ نام بتایا اس نے؟"

"یہ واصف کمبوہ ایک اہم سیاسی سیٹ پر ہے۔ اس سے پہلے دو دفعہ اس پر کیس درج ہوا ہے مگر ہر دفعہ عدالت باعزت بری کر دیتی ہے۔ مجھے یہ نہیں سمجھ آتا کہ سب ثبوت ہوتے ہوئے بھی کیسے چھوٹ جاتے ہیں یہ لوگ؟"

"طاقت اور دولت۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جس کی لت اور حصول کی خواہش انسان کو تھوکا ہوا چاٹنے پر بھی مجبور کر دیتی ہے، جاوید۔ یہ نعمت کم اور آزمائش زیادہ ہوتی ہیں۔ کم عقل انسان ہاتھ بھر بھر کر اسے مانگتے پھرتے ہیں۔ خیر، تم اس واصف کے پچھلے کیسز کی رپورٹ دو مجھے اور تیس کو جا کر ریڈ بھی مارنا ان جگہوں پر۔"

"جیسا آپ کہیں، سر۔" جاوید نے مستعدی سے سر اثبات میں ہلایا۔ اجلان نے ایک فائل کھولی اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ ہرے رنگ کی وہ فائل بہت سے راز سنبھالے بیٹھی تھی۔ جب کچھ دیر تک جاوید اپنی جگہ سے نہ اٹھا تو اجلان نے سر اٹھا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"سر، آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پوچھو۔" فائل بند کر کے ایک طرف رکھے، اجلان نے پوری توجہ اس پر مرکوز کی۔

"سر۔۔آپ کے خالو کا کیس بھی ہے۔ایف-آئی-آر درج ہے۔اس کو کب دیکھیں گے؟" جاوید نے کچھ ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں نے اس کیس کو چھوڑا ہو گا؟ بہت سے سرے ہیں جو ہاتھ لگے ہیں۔اس میں تاخیر کی وجہ بھی یہ ہے کہ اس کیس کے بہت سے سرے اس ڈرگ ڈیلنگ کیس سے مل رہے ہیں۔نازک دھاگوں کی اُلجھی ہوئی گتھی ہیں یہ دونوں کیس، جاوید۔اس کو حل کرنے میں ایک دفع جلد بازی سے کام لیا تھا۔مجھے بہت بھاری نقصان اٹھانا پڑا تھا۔اب آرام سے کام کرنا ہو گا۔ایک ڈور بھی جلد بازی میں ٹوٹ گئی تو گتھی نہیں سُلجھ سکے گی۔" فائل پر نظریں جمائے، کسی خیال میں کھوئے ہوئے اجلان نے کہا۔گہرا سبز رنگ کسی کی یاد دلاتا آنکھوں میں چھبنے لگا تھا۔نہیں۔یہ رنگ نہیں تھا۔یہ آنسو تھے جو چھبن پیدا کر رہے تھے۔اجلان نے آنسوں پیے اور نظریں سبز فائل سے ہٹائیں۔

"تم جاؤ اور اس عاکف کی دیکھ بھال کرو۔تھانے میں اپنے بھروسے والے آدمی سے پوچھو کہ کوئی اس سے ملنے گیا تھا؟" اجلان نے سبز رنگ کی فائل اٹھائی اور کرُسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاوید نے مزید کوئی سوال نہ کیا اور سر اثبات میں ہلا دیا۔ تھانے کے باقی لوگوں نے آفس کا دروزہ کھُلتے اور اجلان کے پیچھے نکلتے جاوید کو دیکھا اور پھر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

---☆---☆---☆---

یہ چند دن بعد کی بات ہے۔ اجلان سکندر جنید منزل پہنچا تو اندر سے آتی آوازوں سے اندازہ ہوا کہ کوئی مہمان آیا ہے۔ ہرے رنگ کی شرٹ کے آستین کہنیوں تک موڑے اور بالوں کو بے ترتیب ہی رکھے وہ لاونج میں داخل ہوا۔ بڑے صوفے پر ماہبیر، ہلکے بھورے رنگ کا لباس پہنے، ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھی، پہلے سے سنبھلی ہوئی دکھائی دی۔ اس کے ساتھ سفید حجاب اور سیاہ عبائے میں ملبوس امل، مدھم مسکراہٹ کے ساتھ اپنے ساتھ بیٹھیں خالہ کو کوئی جواب دے رہی تھی۔ سامنے دو کرسیوں پر سے ایک پر احتشام ہاتھ میں چائے کا کپ تھامے بیٹھا تھا۔ احتشام کو دیکھتے ہی اس کے ماتھے کی رگیں تنیں اور بل گہرے ہوئے۔ سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے، اس نے سلام کیا اور پھر احتشام کے ساتھ رکھی کرسی پر جا بیٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا؟" سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں یہ سوال اجلان کی طرف سے آیا تھا۔ اس سوال پر وہاں موجود سب کے سب حیران ہوئے۔ ماہبیر نے آنکھوں میں خفگی لیے اس کی طرف دیکھا جو گردن موڑے احتشام کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"کیا مطلب ہے اس سوال کا؟" احتشام نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔ البتہ، آنکھیں ٹھنڈک لیے ہوئی تھیں۔

"آپ تو ماہبیر کے ہیڈ ہیں نا؟ اس وجہ سے پوچھ رہا تھا۔ عموماً، آپ جیسے لوگ اس طرح کی ملاقات کرتے نہیں ہیں۔" اجلان

"میں صرف ان کا ہیڈ نہیں بلکہ دوست بھی ہوں۔ اس دن بھی ہمارے بات ہوئی تھی۔ ویسے یہ آپ جیسے لوگوں سے کیا مراد ہے آپ کی؟" احتشام مدھم سا ہنسا اور پھر جواب دیا۔

"نہیں۔ کوئی بُری مراد نہیں ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ آپ ایک دوست کی حیثیت سے آئے ہیں۔" اجلان نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا یوں جیسے بات ختم کی ہو اور پھر ٹیبل کی طرف جھک کر ایک پلیٹ سے دو بسکٹ اٹھائے۔ ایک بسکٹ احتشام کی جانب بڑھاتے ہوئے، وہ گویا ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آتے رہا کریں۔دوست ساتھ ہوں تو غم ہلکے ہو جایا کرتے ہیں۔" مسکراتے ہوئے یہ جملہ کہا

۔

"آپ بے فکر ہو جائے،آ۔۔"احتشام نے بات کرتے،سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا

"اجلان۔اجلان سکندر۔"

"آپ بے فکر ہو جائیں،اجلان صاحب۔میرے ہوتے ہوئے ماہبیر اکیلی نہیں ہے۔"اجلان کے ساتھ سے بسکٹ لیتے ہوئے اس نے جواب دیا۔اجلان نے اس کی بات پر مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔البتہ،آنکھوں کے تاثرات عجیب ہوئے تھے۔

"بیٹا،کچھ اور بھی لو نا تم لوگ۔"خالہ سمینہ نے شرمندہ سی مسکراہٹ کے ساتھ ان سے کہا اور اجلان کو آنکھیں دکھائیں۔انہیں دیکھتے اجلان نے کندھے اچکا دیے۔

"تم لوگ پہلے بھی ملے ہوئے ہو؟"ماہبیر،جو کب سے انہیں تشویش اور خفگی بھری آنکھوں سے دیکھ رہی تھی،بِلا آخر سوال کر بیٹھی۔اس کے سوال پر احتشام اور اجلان،دونوں نے اس کی جانب دیکھا۔

"نہیں۔یہ ہماری پہلی ملاقات ہے۔" احتشام نے مسکرا کر جواب دیا۔اجلان نے بھی اس کو دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم لوگ بات کرو، میں ذرا کچھ کام کر آؤں۔" اتنی سی بات کہتے، خالہ سمینہ اٹھیں اور کچن کی جانب چل دیں۔

"لگ تو نہیں رہی۔" امل نے بات کا سلسلہ وہی سے جوڑے، اپنی تشویش کا اظہار کیا۔احتشام نے اس کی بات پر کندھے اچکا دیے۔

"ویسے یہ موقع تو نہیں ہے ماہبیر، مگر آپ جانتی ہیں کہ کلیکشن کے لانچ کا ٹائم قریب آرہا ہے اور شوٹ ابھی رہتی ہے۔آپ کب تک دوبارہ جوائن کر سکتی ہیں؟ پہلے ہی کافی دن گزر چکے ہیں۔" معزرت خواہانہ انداز میں احتشام بولا۔

ماہبیر نے کچھ بولنے کیلیے لب وا کیے ہی تھے کہ اجلان بول پڑا۔

"آپ کو ایک، دو دنوں میں ماہبیر بتا دے گی۔فلحال اس نے کچھ نہیں سوچا۔" اجلان کے مسکرا کر کہنے پر ماہبیر خاموش رہی۔احتشام نے اجلان سے ماہبیر کی طرف نظریں گھمائیں تو اس نے محض مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"جیسے آپ کو سہولت ہے، ماہبیر۔" احتشام نے محض اتنا کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔ کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے اور ایک بار پھر احتشام کی آواز گونجی۔

"ماہبیر اب ہم چلتے ہیں۔ کچھ ضروری کام ہیں۔" احتشام نے کپ سامنے ٹیبل پر رکھا اور امل کو آنکھ سے اشارہ کرتے، اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، احتشام۔" ماہبیر بھی اپنی جگہ سے اٹھی اور مسکرا کر جواب دیا۔ اجلان نے کھڑے ہوتے ایک خفا نظر ماہبیر پر ڈالی۔ پھر کچھ یاد آتے، خود ہی سر جھٹک دیا۔

"تمہارا بہت شکریہ جو تم آئیں، امل۔" ماہبیر نے امل کو دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے گلے لگ گئی۔

"اپنا خیال رکھنا، بس۔" امل نے اس سے الگ ہو کر، مسکرا کر کہا۔ باہر کی جانب بڑھتے امل اور احتشام کے پیچھے ماہبیر نے قدم اٹھائے تو اجلان نے اس کو روک دیا۔

"میں چھوڑ آتا ہوں دروازے تک۔" اجلان نے اتنا کہا اور پھر ان کے پیچھے چل دیا۔ گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے، اجلان نے احتشام کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جلد ملتے ہیں، احتشام صاحب۔" اجلان نے چبھتی نظروں سمیت مسکرا کر کہا تو احتشام نے بھی ہاتھ ملایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ضرور۔" مسکرا کر مصافحہ کیا اور پھر گاڑی میں بیٹھ گیا۔اجلان کا اشارہ پاتے ہی گارڈ نے دروازہ کھولا اور احتشام نے گاڑی باہر نکال لی۔

---☆---☆---☆---

وہ واپس لاونج میں آیا تو ماہبیر کو صوفے پر بیٹھے اپنا منتظر پایا۔لوازمات سے بھری میز اب کے پوری طرح خالی تھی۔میز کے وسط میں محض ایک درمیانی جسامت کی سوکھے پتے کی ایک نازک سی ٹرے سجا رکھی۔سنہری رنگ کی یہ مختصر سی ٹرے آنکھوں کو بھلی معلوم ہوتی تھی۔

ابھی وہ اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھا ہی تھا کہ ماہبیر بولی۔

"وہ میرے مہمان تھے،اجلان۔اس طریقے سے کون بات کرتا ہے مہمانوں سے؟"ہاتھ سینے پر باندھے اور آنکھوں میں ڈھیروں خفگی اور حیرانی لیے ماہبیر نے سوال کیا۔وہ کچھ پل اسے دیکھتا رہا،جیسے کوئی فیصلہ کرنا چاہ رہا ہو۔پھر ایک نتیجے پر پہنچتے وہ گویا ہوا۔

"دُرِ کشف کیسی ہے؟"اجلان نے انگوٹھے کی مدد سے اپنی آبرو کو کھجاتے ہوئے،سادہ سے لہجے میں سوال کیا۔آنکھوں کی مسکراہٹ مفقود تھی اور لہجہ کچھ سنجیدہ۔

"میں تم سے کیا بات کر رہی ہوں،اجلان؟"ماہبیر نے اب کے ذرا غصے سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دُرِ کیسی ہے، ماہبیر؟" اجلان نے اب کے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنا سوال دہرایا۔ سیاہ آنکھیں آپس میں ملیں۔ایک میں غصہ اور خفگی تھی۔دوسری میں محض سادہ سی سنجیدگی۔ ماہبیر اس کے سوال پر لاجواب سی ہوئی۔اُسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے۔اس کی جانب سے جواب نہ پا کر اجلان بولا۔

"دُرِ کشف کا خیال رکھو، ماہبیر اور احتشام کو کل کال کر کے آنے سے انکار کر دینا۔اس وقت دُرِ کو تمہاری سب سے زیادہ ضرورت ہے۔" اجلان کا اتنا کہنا تھا کہ ماہبیر کے سر پر لگی اور تلوں پر بُجھی۔

"مجھے مت بتاؤ کہ میں کیا کروں اور کیا نہیں۔اور یہ تم نے احتشام کو میری طرف سے جواب کیوں دیا؟" تیز لہجے میں بولتی ماہبیر نے سوال کیا۔اجلان نے نظریں اس پر ہٹائیں اور کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھنے لگا۔ہرے پودے کچھ پھیکے سے لگے۔یوں جیسے انہیں بھی علم ہو کہ ان کی دیکھ بھال کرنے والی اب اس گھر سے جا چکی تھی۔

"مجھے کچھ وقت دو، ماہبیر۔میں تمہیں سب بتا دوں گا۔" اجلان نے نظریں اس کی طرف دوبارہ کرتے ہوئے کہا۔اب کے لہجے میں التجا تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کس چیز کا وقت چاہیے تمہیں اجلان!؟ کس چیز کا؟ خالد انکل میرے بابا کے بچپن کے دوست ہیں۔امل میری پُرانی سہیلی ہے اور احتشام کے ساتھ میں نے کام کیا ہے۔ تمہیں کیا بتانے کیلیے وقت چاہیے؟" ماہبیر نے غصے سے پوچھا۔

"آئندہ میرے مہمانوں کے ساتھ اس قسم کا سلوک نہ رکھنا، اجلان۔" انگلی اٹھاتے ہوئے، غصے سے تنبیہ کرتی ماہبیر نے اجلان کی آنکھوں کی حیرت اور لبوں کی حرکت نہ دیکھی۔ وہ جو ماہبیر کی کوئی بات حیرت سے زیرِلب دوہرا رہا تھا، اس کا انداز اور اٹھی ہوئی انگلی دیکھ کر آنکھوں میں ناگواری لیے اُسے دیکھنے لگا۔ واضع طور پر اُسے ماہبیر کا انداز بُرا لگا تھا۔

"وقت آنے پر تمہیں بتادوں گا۔ فلحال اتنا کافی ہے کہ تم احتشام سے دور رہو۔" لہجے میں ناگواری لیے اجلان بولا اور اٹھ کر وہاں سے چل دیا۔ ماہبیر حیرت، دُکھ اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں اسے وہاں سے جاتا دیکھے گئی۔

اجلان سکندر نے کبھی اس لہجے میں ماہبیر ارمغان سے بات نہ کی تھی۔

---☆---☆---☆---

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کمرے میں چھائے سناٹے کو دروازے پر ہونے والی ایک مختصر سی دستک نے توڑا۔ وہ کوئی بھی اثر لیے بِنا، پلنگ سے ٹیک لگائے، ٹانگیں سینے سے لگائے اور بازو گھٹنوں کے گرد لپیٹے بیٹھی رہی۔ ہلکے بھورے رنگ کے لمبے بال کُھلے چھوڑ رکھے تھے جو پلنگ سے نیچے آتے، فرش کو بوسہ دے رہے تھے۔ ہلکے بھورے رنگ کی ہی آنکھیں بالکنی سے باہر کے منظر پر ٹکی ہوئی تھیں۔ وہ اس پل شہزادیوں کی کہانوں میں موجود کسی شہزادی سے کم نا لگ رہی تھی۔ اُجلے سفید رنگ کی پیروں تک آتی سادہ سی فراک، کھوئے ہوئے تاثرات اور غم سے بھاری آنکھیں۔

اور ضروری تھوڑی ہے کہ شہزادی لگنے کیلیے تاج کا ہونا ضروری ہو؟

کمرا بھی کسی شہزادی کے ذوق جیسا تھا۔ قدیم طرز کے نقش و نگار لیے پلنگ، ایک چھوٹی سی ڈریسنگ اور کتابوں کی الماری، جو بالکنی کی کھڑکی کے دائیں جانب رکھی تھی۔ البتہ، اس کمرے میں محض ایک ہی دروازہ تھا جو آنے جانے کیلیے استعمال ہوتا تھا۔ بیت الخلاء اس کمرے کے ساتھ نہیں تھا۔ یہ کمرا خاص طور پر اس کی فرمائش کے مطابق بنا گیا تھا۔ جس نے بنوا کر دیا تھا وہ بھی چلا گیا تھا اور اس کے بعد جو اس کمرے کی دیکھ بھال کرتی تھی، وہ بھی اسی کے پیچھے چل دی۔

اُسے گھنٹوں گزر گئے اسی طرح بیٹھے۔ پلنگ پر ٹیک لگائے، نظریں بالکنی کے باہر کے منظر پر گاڑے۔ ان نظروں نے روشن صبح کو اس بالکنی پر اترنے سے لے کر، گہری شام کے اندھیرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کو غالب پاتے دیکھا تھا۔اس دوران چہرہ کئی مرتبہ آنسوؤں سے تر ہوا تھا اور کئی بار بے دردی سے انہیں صاف کیا گیا تو کئی مرتبہ بہنے دیا۔ باہر سے چلنے پھرنے اور بات کرنے کی آوازیں بھی اس کو باہر جانے پر مجبور نہ کر سکیں۔ درمیان میں کسی کی اونچی آواز بھی سننے میں آئی، مگر وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔ دنیا اور یہاں کے جہاں سے بیگانہ۔ آہستہ آہستہ ، یہ آوازیں بھی دم توڑ گئیں اور ایک بار پھر سارا گھر اس کے کمرے کی طرح خاموشی میں ڈوب گیا تھا۔

دروازے پر ایک بار پھر دستک ہوئی اور کمرے کا ساز و سامان اسی انتظار میں رہا کہ شہزادی جواب دے۔ مگر شہزادی نے ناجواب دینا تھا اور نا دیا۔ کچھ لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ہلکے گلابی رنگ کے لباس میں ملبوس ماہبیر اندر داخل ہوئی۔ وہ جو کچھ کہنے کیلیے لب کھولنے ہی لگی تھی، کشف کو یوں گُم سُم دیکھ کر لب بند کیے۔ سیاہ نظریں سیدھا فرش کو چومتے بالوں کی طرف گئیں۔ آنکھوں میں افسوس در آیا۔ ابھی اگر وہ ہوش میں ہوتی تو بالوں کو یوں لاپرواہی سے کھلا چھوڑنے پر خود کو سو صلواتیں سناتی۔ وہ آگے بڑھی اور سنگھار میز سے برش اٹھا لائی۔ پھر قدم قدم چلتے اس کے پاس آئی اور پلنگ سے نیچے گرے بالوں کو سمیٹا۔ دُرِ کشف نے اپنے بالوں پر کسی کا لمس محسوس کیا تو ہوش میں آئی اور تڑپ کر گردن موڑی۔ وہ جو کسی گمان میں تھی کہ اماں نے اس کے بالوں کو ہاتھ لگایا تھا، ماہبیر کو وہاں دیکھ کر تھم گئی۔ اُمید بھری نظریں، ناکام لوٹی تھیں۔ پھر ذرا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سا آگے ہوئی اور ماہبیر کو بیٹھنے کی جگہ دی۔ماہبیر نے اس کے بھورے بالوں کو نہایت محبت سے سمیٹ کر،اس کے پیچھے بیٹھتے،اپنی گود میں رکھا اور اس کے بالوں میں آہستگی سے کنگھی پھیرنے لگی۔اُلجھے ہوئے بال،یوں جیسے دنوں سے کنگھی نا کیے ہوں۔

دُرِ کشف کے گلے میں آنسوؤں کا ایک گولا سا اٹک گیا۔نہایت مشکل سے اسے اندر نگلا۔تکلیف کے مارے ایک آنسوں ٹوٹ کر گندمی چہرے پر پھسل گیا۔

"کتنے دن ہو گئے،دُرے۔تم نے ٹھیک سے کچھ نہیں کھایا۔اس طرح تو کمزور پر جاؤ گی،چندا۔"ماہبیر نے اس کے بالوں میں کنگھی پھیرتے ہوئے،نرمی اور فکر مندی سے کہا۔

چاہے چند سال ہی سہی،مگر وہ اس سے چھوٹی تھی۔ماہبیر کو ہی اُسے سنبھالنا تھا۔پہلے وہ صرف اس گھر کا مردبنی تھی۔اب اُسے کشف کی ماں بھی بننا تھا۔

"تو کیا ہوا؟طاقت جمع کر کے میں نے کیا کرنا ہے؟"لہجے کو بمشکل قابو میں رکھے،اس نے شکوہ کیا یا پھر غم و مایوسی کا اظہار۔سمجھ نہ آیا۔

"طاقت نہیں ہوگی تو اپنے خواب کیسے پورے کرو گی،دُرے؟"ماہبیر نے لہجہ نرم رکھے کہا۔

"خواب پورے کر کے کیا کروں گی میں؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خواب انسان کو زندہ رہنا اور ان کو پانے کی جستجو، زندگی جینا سکھاتے ہیں، دُرے۔ خوابوں کو چھوڑ دیا تو زندگی کیسے جیو گی؟"

"مجھے نہیں جینی یہ زندگی، ماہی۔ ایسی زندگی جہاں نہ سر پر آسمان اور نہ پیروں تلے زمین ہو، کون جینا چاہے گا؟" کشف نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ آنسوں ٹوٹ کر چہرے پر گرے تھے۔ ماہبیر نے ایک پل رُک کر اسے دیکھا۔ کنگھی پلنگ پر ایک طرف رکھتے وہ کھڑی ہوئی اور کشف کے سامنے آکر بیٹھی۔ ہلکی بھوری آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ ماہبیر نے اس کے ہاتھ تھامے اور انہیں دبایا۔

"اوپر دیکھو، دُرے۔ تمہارے سر پر آسمان بھی ہے اور پیروں تلے زمین بھی۔ کسی کے زندگی سے چلے جانے سے انسان نہ آسمان کھوتا ہے اور نہ ہی زمین۔ ماں، باپ زندگی سے چلے جائیں تو زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔ بے حد مشکل۔ مگر ناممکن نہیں ہوتی۔ دنیا کے بے رحم تھپڑ وہ اپنی ساری زندگی اس لیے کھاتے آئے ہیں کہ ان کی اولاد ان تھپڑوں کی زد میں نہ آئے۔ سر اٹھا کر اس دنیا میں جئے۔ ان کے جانے کے بعد کیا تم خود کو ان تھپڑوں کے حوالے کر دو گی؟ پھر ان کی ساری زندگی کی کوشش اور محنت کا کیا فائدہ ہوا، دُرے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھ سے نہیں ہوتا، ماہی۔ میرے میں اب طاقت نہیں ہے کہ ایک بار پھر خود کو سمیٹوں۔ وہ بھی اکیلے۔" کشف نے ایک ہچکی بھری اور سر جھکا کر کہا۔ شفاف آنسوں اس کے ہاتھوں کو قید میں رکھے، ماہبیر کے ہاتھوں پر گرے۔ ماہبیر کا دل ڈوب کر اُبھرا۔ گلے میں آنسوؤں کا ایک گولا اٹکا۔ بدقت اندر اتارتے، اس کی آنکھیں بھی بھر آئیں۔ مگر، اس نے نہیں رونا تھا۔ وہ ماہبیر تھی۔ اپنے تاثرات چھپانے میں ماہر تھی۔ پھر بھی پریشانی، دُکھ، تکلیف اور غم اپنی اپنی جھلک اس کے چہرے پر دکھا گئے۔

"مجھ میں بھی نہیں ہے، دُرے۔" ماہبیر نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔ "میں بھی بہت تھک گئی ہوں۔ بابا کے بعد خود سے لڑتے لڑتے، اس دنیا سے لڑتے لڑتے، میں بھی تھک گئی ہوں۔ مجھ میں بھی اماں کو کھونے کی طاقت نہیں تھی۔ مگر دیکھو نا، اماں بھی چلی گئیں۔ ایک اور دُکھ ہماری زندگیوں میں شامل ہو گیا۔ ہو گیا نہ؟" ماہبیر نے اس کے بھیگے چہرے کی طرف دیکھتے پوچھا۔ کشف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اگر یہ دُکھ زندگی میں شامل ہو ہی گیا ہے تو ہمیں اس سے لڑنا چاہیے۔ تھک گئے ہیں تو کیا ہوا؟ زندگی تو وہی موجود ہے نا؟ دنیا کے بے رحم تھپڑ بھی ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ زندگی جینے اور تھپڑوں سے خود کو بچانے کیلیے ہمیں خود کو سمجھانا پڑے گا، سنبھالنا پڑے گا۔ باہر دنیا ہمارے

www.novelsclubb.com

لیے نرم گداز بستر اور ایک آرام دہ زندگی فراہم کرنے نہیں بیٹھی، ڈُرے۔ جاڑے کی یخ بستہ ٹھنڈی ہوائیں اور گرما کی جھلسا دینے والی تپش ہماری منتظر ہے۔ ہر موڑ پر ایک تھپڑ، ایک تکلیف ہماری تاک میں بیٹھی ہو گی۔ ہمیں خود کو تیار کرنا ہے۔ اسماء اور ارمغان کی بیٹیاں زمانے کے تھپڑ کھانے کیلیے پیدا نہیں ہوئیں۔ زمانے پر حکمرانی کیلیے پیدا ہوئی ہیں۔ ہے نا؟" آخر میں ماہبیر نے اس کے جھکتے سر کو دیکھتے یوں سوال کیا جیسے بچے کو بہلایا جاتا ہو۔ کشف نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ لبوں کو آپس میں سختی سے پیوست کیے، بھیگی آنکھوں اور آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ ماہبیر کی بھیگی آنکھوں سے مسکرا دی۔

"چلو بس۔ رونا بند کرو۔" اس کے گیلے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے ماہبیر نے کہا۔ "آؤ ہم باہر چلتے ہیں کچھ کھانے۔ چلو، اٹھو۔ تیار ہو جاؤ، میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔" ماہبیر نے مسکرا کر کہا اور کمرے سے چل دی۔ کشف نے ایک نظر بند دروازے کو دیکھا، جہاں سے ابھی ماہبیر گئی تھی اور پھر بالکنی میں پھیلے اندھیرے کو۔ زندگی میں رات اتری تھی تو کیا ہوا؟ ہر رات کے بعد دن کا آنا یقینی ہوتا ہے۔

دُرِ کشف نے پیر پلنگ سے نیچے اتارے اور کسی مضبوط ارادے کے تحت قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆---☆---☆---

میں دُرے کشف ہوں۔اپنی اماں کی لاڈلی اور اپنے بابا کی آنکھ کا تارا۔اس گھر کا وہ فرد جس نے سب سے زیادہ محبت سمیٹی۔جس کی خواہش کسی حکم کی طرح پوری کی جاتی تھی۔جس نے شہزادی کی طرح رہنے کی خواہش کی تو اسے شہزادی کی طرح رکھا گیا۔

دروازہ کھلا اور شوخ رنگوں سے مزین لمبی قمیض،جو ٹخنوں تک آتی تھی پہنے،ہلکے بھورے رنگ کے بالوں کو تولیے میں لپیٹے اور تازہ چہرے کے ساتھ کشف اندر داخل ہوئی۔قدم سنگھار میز کی جانب بڑھائے۔شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے،اس نے تولیہ ہٹایا۔بھورے بال کسی آبشار کی طرح بہے تھے۔بہتے بہتے اس کے ٹخنوں سے ذرا اوپر کو تھمے۔

میری زندگی غموں سے خالی اور محبتوں و خوشیوں سے بھری ہوئی تھی۔میں نے سوچا تھا کہ میں کبھی اداس نہیں ہوں گی۔اماں جب دُعا دیتی تھیں کہ کوئی غم مجھے چھو کر نا جائے،تو مجھے لگتا تھا کہ غم میرے قریب بھی نا آئے گا۔مگر یہی مسئلہ ہے۔ہم جو سوچ رکھتے ہیں،اس کے مطابق رہنے لگتے ہیں۔یہ جانے بنا کہ زندگی ہماری سوچ کے مطابق چلنے کی محتاج نہیں۔اور یہ بھی کہ ہم نے زندگی کو جیسا سوچ رکھا ہوتا ہے،وہ ویسی نہیں ہوتی۔زندگی تو مختلف رنگوں سے مزین ہوتی ہے۔اس میں خوشی کا رنگ بھی ہے اور محبت کا بھی۔ہنسی کا رنگ بھی ہے اور بے فکری کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دور بھی۔ مگر اسی میں غم بھی ہے۔ تکلیف بھی ہے۔ بے بسی بھی ہے اور آنسوں بھی۔ ہر رنگ سے مزین یہ نہایت دلکش زندگی۔ ہر رنگ سے آراستہ، یہ بے رنگ زندگی۔

اب وہ اپنے بالوں کو خشک کرنے کے بعد، ان میں کنگھی پھیر رہی تھی۔ اماں اسے بال کھول کر باہر نہیں جانے دیتی تھیں۔ بابا کو اس کے لمبے بال بے حد پسند تھے۔ کبھی اگر اماں اس کے بال نیچے سے کاٹ دیتی تھیں تو بابا کو ایک لمحے میں پتا چل جاتا۔ پھر گھر میں لڑائی ہوتی تھی۔ بابا اس بات پر ناراض کہ ان کی شہزادی کے بال کیوں کاٹے۔ اور اماں اس بات پر غصہ کہ ذرا سے ہی تو کاٹے ہیں۔ اتنا ہنگامہ برپا کیوں کر دیتے تھے ان کے شوہر محترم؟ اور ایک کونے میں بیٹھی دونوں بہنیں ان کے لڑنے پر ہنس رہی ہوتی تھیں۔

غم کیا ہوتا تھا؟ اس کا کیا رنگ تھا؟ اس کی مہک کیسی ہوتی تھی؟ میں نہیں جانتی تھی۔ میں تو خوشیوں کے دیس کی شہزادی تھی۔ غم کا مجھ سے کیا لینا دینا؟ مگر پھر، زندگی کو شائد میرا اس کے ایک رنگ سے لاعلم رہنا بُرا لگا۔ اس نے مجھے بتایا کہ غم کیا ہوتا ہے۔ بہت ظالم طریقے سے سکھایا، غم کا رنگ، اس کی مہک۔ ساڑھے پانچ سال پہلے، میں نے غم کو جانا۔ تکلیف کو پہچانا۔ محرومی نے اپنا تعارف کرایا۔ تب جب میں نے بابا کو کھویا۔ تب جب ایک شہزادی یتیم ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ اپنے گھنے بالوں کو سُلجھانے میں مصروف تھی۔اس کے بالوں کو سُلجھانا مشکل تھا۔مگر اسے مشکل نا لگتا تھا۔اسے پسند تھا۔آئینے کے سامنے کھڑے اپنے بالوں کو سُلجھاتے اسے صرف ایک شہزادی یاد آتی تھی۔ریپنزل۔وہ اسی کی طرح ہنستی کھیلتی اور اُچھلتی کودتی تھی۔اسی کی طرح اپنے بالوں کو سُلجھاتے سُلجھاتے تھک جاتی تھی۔

مجھے غم کا رنگ اور اس کی مہک اتنی یاد ہو گئی تھی کہ میں خوشی کا رنگ بھول گئی۔کتنی عجیب بات ہے نہ؟خوشیوں کے دیس کی شہزادی،اس کا رنگ بھول گئی تھی۔اس رنگ کو یاد کرنے میں مجھے پانچ سال لگ گئے۔بلاآخر،مجھے خوشی کا رنگ یاد آ گیا۔بہت تگ و دو سے۔بہت کوششوں سے۔ابھی میں اس کی مہک محسوس ہی کرنے لگی تھی کہ غم ایک بار پھر خوشی کو اڑا لے گیا۔زندگی نے اماں کو مجھ سے چھین کر،غم مجھے تحفے میں دے دیا۔

www.novelsclubb.com

بال سُلجھ چکے تھے اور نفاست کے ساتھ چٹیاں میں بندھے تھے۔چہرے کے گرد بھورے رنگ کی دو لٹیں نکال رکھی تھیں۔اس نے سنگھار میز پر رکھی کاجل کی شیشی کو اٹھایا اور ہلکی بھوری آنکھوں کو کاجل سے بھرا۔ہونٹوں کو گہرے رنگ کی لپسٹک سے آراستہ کیا۔سنگھار میز کی دراز کھول کر اس میں سے لکڑی کا ایک بکسہ نکالا۔اس کے اندر مختلف رنگ کی لونگ،

انگوٹھیاں اور بریسلٹ رکھے تھے۔اس نے اپنی چھوٹی ناک کو لونگ سے سجایا۔دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں انگھوٹی پہنی اور بائیں ہاتھ میں بریسلٹ۔

کبھی کبھی مجھے اپنا آپ اس قلعے میں قید شہزادی سے کم نہیں لگتا۔ہم دونوں میں بہت سی چیزیں ایک جیسی ہیں۔ہم اپنے اپنے قلعوں میں قید تھیں۔خوشی اور بے فکری کا قلعہ۔وہ اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس قلعے سے نکلی اور مجھے زندگی نے لاعلمی کی سزا کے طور پر اس سے نکال باہر کیا۔ہم دونوں نے اس قلعے کے باہر رہ کر،زندگی کے رنگوں کو جانچا اور پہچانا۔اس کے حصے میں محبت کا رنگ آیا اور میرے حصے میں غم اور تکلیف کا۔

آئینے میں بنتے اپنے عکس پر ایک تفصیلی نظر ڈالنے کے بعد وہ مڑی اور بیڈ پر پھیلا ڈوپٹہ تھاما۔ایک کندھے پر سلیقے سے جمائے،وہ ایک بار پھر آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

لیکن اب مجھے لگتا ہے کہ جو بھی ہوا،ٹھیک ہوا۔قلعے میں قید رہ کر زندگی نہیں گزاری جا سکتی۔ ایک جیسے رنگوں سے جی اکتا جاتا ہے۔ مسلسل خوشی اپنا رنگ کھو دیتی ہے۔پھیکی پڑ جاتی ہے۔ مسلسل غم زندگی کو اندھیر کر دیتا ہے۔مگر یہ دونوں مل کر زندگی کو خوبصورت بناتے ہیں۔ حسین زندگی غم کے بنا کوئی وجود نہیں رکھتی۔وہ زندگی جس میں محبت اور خوشی غم،دُکھ اور تکلیف ہو،ایک بہترین زندگی ہوتی ہے۔یہ بہت کچھ سکھاتی ہے۔ہماری کمزور شخصیت کو توڑ کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک مضبوط انسان بناتی ہے۔اور دُرِ کشف کچھ بھی ہو سکتی ہے، مگر کمزور نہیں۔اور جو کمزور ہو، وہ دُرِ کشف نہیں۔

اپنی تیاری سے مطمئن ہونے کے بعد وہ کمرے سے نکلی اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ دی۔

سیڑھیاں اتر کر لاونج میں پہنچی تو ماہبیر کو اپنا منتظر پایا۔اس کو آتا دیکھ کر ماہبیر مسکرا دی۔یوں جیسے بہت خوش ہوئی ہو۔

وہ بات جو میں خود کو پچھلے دو تین ہفتوں میں نا سمجھا سکی، میری بہن نے مجھے دو منٹ میں سمجھا دی۔ غم چاہے جتنا بڑا ہو جائے،اس کو سینے سے لگا کر نہیں رکھنا۔اس کو اپنے قدم نہیں روکنے دینا۔آگے بڑھنا ہے۔جو چلے گئے سو چلے گئے۔وہ واپس نہیں آئیں گیں۔ان کی یادوں،ان کی باتوں اور ان کے چہروں کو دل میں ہمیشہ محفوظ رکھنا ہے۔کھونے والوں کو اپنی کمزوری نہیں بنا لینا۔انہیں اپنی طاقت بنانا ہے۔اور پھر اس طاقت سے اپنے خواب پورے کرنا۔

ساحلِ سمندر ہمیشہ کی طرح پُر سکون بہتا دکھائی دیا۔شوخ رنگ کی لمبی قمیض پہنے دُرے کشف اور ہلکے گلابی رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک پہنے ماہبیر ننگے پیر، گیلی ریت پر چلتی جا رہی تھیں۔ بازو میں بازو ڈالے، دوسرے ہاتھ میں پکڑی قلفی کھاتے،اماں کے بعد پہلی دفعہ ہنستی دکھائی دیں۔ان مدھم قہقہوں میں بھی غم اور تکلیف کی جھنکار سنائی دیتی تھی۔وہ سیکھ جائے گیں۔

آج میں، ارمغان جنید اور اسماء ارمغان کی بیٹی، دُرِ کشف، خود سے عہد کرتی ہوں، غم کو اپنے قدم نہ روکنے دوں گی۔ دنیا سے نرم گداز بستر کی اُمید نہ لگاؤں گی۔ تکلیف کے ڈر سے پیچھے نہ ہٹوں گی۔ میں ہر دن، ہر لمحہ آگے بڑھوں گی۔ اپنے خوابوں کا محل بناؤں گی۔ اپنا ایک الگ جہاں آباد کروں گی۔ اپنی محنت سے۔ اپنی ہمت سے۔ اگر زندگی نے مہلت دی، میرے بازوؤں میں طاقت رہی اور اللہ کی رضا اس سب میں شاملِ حال رہی، تو میں اپنا مقصد پورا کروں گی۔ انشاءاللہ۔

ریت پر چلتی، ہنستی مسکراتیں، وہ دو شہزادیاں سیکھ رہی تھیں۔ غم کو جھیلنا۔ تکلیف کو برداشت کرنا۔ وہ سیکھ جائے گیں۔ جلد سیکھ جائے گیں۔

افق پر، بادلوں کی اوٹ میں چھپا چاند بھی ان کیلیے دُعا گو تھا۔

www.novelsclubb.com

---☆---☆---☆---

دن کا آغاز تھا اور گھڑی کی سوئیاں ساڑھے نو کا عندیہ دے رہی تھیں۔ جنید منزل کے لاونج میں ہی ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا۔ صوفے پر سمینہ خالہ اور کشف بیٹھیں، ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں۔ سامنے دو کرسیوں میں سے ایک پر اجلان بیٹھا ہوا تھا۔ آج خلافِ معمول وردی پہنے، بس نکلنے کی تیاری میں دکھائی دیتا تھا۔ چمچ، کانٹوں کی آواز لاونج میں گونج رہی تھی جب ماہبیر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

داخل ہوئی۔ ہلکے ہرے رنگ کا گھٹنوں سے اوپر آتا ٹاپ اور ہم رنگ فلیپر پہن رکھا تھا۔ سیاہ بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے، سیاہ گاگلز سر پر ٹکائے اور کندھے پر سیاہ پرس کی سنہری زنجیر ڈالے ہوئے، وہ بھی کہیں جانے کو تیار تھی۔

"خالہ، میں شوٹ پر جا رہی ہوں۔ شام تک آجاؤں گی۔" اس نے داخل ہوتے ساتھ عجلت میں کہا۔ مناسب میک اپ سے سجا چہرہ، معمول کی سنجیدگی لیے ہوا تھا۔

"کون سی شوٹ؟" سب سے پہلے بولنے والا اجلان تھا۔ لہجہ سوالیہ اور تاثرات حیرت زدہ۔

"ہے ایک۔ کنٹریکٹ سائن کیا ہوا ہے۔ جانا ضروری ہے۔" ماہیر نے روکھے سے لہجے میں، اس کی جانب دیکھے بنا بتایا۔

"بیٹا، ناشتہ تو کرتی جاؤ۔" خالہ نے فکر مندی سے کہا۔

"نہیں خالہ۔ مجھے دس بجے پہنچنا ہے۔ پہلے ہی دیر ہو رہی ہے۔ میں چلتی ہوں، خُدا حافظ۔" کلائی پر بندھی گھڑی کو ایک نظر دیکھتے اور دوسری نظر ان پر ڈالتے، اس نے مسکرا کر کہا اور باہر کی جانب قدم بڑھا دیے۔

ابھی اس کا ہاتھ گاڑی کے ہینڈل پر ہی تھا کہ پیچھے سے اجلان کی آواز سنائی دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم احتشام کے شوٹ پر جا رہی ہو؟" ماہبیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو لاؤنج کی داخلی سیڑھیوں پر ایستادہ، خاکی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے، خاکی رنگ کی شرٹ پہنے اجلان کو سوال کرتے پایا۔ اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے، ماہبیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور خاموش رہی۔ آنکھیں سنجیدگی اور کچھ خفگی لیے ہوئے تھیں۔ یقیناً، یہ اس دن کی بحث کا نتیجہ تھا کہ وہ کوئی بھی جواب دینا ضروری نہیں سمجھ رہی تھی۔

"میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا، ماہبیر۔ کیا تم میری ایک بات نہیں مان سکتی؟"

"مان لیتی اگر تم مجھے کوئی ٹھوس وجہ دیتے۔" ماہبیر نے بے نیازی سے کہا۔

"مطلب تم میری بات نہیں مانو گی۔ کیا میری بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے تمہارے لیے؟" اجلان نے کہا۔ لہجے میں کوئی مان سا تھا۔

"میرے لیے میرے الفاظ اور کمٹمنٹ اہم ہے، اجلان سکندر۔ میرا ان کے ساتھ ایک کنٹریکٹ ہے اور اسے پورا کرنا مجھ پر فرض ہے۔" ماہبیر مضبوط لہجے میں بولی۔ اس شخص کے سامنے تو وہ ویسے ہی کمزور پڑ جاتی تھی۔ ایسا کیوں تھا؟ کب سے تھا؟ اُسے خود معلوم نا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جو تمہارے لیے اہم ہونی چاہیے۔ تم غلط چیزوں اور غلط لوگوں کو اہمیت دے رہی ہو، ماہبیر۔ ایسے لوگ بعد میں پچھتاتے ہیں۔" اجلان ایک قدم اس کی جانب بڑھا اور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے مدھم آواز میں بولا۔ "اور میں نہیں چاہتا کہ تم پچھتاؤ۔"

ماہبیر نے محض ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹکا اور گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں کوئی اور بات نہیں کرنی تو میں چلتی ہوں۔ مجھے دیر ہو رہی ہے۔" سانولے چہرے اور سیاہ آنکھوں والے شخص کی جانب دیکھ کر ماہبیر بولی۔ الگ بات تھی کہ لہجہ کچھ مختلف ہو چلا تھا۔ اس شخص کے سامنے تاثرات چھپانے کی ماہر کے تاثرات بھی بغاوت پر اُتر آتے تھے۔ نا جانے کیوں؟

"بابا جی، گیٹ کھول دیں۔ بی بی جی کو کام کیلیے دیر ہو رہی ہے۔" سفید چہرے اور سیاہ آنکھوں کی جانب دیکھتے وہ شخص اونچی آواز میں بولا اور ایک قدم پیچھے اٹھاتا، واپس مڑا اور اندر چلا گیا۔ ماہبیر نے سرعت سے نظروں کو زاویہ بدلا اور دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ گیٹ کھل چکا تھا اور ماہبیر گاڑی باہر کو نکال کر جا چکی تھی۔

موسم گرم اور ناخوشگوار تھا۔ بالکل، ان کی اس ملاقات کی طرح۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆---☆---☆---

کمرے میں اے۔سی کی ٹھنڈی ہوا ماحول خوشگوار بنائے ہوئی تھی۔ کھڑکی کی عدم موجودگی اور بتیوں کے بجھے ہونے کے باعث کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔یکبارگی دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا۔دروازے کے قریب نصب بورڈ پر ہاتھ مارا گیا اور کمرہ ایک دم روشنی میں نہلا گیا۔

پہلی نظر میں یہ کمرا کسی کتب فروش کی ملکیت لگتا تھا۔پلنگ کے دائیں اور بائیں، دونوں جانب دیواروں پر بنے ریکس پر کتابیں نصب تھیں۔ایک کونے میں سلیقے سے ایک دوسرے کے اوپر رکھی متعدد کتابوں کے درمیان، ایک بین بیگ پڑا تھا۔اس کے پیچھے ایک بڑا اسٹینڈ لیمپ رکھا تھا۔بیڈ کی پائنتی کی جانب دیوار پر ایل۔ای۔ڈی نصب تھی۔اس کے نیچے بنے خانوں میں مختلف سجاوٹی سامان رکھا تھا۔مناسب جسامت کا وہ کمرا، اپنے مکین کے ذوق پر پورا اتر رہا تھا۔

"امل بیٹے، اٹھ جاؤ۔گیارہ بجنے کو ہیں۔" فوزیہ بوا اپنا بھاری بھر کم وجود لیے، دبیز قالین پر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے، پلنگ کی جانب بڑھیں جہاں چادر سر تک تانے، امل ذرا سا کسمسائی تھی۔

"اُٹھ گئی ہوں، بوا۔" چادر سر سے اتارتے وہ اٹھی اور پلنگ سے ٹیک لگا گئی۔ نیند کا خمار لیے بھوری آنکھیں، کندھوں سے نیچے آتے بکھرے سیاہ بال اور خوابیدہ لہجہ۔وہ ایسی ہی تھی۔ایک آواز پر اٹھ جانے والی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"رات اِدھر کیوں سوئی تھی؟" پائینتی کی جانب بیٹھتے بوا نے اس سے سوال کیا۔

"کل ایک کتاب شروع کی تھی۔ پڑھتے پڑھتے ہی نیند آگئی تھی سو ادھر ہی سو لی۔" ٹانگیں سمیٹتے ہوئے امل نے مسکرا کر جواب دیا۔ یہ کمرہ اس نے خاص طور پر اپنے لیے بنوایا تھا۔

"کتنی دفعہ کہا ہے کہ اتنی کتابیں نا پڑھا کرو۔ اپنی عمر کی لڑکیوں کی طرح ہنسا کرو، کھیلا کرو۔ تمہاری عمر کی لڑکیاں اتنی سنجیدہ نہیں ہوتی ہیں۔" بوا نے ذرا خفگی ظاہر کی۔ امل ہنس دی۔

"یہ کتابیں میرا افرار ہیں، بوا۔ میری تنہائی کی ساتھی۔ انہوں نے مجھے بہت کچھ سکھایا ہے۔ میرے دُکھ بانٹے ہیں۔ زندگی کی تلخیوں کو کم کیا ہے۔ یہ مجھے بہت عزیز ہیں، بوا۔" امل نے مسکرا کر کمرے میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔

"مگر تم ضرورت سے زیادہ سنجیدہ ہوگئی ہو۔ تمہاری ان کتابوں نے تمہیں وقت سے پہلے بڑا کر دیا ہے۔ تم سے بات کرتے کبھی کبھی لگتا ہے کہ میں کسی دانشور سے بات کر رہی ہوں۔ اتنی سنجیدہ اور حقیقت پر مبنی باتیں۔" ایک اور اعتراض سامنے آیا۔

"اچھا ہے نا، بوا۔ میں نے بڑے خواب نہیں سجائے۔ بڑی بڑی اُمیدیں نہیں باندھی ہیں۔ ان کتابوں نے مجھے سکھایا ہے کہ انسانوں سے اُمیدیں نہیں باندھنی ہیں۔ انسان اُمیدوں پر پورا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں اترتے۔نہ باپ،نہ ماں۔نہ بہن،نہ بھائی۔نہ شوہر،نہ اولاد۔یہ کبھی امیدوں پر پورا نہیں اتریں گیں۔اس لیے میں نے اب امیدیں لگانا چھوڑ دیا ہے۔اگر انہوں نے مجھے وقت سے پہلے بڑا کیا ہے تو بڑے نقصان سے بھی بچالیا ہے۔"ایک سوگوار مسکراہٹ کے ساتھ امل نے بوا کے جھری زدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"انسان ہمیشہ ان سے امید لگاتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے،بیٹا۔اُمید لگانا وہ نہیں چھوڑ سکتا۔یہ اس کی فطرت ہے یا جبلت۔جو بھی ہے مگر ہے ضرور۔زندگی کے ہر موقعے پر،وہ اپنے ہر پیارے سے اُمید لگائے گا۔اُمید نہ لگانے کا کہہ کر اُمید لگانا بھی انسان کا ہنر ہے۔اس سے وہ پیچھا نہیں چھڑا سکتا۔"

"ناشتہ لگوانے لگی ہوں۔نیچے آجاؤ۔"اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے،انہوں نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کچھ دیر میں آؤں گی،بوا۔آپ دوبارہ اوپر مت آیئے گا۔آپ کے گھٹنوں کا درد پھر سے شروع ہو جائے گا۔امل نے ان کی جانب فکر مندی سے دیکھتے ہوئے کہا۔بوا بہت عزیز تھیں اُسے۔

"یہ تو بڑھتی عمر کا تقاضا ہے،بیٹا۔تم فکر مت کرو۔"بوا نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر بھی۔آپ کو اپنا خیال رکھنا چاہیے۔آپ بہت اہم ہیں میرے لیے۔"

"تم بھی میرے لیے اہم ہو،بیٹا۔اپنا خیال رکھا کرو۔ہنسا کرو۔عرصہ ہوا تمہارا قہقہہ سنے۔جب تم ہنستی تھی تو اتنی خوبصورت لگتی تھی۔اب تو صرف مسکرا دیتی ہو۔"

"جیسا آپ کہیں بوا۔"امل ان کی بات پر سر جھٹکی مسکرا دی۔آہ بوا! ہنستے وہ ہیں جن کی زندگی میں معمولی سی فکریں اور سوچیں ہوں۔میری زندگی میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔

بوا چلی گئیں تو امل نے ایک گہری سانس چھوڑی اور پھر سے ٹیک لگاتے،ٹانگیں لمبی کر گئی۔اس رات کے بعد حیدر اس سے ملے بغیر چلا گیا تھا۔نہ کوئی بات،نہ گلہ،نہ شکوہ۔وہ انتظار کرتی رہ گئی مگر حیدر کی جانب سے خاموشی برقرار تھی۔کئی مرتبہ خیال آیا کہ اس سے پوچھے مگر ہر بار اس خیال کو جھٹک دیتی۔ناجانے کیا چیز درمیاں میں آجاتی تھی۔انا،جھجک،غصہ یا پھر کچھ اور؟

اس نے سرہانے کے قریب رکھے موبائل فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔فون کھولا اور واٹس ایپ پر جاکر اپنی اور حیدر کی چیٹ کھولی۔وہ دونوں ہی چیٹ پر زیادہ بات نا کرتے تھے،سو کوئی قابلِ ذکر چیز اس میں موجود نا تھی۔بار بار انگلی کال کے لیے بڑھتی مگر پھر پیچھے کھینچ لی جاتی۔چند ایک بار کے بعد امل نے بے دلی اور بے زاری سے فون سامنے پھینکنے کی صورت رکھ دیا۔سرہانے رکھی کتاب کھولی اور ایک بار پھر اس دنیا سے فرار کی خاطر،کسی کی دنیا میں جا گھسی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆---☆---☆---

تین بجے کے قریب وہ شوٹ سے فارغ ہوئی تھی۔ سفید روش پر بڑھتے قدم تھکان سے پُر محسوس ہوتے تھے۔ میک اپ سے سجا وہ خوبصورت چہرہ بھی کچھ مضمحل دکھائی دیتا تھا۔ صبح سے ہر ایک شخص سے تعزیت وصول کرتے کرتے وہ تھک سی گئی تھی۔ ریسپشن کے پاس سے گزرتے، اس کی نظر احتشام پر پڑی۔ اپنے ازلی حُلیے میں، سیاہ بریف کیس اٹھائے وہ ریسپشن سے زرا دور کھڑا، حنا کو ہدایات دے رہا تھا۔ حنا سے بات کرتے کرتے اس کی نظر ماہبیر پر پڑی۔ بات کو ختم کرتے اس کے قدم ماہبیر کی جانب بڑھے، جو دروازے کے قریب رُک گئی تھی۔

"آپ کب آئیں؟ مجھے معلوم ہی نا ہو سکا۔" اس کے قریب رُکتے، احتشام نے مسکرا کر کہا۔

"آپ کی اسسٹنٹ کو انفارم کر دیا تھا۔ میرا ایگریمنٹ تھا تو مجھے آنا ہی تھا۔" ماہبیر نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

"بالکل۔ ایک اور خصوصیت جس کی وجہ سے انڈسٹری میں آپ کے چرچے ہیں۔" احتشام نے مسکرا کر کہا۔ سیاہ آنکھوں کی ٹھنڈک، اس وجود سے بات کرتے کہیں کھو سی جاتی تھی۔ اس کی جگہ یکسر مختلف جذبات اپنی جھلک دکھاتے تھے۔ ماہبیر نے شانِ بے نیازی سے کندھے اچکا دیے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہیں لنچ کریں؟"احتشام کے منھ سے یہ الفاظ پھسلے اور ماہبیر کے باہر کی جانب بڑھتے قدم رُک گئے۔اس نے کچھ حیرت، کچھ کشمکش کے ساتھ احتشام کو دیکھا۔

"میں آپ کے ساتھ لنچ پر ضرور چلتی احتشام مگر مجھے کہیں جانا ہے۔"ماہبیر نے لمحے میں اپنی حیرت کو چھپاتے، مسکرا کر معذرت کرنا چاہی۔

"مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے، آپ کہیں اور کام نہیں کر رہی ہیں۔اس گریز کی وجہ جان سکتا ہوں؟"احتشام نے محتاط انداز میں سوال کیا۔اس کو ماہبیر کا منع کرنا نہایت چبھا تھا۔جس شخص نے ساری زندگی اپنے لیے نہیں کا لفظ نہیں سُنا، وہ اگلی ساری زندگی بھی نہیں سن سکتا۔خواہ سامنے کوئی بھی ہو۔

"اس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔میری میرے گھر والوں کے ساتھ کمٹمنٹ ہے۔میں اپنا وقت ان کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔"ماہبیر نے اب کے سپاٹ انداز میں کہا۔یوں جیسے احتشام کا یہ انداز اُسے پسند نہ آیا ہو۔

"جیسا آپ چاہیں، ماہبیر۔میں بس یہ چاہتا ہوں کہ آپ محتاط رہیں۔"

"اس کا کیا مطلب ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جن لوگوں کو آپ گھر والے کہہ رہی ہیں، کیا معلوم وہ آپ کے ساتھ محض آپ کی جائیداد کی وجہ سے ہوں؟" احتشام نے بنا کسی جھجک کے اپنی بات کہہ ڈالی۔ ماہبیر یہ بات سن کر چند پل خاموش رہی۔ چہرے کے تاثرات سپاٹ رہے۔ پھر چند قدم آگے بڑھی۔ احتشام کے قریب رُک کر اس نے مدھم آواز میں بولی۔

"یہ پہلی دفعہ ہے، میں اپنے گھر والوں کے بارے میں ایسی بات کو محض اس لیے نظرانداز کر رہی ہوں کہ میں اس کو آپ کی میرے لیے نیک تمناؤں کے طور پر لے رہی ہوں۔ اگلی دفعہ میرے گھر والوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے محتاط رہیے گا، احتشام صاحب۔ میں برداشت نہیں کروں گی۔" نہایت تلخ لہجے میں اپنی بات پوری کرتے ماہبیر نے پرس ایک کندھے سے اتار کر دوسرے پر ڈالا اور وہاں سے چل دی۔

www.novelsclubb.com

احتشام، جو اس کی خاموشی کو اپنی بات کی تصدیق سمجھ کر مسکرا رہا تھا، یکا یک اس کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہوئے۔ آنکھیں تپش سے بھر گئیں اور وہ لبوں کو آپس میں دباتا، ماہبیر کو جاتا دیکھے گیا۔ نا جانے کیا سوچتے، اس کی آنکھوں سے غصہ رُخصت ہوا اور لب ایک ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جنید منزل کے لاونج میں رات کے بارہ بجے ایک الگ ہی سماں تھا۔ ہفتوں کی چھائی غم اور اداسی کی فضا اب کے چھٹی اور ایک بار پھر قہقہوں کی آواز گونجی۔ شیشے کی میز پر لڈو کا بورڈ، اپنی گوٹیوں سمیت سجا رکھا تھا۔ اس کے گرد، زمین پر چونکڑی مار کر ماہبیر اور کشف بیٹھی ہوئی تھیں۔ کشف نے ماہبیر کی لال رنگ کی گوٹی، اس کے گھر کے عین سامنے سے اٹھائی اور بڑے اہتمام کے ساتھ ماہبیر کے ہاتھ میں پکڑا کر اپنی پیلے رنگ کی گوٹی رکھی۔ ماہبیر نے اپنے ہاتھ میں پڑی گوٹی کو دیکھتے بُرا سا منھ بنایا اور کشف نے ایک قہقہہ لگایا۔ صوفے پر بیٹھیں خالہ سمینہ بھی ہنس پڑی۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا، ڈِر۔ ایسا کون کرتا ہے بھلا؟ کب سے میری گوٹیوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہو۔" ماہبیر نے منھ بناتے، لڈو کے بورڈ کو دیکھتے خفگی سے کہا، جو وہ ہار چکی تھی۔ کشف اس بات پر زور کا قہقہہ لگا گئی۔ ماہبیر نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر کھل کر مسکرائی۔ اچھا لگا تھا اسے پہلے کی طرح ہنستا دیکھ کر۔ دل کو گویا سکون پہنچا تھا۔

"ایک اور گیم کھیلنی ہے؟" کشف نے گوٹیوں کو ترتیب سے رکھتے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا ایک بار پھر سے ہارنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ کوئی موی دیکھتے ہیں۔" ماہبیر نے نفی میں سر ہلاتے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے۔ تم کوئی موی لگاؤ۔ میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔" دُرِ کشف نے مسکرا کر کہا اور لڈو سمیٹ کر چلی گئی۔

ماہبیر بھی اپنی جگہ سے اٹھی اور صوفے پر سمینہ خالہ کے ساتھ بیٹھتی، نیٹفلکس پر کوئی موی ڈھونڈنے لگی۔

"اجلان کب آئے گا، خالہ؟" نظریں ٹی-وی پر جمائے، ماہبیر نے مدھم آواز میں پوچھا۔

"مجھے نہیں علم، ماہبیر۔ جب سے اس کی پروموشن ہوئی ہے، دن رات ایک کرر کھا ہے اس لڑکے نے۔" خالہ سمینہ نے کہا۔ لہجے میں ہلکا سا اعتراض تھا۔

"وہ روز اتنی دیر سے گھر آتا ہے؟" ماہبیر نے پھر پوچھا۔ خالہ نے ماہبیر کی جانب دیکھا جو سامنے دیکھ رہی تھی۔ نظروں میں حیرت تھی۔ اس کے سوال پر نہیں، اس کے لہجے پر۔ اداس سا لہجہ تھا اس کا۔

"تم لوگوں کی کوئی بحث ہوئی ہے، ماہبیر؟" خالہ نے سوال کیا۔

"نہیں۔ ہماری بحث کیوں ہو گی۔ اتنی دیر ہو گئی ہے، وہ گھر نہیں آیا۔ اس لیے پوچھ رہی تھی۔" ماہبیر نے ان کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کچھ ہوا ہے، ماہبیر۔ آپا کی موت کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے جو تمہیں تنگ کر رہی ہے۔ مجھے نہیں بتاؤ گی؟" خالہ نے فکرمند لہجے میں پوچھا۔

"ٹھیک ہوں میں، خالہ۔ آپ کو وہم ہو رہا ہے۔" ماہبیر نے ان کا ہاتھ پکڑتے، مسکرا کر تسلی دی۔ اسی پل لاونج میں اجلان داخل ہوا۔ وردی میں ملبوس، چہرے پر تھکان کے تاثرات سجائے، اس نے سلام کیا۔

"کب سے انتظار کر رہے تھے ہم تمہارا۔"

"کیوں؟ کوئی کام تھا؟" اجلان نے کرسی پر بیٹھتے، مسکرا کر حیرت ظاہر کی۔

"نہیں بھئی۔ کام نہیں تھا۔ تمہیں کافی دیر ہو گئی تھی۔ اس لیے پریشان ہو رہے تھے۔" خالہ نے ہاتھ جھلا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ ہی دن رہ گئے ہیں۔ پھر میں بھی پرانی روٹین پر واپس آجاؤں گا۔ آپ کو پریشان نہیں ہونا پڑے گا۔" اجلان نے مسکرا کر کہا۔

"سلام اجلان بھائی۔ کیسے ہیں آپ؟" دُرِ کشف نے پانی کا گلاس اس کو پکڑاتے مسکرا کر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وسلام، بیٹا۔ شکر ہے آپ کو بھی ہمارا خیال آیا۔" اجلان نے دُرِ کشف کو دیکھتے نہایت خوشگوار لہجے میں کہا۔

"جانے دیں بھائی۔ آپ نے بھی کون سا اپنی بہن کا خیال کر لیا؟ ایک دفعہ آکر میرے پاس نہیں بیٹھے۔ نہ مجھے کہیں لے کر گئے۔ یہ تو میری فیاضی ہے جو میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔ ورنہ آپ جانتے ہیں۔ دُرِ کشف ناراض ہو جائے تو آسانی سے مانتی نہیں ہے۔" دُرِ کشف نے اس کے ساتھ رکھی کُرسی پر بیٹھتے، مصنوعی خفگی کا اظہار کیا۔

"نہ، نہ۔ یہ ظلم نہ کریے گا مجھ غریب پر، شہزادی۔ میں سہہ نہیں پاؤں گا۔" اجلان نے بھی اپنے کان پکڑتے، مصنوعی خوف کا اظہار کیا۔

"یہ ویک اینڈ پھر ہمارا ہوا۔ ہم سب کسی جگہ گھومنے جائے گیں اس ویک اینڈ پر۔ کیوں خالہ؟" دُرِ کشف نے بھی موقع غنیمت جان کر فرمائش کی۔

"ہاں بھئی، کیوں نہیں؟ ضرور لے کر جائے گا یہ ہمیں۔" خالہ نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وعدہ نہیں کرتا۔ مگر کوشش کروں گا۔" اجلان نے پانی کا گلاس سامنے ٹیبل پر رکھتے کہا۔اس پورے وقت میں اس نے ایک دفعہ بھی ماہبیر کو دیکھا تھا نہ بات کی تھی۔ماہبیر بھی خاموشی سے ٹی-وی پر لگی فلم یوں دیکھ رہی تھی جیسے اس کے سوا اس کمرے میں کوئی نہ تھا۔

"بس پھر ڈن ہو گیا۔ماہبیر تم بھی اپنا شیڈیول دیکھ لینا۔ویک اینڈ پر کوئی شوٹ نہ رکھنا۔خالہ آپ بھی تیار رہیے گا۔" دُرِ کشف نے خوشی اور جوش کے ملے جلے تاثرات لیے کہا۔ماہبیر نے ٹی-وی پر نظریں ٹکائے سر اثبات میں ہلا دیا۔اجلان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سرعت سے نظریں پھیر لیں۔اس ایک نظر میں بھی وہ جان گیا تھا کہ سیاہ جوڑے میں ملبوس،وہ لڑکی اس سے ناراض تھی۔دل چاہا کہ ایک نظر پھر دیکھ لے مگر اس نے دل کی اس درخواست کو رد کیا اور فون کھول کر کچھ پیغامات دیکھنے میں لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

اب کے لاونج میں خاموشی چھا گئی تھی۔واحد آواز جو آ رہی تھی،وہ ٹی-وی سکرین پر نمودار ہوتے اداکاروں کی تھی۔اجلان نے فون سے نظریں اٹھا کر دیکھا تو سب کی نظریں ٹی-وی پر جمی تھیں۔سب کو فلم دیکھتا چھوڑ کر وہ اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔کسی نے بھی اسے نہ روکا کہ اس کو آرام کی ضرورت تھی۔

کمرے میں پہنچتے اجلان نے دروازہ بند کیا۔ والٹ، فون اور گاڑی کی چابیاں سلوٹ سے پاک پلنگ پر پھینکیں اور ایک گہری سانس بھرتے پائینتی کے قریب بیٹھ گیا۔ بازو گھٹنے پر رکھے اور سر جھکا رکھا تھا۔ خاکی رنگ کی وردی میں ملبوس اس وجود سے اداسی اور تھکن ٹپک رہی تھی۔

---☆---☆---☆---

سفید دیواریں اپنے سینے پر مختلف مصوروں کے شاہکار سجائے، بڑی شان اور غرور سے کھڑی ہوئی تھیں۔ کمرے کا مکین اپنی آرام کرسی پر بیٹھا، حسبِ عادت ہاتھوں میں ایک کتاب لیے ہوئے تھا۔ سفید شلوار قمیض میں ملبوس، ماتھے پر سالوں پرانی ریت کے مطابق بل سجائے ہوئے، نہایت انہماک سے وہ اپنے مطالعے میں مصروف تھا۔ کتاب کا صفحہ پلٹتے ہوئے اس نے حسبِ عادت نظریں اٹھائیں اور سامنے دیوار پر نصب ایل سی ڈی پر ایک نظر ڈال کر، انہیں پھر سے کتاب پر جھکا دیا۔ قریب ہی چائے کی ٹرالی اپنے اوپر خالی کپ اور قہوے سے بھری کیتلی کے ساتھ مختلف لوازمات سجائے بیٹھی تھی۔ یہ بھی عجب بات تھی کہ چائے کا طلبگار ایک اور کپ دو رکھے تھے۔ شائد، اس کمرے کا مکین باقی چیزوں کی طرح، یہ ریت بھی فقط ایک وجود کیلیے قائم کرنا چاہتا تھا۔ وہ وجود، جس کے ہوتے ہوئے اس نے کبھی اس کی قدر نہ کی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کتاب کے پلٹتے ہوئے صفحے اور سکرین پر نمودار ہوتے نیوز کاسٹر کے ملے جلے شور کے درمیان دروازے کی دستک اس وجود کے کانوں میں پڑی۔

"آجاؤ۔" اپنی مخصوص رعب دار اور سنجیدہ آواز میں خالد صاحب بولے اور کتاب بینی کی مشق جاری رکھی۔

دروازہ کھلا اور ہرے رنگ کی ٹی شرٹ اور سفید ٹراؤزر میں ملبوس احتشام اندر داخل ہوا۔ چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔ وہ خاموشی سے اندر داخل ہوا اور سامنے رکھی دوسری کرسی پر بیٹھا گیا۔ خالد صاحب بھی اس کی موجودگی محسوس کرتے خاموش رہے۔ یہ بھی ایک ریت تھی جو پچھلے کئی سالوں سے قائم تھی اور اگلے کئی سالوں تک یونہی رہنی تھی۔

"طبیعت کیسی ہے اب آپ کی؟" ریت برقرار رکھتے، احتشام نے سنجیدہ لہجے میں گفتگو کا آغاز کیا۔

"بہتر ہے۔ تم بتاؤ، کام کیسا جا رہا ہے؟" خالد صاحب نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا جا رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارمغان کی بیٹی میں کچھ زیادہ ہی دلچسپی لے رہے ہو، احتشام۔ بہتر ہے کہ اپنے قدم روک لو اور کام پر توجہ دو۔" دوٹوک لہجے میں بات کی گئی۔

"اور میں ایسا کیوں کروں؟" بھونیں اچکاتے، اس نے پوچھا۔

"کیونکہ وہ لڑکی ہمارے خاندان کا حصہ نہیں بن سکتی۔" نظریں ہنوز کتاب پر ٹکائے، انہوں نے جواب دیا۔

"کیوں نہیں بن سکتی وہ میرے خاندان کا حصہ؟ وجہ جان سکتا ہوں میں؟" اب کی بار، احتشام نے ماتھے پر بل ڈالے سوال کیا۔

"مجھے اس قسم کی عورتیں نہیں پسند جو مرد کپڑوں کی طرح بدلتی رہتی ہیں، احتشام۔ بہتر ہے کہ تم بھی انہیں پسند نہ کرو۔" اب کے خالد صاحب کے لہجے میں ناگواری در آئی۔

"جو آپ سوچ رہے ہیں، ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ آئندہ اس کے بارے میں اس قسم کے الفاظ استعمال مت کیجیے گا، بابا۔" احتشام نے بھی ناگواری کا اظہار کیا۔

"آئندہ تم اس کے بارے میں کوئی خیال اپنے قریب نہیں آنے دو گے۔ تمہاری ماں بھی کبھی اس کو اپنی بہو کے روپ میں پسند نہیں کرتی۔ تم بھی نہ کرو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میری ماں کو آپ نے چھوڑا ہوتا، تو مجھے معلوم ہوتا کہ وہ کیا پسند کرتیں۔ لیکن آپ کی سفاکی کی وجہ سے وہ میرے پاس نہیں ہیں، سو آپ بھی ان کو بیچ میں مت لائیں۔" احتشام نے نہایت سفاکی سے ان کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"احتشام!" خالد صاحب کتاب سے نظریں اٹھاتے، اس پر گاڑتے ہوئے دھارے تھے۔

"وہ دن گئے کہ آپ آواز اونچی کرتے تھے جو میں سر جھکا کر بات مان لیتا تھا، بابا۔ اب میں اس سلطنت کا بے تاج بادشاہ ہوں۔ حکم بھی میرا ہو گا اور مرضی بھی۔ آپ سے بس یہ کہنے آیا تھا کہ اگلے ہفتے آپ ماہبیر کے گھر جائے گیں، رشتہ لینے۔" احتشام نے ہنوز لہجے میں ناگواری لیے کہا۔ آواز البتہ نیچی رکھی۔

"بھولو مت کہ تمہیں بادشاہ بنانے والا بھی میں ہی تھا۔ جو ہاتھ تخت پر بٹھا سکتے ہیں وہ تخت سے قبر میں اتارے دیر نہیں لگاتے۔"

"میں پھر ان ہاتھوں کو اپنی طرف بڑھنے سے پہلے ہی کاٹ دوں گا۔ یاد سے اگلے ہفتے جائے گا آپ۔ اور فکر نہ کریں۔ یہ بھی میں آپ ہی کا پھیلا ہوا رائتہ سمیٹنے کی کوشش کر رہا ہوں۔" شانِ بے نیازی سے کہا گیا۔ ایک لمحے کیلیے دونوں باپ بیٹے کے درمیان خاموشی چھا گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" خالد صاحب نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اجلان کو پتا چل گیا ہے کہ ارمغان جنید کی موت طبعی نہیں تھی بلکہ اسے قتل کیا گیا تھا۔ایف-آئی-آر بھی درج ہو چکی ہے اور وہ ایس پی تفتیش بھی شروع کر چکا ہے۔" احتشام نے یوں بتایا جیسے کوئی بڑی بات نا تھی۔

"اسے کیسے معلوم ہوا؟" لہجہ اب کے دھیما تھا۔تاثرات یوں تھے جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔

"جہاں تک مجھے لگتا ہے،اس ایس پی کو پہلے ہی شک تھا کہ یہ قتل ہے۔اسے کیسے معلوم ہوئی یہ بات،یہ اہم نہیں ہے۔اہم یہ ہے کہ اجلان کو ہم پر شک ہے۔" احتشام نے بھی سنجیدگی سے کہا۔لمحے پہلے ہوئی گفتگو کا شائبہ تک نا تھا۔

"مگر پھر بھی اجلان،ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ارمغان کا قتل نہایت رازداری کے ساتھ کرایا گیا تھا۔ایسے کیسے پانچ سال بعد اس کو خبر ملی کہ موت طبعی نہیں تھی؟کہیں نہ کہیں بھول ہوئی ہے ہم سے،احتشام۔" خالد صاحب نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم سے نہیں، آپ سے۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، بابا۔ ہمیشہ قتل آپ کرتے ہیں اور اس کے جھول کو ٹھیک کرنے کیلیے احتشام رہ جاتا ہے۔" احتشام نے طنز کرتے ہوئے ان کے جملے کی اصلاح کی۔

"احتشام! تم دن بہ دن اپنی حد بھولتے جا رہے ہو۔" خالد صاحب نے غصے سے کہا۔

"اور دن بہ دن یہ بھولتے جا رہے ہیں کہ میں بھی آپ کی پیداوار ہوں۔ بیٹے ہمیشہ اپنے باپ کا عکس ہوتے ہیں۔ آپ کو اپنا عکس اتنا بُرا کیوں لگتا ہے؟" کچھ حیرانی سے جملہ مکمل کیا گیا تھا۔

اور اس لمحے خالد صاحب کو احساس ہوا کہ وہ کیا کر بیٹھے تھے۔ ان کے پاس ان سوالوں کے کوئی جوابات بھی نا تھے کہ وہ اسے دیتے۔ سو خاموش رہے۔ البتہ، ان کی نظریں اہانت کے احساس اور غصے کے جذبات سے بھری ہوئی تھیں۔

"خیر۔ یہ باتیں بھی پھر کبھی ہوتی رہے گیں۔ فلحال آپ یہ سوچیں کہ میرا رشتہ کب لے کر جانا ہے۔ اسی میں آپ کی بھلائی بھی ہے اور عزت بھی۔ بہت کام ہیں مجھے۔ چلتا ہوں۔" احتشام اتنا کہتا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور قدم قدم چلتا دروازے کی جانب بڑھا۔ کمرے سے باہر نکلتے اس نے دروازہ بند کیا اور اس آواز پر خالد صاحب نے گردن موڑ کر بند دروازے کو دیکھا۔ نظروں کے سامنے ماضی کے کچھ لمحے گزرنے لگے۔ خوفناک لمحے۔ ان کا بیٹا جب ان کے پاس آ کر بیٹھتا،

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایسی بات ضرور کرتا کہ وہ اپنی سیاہ کاریوں کے سمندر میں ڈوب جاتے تھے۔ سینے پر بوجھ بڑھنے لگا تھا اور سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔ خالد صاحب کا چہرہ سُرخ ہونے لگا تھا۔ کتاب ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گری اور ہاتھ سینے پر دھر لیے۔ کھانسی تھی یا اس کا دورہ تھا جو انہیں پڑا۔ آگے کو جھکتے، ایک ہاتھ سینے پر رکھتے اور دوسرا ہاتھ ایک طرف رکھی چائے کی ٹرالی پر مارتے وہ کچھ تلاش کر رہے تھے۔ چینی دان ہاتھ سے ٹکرا کر ایک طرف کو الٹ گیا، پتھر کی پلیٹ پر رکھے لوازمات ہاتھ لگنے کے باعث باہر کو گرے۔ خالد صاحب کیتلی کے پاس رکھے ان ہیلر کی جانب بڑھے تو ہاتھ کیتلی کے ساتھ زور سے ٹکرایا۔ کیتلی الٹ گئی اور لوازمات سمیت خالد صاحب کا ہاتھ بھی اس قہوے میں نہلا گیا۔ درد کی شدت اور جلن کے احساس نے انہیں آنکھیں میچنے پر مجبور کیا۔ سفید ان ہیلر جیسے ہی ہاتھ میں آیا، گویا انہیں زندگی کی نوید ملی۔ ان ہیلر منھ کے ساتھ لگاتے، خالد صاحب نے سانس اس زور سے اندر کھینچی گویا اس کے بعد سانس لینا قسمت میں نا تھا۔ دو تین بار یہ عمل دہرایا گیا اور پھر ادھ موے سے ہو کر کرسی پر ڈھے گئے۔

نظروں کے سامنے ایک سیاہ جوڑے میں ملبوس، اخروٹی بالوں کو چٹیا میں باندھے ایک حسین عورت کی تصویر اُبھری۔ نا جانے کیوں مگر یہ عورت جب بھی یاد آتی تھی سیاہ کپڑوں میں آتی تھی یا سُرخ میں۔

www.novelsclubb.com

یکبارگی، دائیں آنکھ سے ایک آنسو نکلا اور پھر گال پر بہتا، سرمئی داڑھی میں جذب ہو گیا۔

"تم جیتی عندلیپ۔ تم جیت گئی۔" ایک گیلی سانس اندر لیتے، انہوں نے بھاری لہجے میں بولا۔

نظروں کے سامنے ابھرتے اس حسین چہرے کے لبوں پر ایک دُکھ اور طنز بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

---☆---☆---☆---

دوپہر کا وقت تھا اور سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ سڑک پر چلتے لوگوں کے چہرے پر آئی لالی اور پسینہ اس کی تپش کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ اس کے برعکس، اس سڑک پر واقع ریسٹورنٹ میں ماحول کچھ ٹھنڈا تھا۔ اپنے اپنے ٹیبلوں پر، ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے لوگ ٹھنڈے مشروبات سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ قدرے کونے میں نصب ٹیبل پر بھی دو لڑکیاں بیٹھیں جوس پی رہی تھیں۔

"اور بتاؤ کشف۔ کیسا رہا پھر آج کا دن؟" ہلکے نارنجی رنگ کے لباس میں ملبوس، بالوں کا جُوڑا بنائے اور آنکھوں کو کاجل سے بھرے ماہیر بولی۔ چہرے پر حسبِ راویت میک اپ کی ہلکی تہہ اس بات کا ثبوت تھی کہ حال ہی میں شوٹ سے فارغ ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک تھا۔آج یونی ورسٹی گئی تھی ڈگری لینے۔وہ بھی مل گئی۔اب آگے کا سوچنا ہے۔" سفید رنگ کی لمبی قمیض اور چوڑی پاجاما پہنے، بالوں کو چٹیا میں باندھے، کشف نے جوس میں سٹرا گھماتے بولا۔ نظریں پیلے رنگ کے جوس پر جمی ہوئی تھیں اور لہجہ سوچ سے پُر تھا۔

"کچھ سوچ رہی ہو؟" ماہبیر نے اس کو بغور دیکھتے پوچھا۔آج کل وہ دونوں بہنیں زیادہ تر وقت ایک ساتھ گزارتی تھیں۔ناجانے کون کس کو سنبھالنے میں لگا تھا؟ کشف نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر نظر جھکا لی۔

"میں ایک انسٹیٹوٹ کھولنا چاہ رہی ہوں۔" ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے، اس نے عجلت میں کہا۔ بھوری آنکھوں میں ماہبیر نے بے چینی، ڈر اور مخمصہ بیک وقت دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔ مگر تم اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو؟ کوئی چیز پریشان کر رہی ہے؟" ماہبیر نے مسکرا کر ایک تسلی آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔میں بس کچھ کنفیوز ہوں۔انسٹیٹوٹ کھولنے کا فیصلہ ٹھیک ہو گا؟ اتنا بڑا سسٹم میں سنبھال پاؤں گی؟ اور کیا یہ کامیاب ہو گا؟" ہاتھوں کو ایک دوسرے سے جُدا کرتے اور گلاس میں رکھے سٹرا کو ایک بار پھر گھماتے ہوئے کشف نے شش وپنج میں پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کوئی بھی کام جب تم شروع کرنے لگو تو ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھنا کہ یہ کام تم کیوں کر رہی ہو؟ اور شکوک ہمیشہ ہر کام میں آتے ہیں۔ان کے پیچھے لگو گی تو کام نہیں کر پاؤ گی۔ان کو نظر انداز کرو اور اپنا کام شروع کرو۔ سب بہت اچھا اور بہت بہتر ہو گا۔" ماہبیر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ سیاہ آنکھوں میں محبت اور فکر دیکھ کر کشف مسکرا دی۔

"انشاءاللہ!"

"انشاءاللہ۔اب بتاؤ، کیسا انسٹیٹیوٹ کھولنا چاہ رہی ہو تم؟"

تمہیں میں نے بتایا تھا کہ کس طرح سکولز بچوں کو صرف کورس رٹوا کر تیار کر رہے ہیں؟"

کشف نے بولنا شروع کیا تو ماہبیر نے بھی اپنی ساری توجہ اس پر دھر لی۔اس کی بات پر سر اثبات میں ہلاتے، ماہبیر نے کشف کو بولنے پر سراہا۔

"مگر سکولز کا اور اساتذہ کا فرض اس سے کہیں زیادہ ہے۔ بچوں کی ذہنی تربیت اور اخلاقیات پر کام کرنا بھی ایک ادارے کا اور ایک استاد کا فرض ہوتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ایک سکول ہو جہاں بچوں کو ان سب پر بھی تعلیم دی جائے۔ قرآن صرف عربی میں نا پڑھایا جائے، بلکہ کیسے قرآن ہماری روزمرہ زندگی کے بارے میں بات کرتا ہے، یہ بھی بتایا جائے۔ بچے جب قرآن پڑھ رہے ہوں تو انہیں یہ لگے کہ یہ کتاب ان کے بارے میں بات کر رہی ہے۔ان کی زندگی کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بارے میں انہیں سمجھا رہی ہے۔ بچے اس کتاب کو دوسری کتابوں کی طرح غیر اہم نا جانیں۔ اور آج کل کا جیسا زمانہ ہے، بچوں کو ہر چیلنج کیلیے تیار کرنا ضروری ہے۔" ہاتھوں کو ہوا میں چلاتے، آواز میں فکر اور جذبہ لیے کشف نے بولنا شروع کیا۔

"تو تم ایک سکول کھولنا چاہ رہی ہو۔" ماہبیر نے سمجھتے ہوئے بولا۔ دُرِ کشف نے سر نفی میں ہلا دیا۔

"سکول کھولنا اتنا آسان نہیں ہے۔ اس کیلیے انویسٹ منٹ چاہیے۔ ایسے ٹیچرز چاہیے جو اس مقصد کو سمجھیں۔ اور پھر کچھ ہمارے educational network میں بھی خرابی ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ سکول کھولنے میں جن چیلنجز کا سامنا کرنا پڑے گا، ان کیلیے میں اپنے اصولوں پر سمجھوتہ کروں۔ میں ابھی ایک چھوٹے سیٹ اپ سے شروع کرنا چاہتی ہوں۔ ایک اکیڈمی زیادہ بہتر رہے گی۔ اس کو مینج کرنا آسان رہے گا اور پھر میرے لیے ایک سسٹم بلڈ کرنا بھی سہل ہوگا۔"

"تم ان چیزوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتی ہو، دُرِ۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ اکیڈمی کھولنا بہتر ہے تو پھر ہم آج ہی سے اس پر کام شروع کرتے ہیں۔ تم نے خالہ سے اس بارے میں مشورہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا؟ وہ تمہیں زیادہ اچھے طریقے سے گائیڈ کر سکیں گیں۔" ماہبیر نے اس سے سوال کیا۔ دُرِ کشف نے اس کی طرف دیکھا اور پھر سر نفی میں ہلا دیا۔

"ان سے بھی بات کرنا۔ وہ ان چیزوں کے بارے میں جانتی ہیں۔ انویسٹ منٹ کی جہاں تک بات ہے تو۔۔"

"میرے پاس کچھ سیونگز ہیں۔" دُرِ کشف نے اس کی بات کاٹتے، فورًا کہا۔ "ایک بلڈنگ بھی میں دیکھ چکی ہوں۔ لوکیشن اچھی ہے اور اکیڈمی کیلیے بہتر رہے گی۔ بجلی کا کچھ کام ہونا ہے۔ پنکھے، بلب۔ اس کے علاوہ فرنیچر، سٹیشنری۔ اور پھر اکیڈمی کو رجسٹر بھی کرانا ہے۔ اس سب میں سے بہت کچھ میری سیونگز میں سے مینج ہو جائے۔ باقی کیلیے میں چاہ رہی تھی کہ اماں کے زیور میں سے جو میرا حصہ ہے وہ میں بیچ دوں۔" کشف نے ماہبیر کی بات کاٹتے، کہا۔ ماہبیر نے اس کی بات پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ آنکھوں میں محض حیرت تھی۔

"کشف، وہ زیورات تو اماں نے شادی کیلیے رکھے تھے۔ اور پھر جب میں کہہ رہی ہوں کہ تمہیں جتنے پیسے چاہیے میں سے دوں گی، پھر بحث کا فائدہ؟" ماہبیر نے اسے سمجھاتے ہوئے، مسکرا کر کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تم سے پیسے نہیں لینا چاہ رہی، ماہبیر۔ بلکہ میں کسی سے بھی پیسے نہیں لینا چاہ رہی۔ شادی کی جہاں تک بات ہے تو وہ ابھی دور ہے۔" کشف نے اس سے کہا۔

"تم مجھ سے پیسے کیوں نہیں لینا چاہ رہی؟" ماہبیر نے اس کی ضد پر اس سے سوال کیا۔ دُرِ کشف اس بات پر خاموش رہی اور نظریں جھکاتے لب کاٹنے لگی۔ ایسا نہیں تھا کہ اسے یہ کہنے میں ڈر لگتا تھا۔ وہ اگر چپ تھی تو اس لیے کہ اس کے سامنے اس کی جان سے پیاری بہن تھی۔ وہ محض اس کو دُکھ نہیں دینا چاہتی تھی۔ کچھ پل لگے اور پھر ماہبیر کو اس کے انکار کی وجہ سمجھ میں آ گئی۔ آنکھوں میں حیرت اور دُکھ لیے اس نے دُرِ کشف کو دیکھا۔ کچھ لمحوں بعد، وہ بولی تو آواز میں بے یقینی سی تھی۔

"کیا تمہیں بھی ایسا لگتا ہے؟" ماہبیر نے دُکھ سے پوچھا۔

"مجھے لگنے کی بات نہیں ہے، ماہی۔ تم بھی جانتی ہو اس بات کو۔ جو بہانے تم آج تک بناتی آئی ہو، اس سب کو تم خود نہیں مانتی۔ اور میں چاہتی ہوں کہ جس طرح میں نے تمہارے فیصلوں کا احترام کیا، تم بھی میرے فیصلوں کا احترام کرو۔" اب کی بار کشف نے اس کے سوال پر نظر اٹھا کر کہا۔ لہجہ سمجھانے والا۔ دونوں بہنوں کے درمیان کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے۔ جیسا تم چاہو۔" ماہبیر نے گہری سانس بھری اور مسکرا کر کہا۔ پھر چھری اور کانٹا اٹھا کر اپنے آگے رکھے سٹیک کو کاٹنے لگی۔ کشف نے بھی اپنے سینڈوچ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اگلے دس منٹ میں دونوں بہنوں نے کھانا مکمل خاموشی میں کھایا۔

---☆---☆---☆---

رات کے تین بجے کا وقت تھا اور کراچی کی اس کالونی میں ہُو کا عالم تھا۔ کشادہ سڑکیں اور ان کے دونوں طرف بڑے اور خوبصورت گھر، اس کالونی اور یہاں قیام پذیر لوگوں کی امارت کا منھ بولتا ثبوت تھے۔ کچھ آگے جا کر یہ سڑک دائیں اور بائیں دونوں جانب مڑ جاتی۔ دائیں جانب جاؤ تو اسی سڑک پر گھومتے گھُوماتے، پھرتے پھراتے تم ایک لمبی گلی میں جا پہنچو گے جو آگے جا کر بند تھی۔ اس کشادہ گلی کے آخر میں بائیں جانب عالیشان بنگلے کے باہر پولیس موبائلز کھڑی تھیں۔ مین گیٹ کھلا تھا اور اندر کا منظر بنگلے کی پیلی روشنی میں کچھ واضع ہوا۔ پولیس وردی میں ملبوس اجلان اور اس کے سامنے ایک درمیانی عمر کا آدمی کھڑا اس سے بحث کر رہا تھا۔ کچھ اہلکار ان کے پاس سے گزرتے اندر کو جا رہے تھے تو کچھ سرونٹ کواٹرز کی جانب جو بنگلے کی پچھلی جانب تھے۔

www.novelsclubb.com

"رات کے اس وقت تم کس کی اجازت سے ریڈ مار رہے ہو؟ وہ بھی میرے گھر پر؟ تم جانتے بھی ہو کہ کس کے گھر کھڑے ہو؟" سپید رنگت جو غصے کے باعث سُرخ ہو چکی تھی اور گھنی مونچھیں جنہوں نے اس کے ہونٹوں کو بھی چھُپا رکھا تھا۔

"دیکھیئے کمبوہ صاحب، میں نے رات کے وقت ریڈ بھی محض اس وجہ سے مارا کہ صحافی آپ کے گھر کے باہر کھڑے کھڑے آپ جُرم کی داستان پورے ملک کو نہ سنائیں۔ بہتر ہے کہ آپ بھی میرے ساتھ تعاون کریں۔" اجلان نے، کمبوہ صاحب کے لہجے کا اثر لیے بنا، نہایت سنجیدگی سے کہا۔

"یہ جس کرسی پر تم اتنا اکڑ رہے ہو، یہ میری ایک کال کی محتاج ہے، اجلان سکندر۔ ایک کال کی!" واصف کمبوہ نے تیش میں آتے ہوئے کہا۔ اجلان اس بات پر مسکرا اٹھا۔

"اس کرسی پر نہ ہی آپ نے مجھے بٹھایا ہے اور نہ ہی آپ یہ چھین سکتے ہیں۔ مجھے اس پر بٹھانے والا بھی میرا اللہ ہے اور اس سے اتارنے والا بھی۔ اس نے بٹھایا، شکر الحمداللہ۔ وہ اگر اتارے گا، تب بھی سب تعریفیں اسی کی ہیں۔" اجلان نے ایک قدم آگے بڑھتے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ سیاہ آنکھیں اس وقت سنجیدگی اور کسی حد تک نفرت سے پُر تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر، پیچھے سرونٹ کوارٹرز میں ویڈ کی کاشت کاری کا سامان پڑا ہے۔ سب سے اوپری منزل کے ایک کمرے میں منشیات ملی ہیں۔ لگتا ہے حال ہی میں رکھی گئی ہیں، کیونکہ کمرے میں محض انہی پر گرد کی تہیں نہیں جمی ہوئیں۔" ایک اہلکار نے اس کے پاس آتے، مستعدی سے کہا۔

"بہت اچھے۔ کمبوہ صاحب کو ہتھکڑی لگاؤ اور اس بنگلے کو سیل کر دو۔" اجلان نے

"ل۔۔ لیکن یہ میرے نہیں ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ یہاں کیسے آئے۔ تم مجھے اس طرح گرفتار نہیں کر سکتے!" واصف کمبوہ نے مزاحمت کرتے، چیختے ہوئے کہا۔ اجلان نے اپنے کان اس کی طرف سے لپیٹے اور گاڑی میں بیٹھتا، تھانے کی جانب بڑھ گیا۔

---☆---☆---☆---

فجر کی نماز کے بعد وہ ٹہلنے کی غرض سے باغ میں چل دی۔ باغ کے عین وسط میں نصب فوارہ ہمیشہ کی طرح پانی پھوٹ رہا تھا۔ گہرے نیلے رنگ کا لباس پہنے، بالوں کو ڈوپٹے کی مدد سے اچھے سے ڈھانپے، وہ گیلی گھاس پر ننگِ پیر چل رہی تھی۔ پیروں کے تلوں کو چھوتے شبنم کے قطرے راحت بخش رہے تھے۔ امل نے آنکھیں بند کر کے صبح کی ٹھنڈی ہوا اپنے اندر بھری۔ گیلی گھاس، بوگن ویلیا اور گلاب کے ساتھ متعدد پھولوں کی ملی جلی مہک اپنے اندر اتاری۔ البتہ، ایک پھول ایسا تھا جس کی مہک باقی سب پر بھاری تھی۔ یکبار گی، اس کے قدم

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اٹھے اور غیر ارادی طور پر باغ کے اس جانب قدم بڑھے، جہاں موتیے کے پھول لگے ہوئے تھے۔ پھولوں کے پاس پہنچتے اس نے اپنے ہاتھ ان سے بھرے۔ سفید پھول جو جسامت میں چھوٹے تھے البتہ، اس سے جڑی یادیں اس کیلیے اہم تھیں۔ ایک ہاتھ میں موتیے کا تازہ پھول لیے اور دوسرے ہاتھ میں موتیے کا لاکٹ موجود تھا جو اس نے ابھی اپنے گردن کے گرد سے اتارا تھا۔ دونوں پھولوں کو لیے، اس کے قدم جھولے کی جانب بڑھے۔

موتیے کا وہ نقلی پھول نہایت عام اور معمولی تھا۔ پہلی نظر پر ہی اندازہ ہو جاتا کہ اس کی قیمت بھی کچھ خاص نہ تھی۔ مگر اس کیلیے اہم اس سے جڑی یاد تھیں۔ بعض اوقات، کچھ چیزیں نہایت معمولی ہونے کے باوجود محض اس لیے قیمتی ہوتی ہیں کہ ان سے جڑی یاد انسان کی زندگی کا سرمایہ ہوتی ہے۔ وہ خوبصورت یادیں، وہ حسین چہرے اور دل چھو لینے والے الفاظ ہی ان معمولی چیزوں کو خاص بنا دیتے ہیں۔

اس نقلی پھول کی سفید پتیوں کے درمیان سفر کرتی اس کی نظروں نے کب ماضی کی حسین یادوں میں قدم رکھا، اسے خود علم نہ ہو سکا۔ ہوش میں تب آئی جب اس نے اپنی ہمشکل کو سفید لہنگے میں ملبوس، زیوارت پہنے ایک صوفے پر بیٹھے پایا۔ چوڑیوں سے سجی کلائیاں اور مہندی سے

www.novelsclubb.com

آراستہ ہاتھ کانپ رہے تھے۔ یکبارگی، اس نے ان کی کپکپاہٹ کو روکتے، ہتھیلیوں کو آپس میں بھینچا اور ایک گہری سانس لے کر خود کو پُر سکون کیا۔

"سب بہت خوبصورت ہے، امل۔ سب ٹھیک ہے۔ پُر سکون ہو جاؤ۔" اس نے گہری سانس بھرتے خود سے کہا۔ حال کی امل ہلکا سا ہنس دی۔ اُسے یاد تھا کہ نکاح کے بعد وہ کتنی گھبراہٹ کا شکار تھی۔ رشتہ طے پانے کے بعد سے نکاح ہونے تک نہ ہی حیدر نے اس سے بات کی اور اس نے مخاطب کیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے سے یوں گزرتے گویا اجنبی ہوں۔ اس نے اپنے گرد نظریں دوڑائیں تو خود کو اپنے گھر کے مہمان خانے میں بیٹھے پایا۔

اچانک، کمرے میں کسی مرد کے گلا کھنکارنے کی آواز گونجی۔ سفید جوڑے میں ملبوس امل نے اس تیزی کے ساتھ گردن موڑی کہ اس کے زیورات کی جھنکار بھی ساتھ گونجی۔ صوفے سے چند قدم کے فاصلے پر وہ کھڑا تھا، سیاہ شیروانی میں ملبوس، ہمیشہ کی طرح خوبصورت۔ نہیں۔ ہمیشہ کی طرح نہیں۔ صرف آج خوبصورت لگ رہا تھا۔ اس سے پہلے تو کچھ بھی نہیں لگتا تھا۔ سیاہ بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جنہیں آج اس نے پیچھے بھی نہ کیا تھا۔ صاف رنگت لیے اس کا چہرہ آج معمول سے زیادہ مسکرا رہا تھا۔ سرمئی آنکھوں کی چمک حد سے سوا تھی۔ وہ آہستگی سے چلتا اس کے پاس آیا اور سامنے کھڑا ہوا۔

"خانم!" حیدر نے ذرا سا جھکتے، اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ جاندار اور آنکھوں کا جہاں آباد تھا۔ امل کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔ "یہ آج اسے کیا ہوا؟" سوچتے، اس نے حیدر کا تھاما اور کھڑی ہوئی۔ نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں اور لبوں پر مہر تھی۔

"تمہارے ہاتھ کیوں اتنے ٹھنڈے ہو رہے ہیں؟ ڈر لگ رہا ہے؟" حیدر نے اس کے ہاتھوں کی ٹھنڈک محسوس کرتے، مسکراہٹ دباتے، سوال کیا۔ امل کی نظریں فوراً سے پہلے اٹھیں۔

"میں کیوں ڈرنے لگی تم سے؟" اس نے سوال کیا۔ ہاتھ ہنوز حیدر کی گرفت میں کپکپا رہے تھے۔

"نہیں، میں نے کہا کہ اب تو میں شوہر ہوں تمہارا۔ شائد تم ڈر رہی ہو۔" ہنوز مسکراہٹ دباتے، حیدر نے کہا۔

"شوہر ہو۔ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ میں ڈرنے لگ جاؤں تم سے۔" امل نے خفا لہجے میں کہا۔

وہ کوئی اور جملہ کی توقع کر رہی تھی اس سے شائد۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شوہر ہوں۔اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ آپ ہم پر نظرِ کرم ہی نہ فرمائیں۔کب سے کمرے کے باقی ساز و سامان کو تک رہی ہو۔ایک میں جو محض تمہارے لیے اتنا تیار ہو کر آیا ہوں، مجھے تو نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا۔" حیدر نے مسکراہٹ دباتے شکوہ کیا۔

"تم نے بھی تو ابھی تک میری تعریف نہیں کی۔" امل نے اس کی طرف دیکھتے خفگی سے کہا۔ حیدر کی مسکراہٹ دیکھتے اس نے گڑبڑا کر نظریں پھیر لیں۔"اُف۔ایک یہ اس کی غصے میں کچھ بھی بول دینے کی عادت اسے کسی دن خوار کرائے گی۔"

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ہمیشہ کی طرح۔بلکہ آج زیادہ حسین لگ رہی ہو۔" اس کے ماتھے کی بندیا ٹھیک کرتے حیدر نے مسکرا کر کہا۔بھوری آنکھوں کی خفگی لمحے میں غائب ہوئی تھی۔چمک کچھ اور بڑھی تھی گلابی لب مسکان میں ڈھلے تھے۔

"آج کیوں؟" امل کے لبوں سے سوال پھسلا۔حیدر نے اس کا چہرہ دیکھا۔بھوری آنکھیں جو آج کاجل سے بھری ہوئی تھیں۔خوبصورت ناک جس میں سونے کا ایک کیل تھا اور مسکراہٹ میں ڈھلے ہونٹ۔اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ چہرہ اسے سب سے زیادہ عزیز تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بتانے کی ضرورت ہے؟" بھنویں اچکاتے اس نے سوال کیا۔امل نے اثبات میں سر ہلایا۔ حیدر نے ایک گہری سانس لی اور اس کا ہاتھ چھوڑا۔امل کا رُخ دیوار پر نصب آئینے کی جانب کرتے،اس نے شیرانی کی جیب سے سیاہ رنگ کی ڈبیا نکالی۔

"کیونکہ آج میں نے سب کے سامنے اس عورت کو اپنی زوجیت میں لیا جس کی میں نے ہمیشہ عزت کی ہے۔" سیاہ ڈبیہ سے نکالا گیا،موتیے کے پھول کا وہ لاکٹ امل کو پہناتے اس نے بولنا شروع کیا۔"تم سے محبت نہیں تھی۔ تم اچھی لگتی تھی۔ تمہارے چہرے کی معصومیت دل کو بھاتی تھی۔ تمہاری عزت کرنے کو دل چاہتا تھا۔ابھی بھی چاہتا ہے۔ میری ماں کے بعد اگر کوئی عورت اس دنیا میں مجھے عزیز ہے تو وہ امل فاروقی ہے۔اس کے بعد کسی کی عزت کو جی چاہتا ہے تو وہ امل فاروقی ہے۔اس کے بعد کسی سے محبت ہوئی ہے تو وہ میری بیوی،امل فاروقی ہے۔" آئینے میں اُبھرتے امل کے عکس کو دیکھتے ہوئے اس نے لاکٹ کا ہُک بند کیا اور آہستگی سے جملہ مکمل کر کے اپنے بازو اس کے کندھے پر رکھ دیے۔امل کی نظریں گلے میں پہنائے گئے،موتیے کے لاکٹ پر ٹک گئیں۔وہ کچھ بھی بولنے سے قاصر تھی۔کافی دیر نظریں لاکٹ پر ٹکائے رکھنے کے بعد وہ بولی تو آواز مدھم تھی۔

"بہت خوبصورت ہے۔" کافی دیر بعد جب بولی تو یہی الفاظ ہونٹوں سے ادا ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟" حیدر نے آئینے میں اس کے عکس کو دیکھتے مسکرا کر پوچھا۔

"سب کچھ۔" امل نے بھی نظریں اٹھا کر آئینے میں دیکھا اور مسکرا کر کہا۔ سفید جوڑے میں ملبوس اس شہزادی نے سیاہ لباس پہنے اپنے شہزادے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ شہزادہ یوں مسکرایا، گویا محنت کا صلہ مل گیا ہو۔

"میں نے اس سے بھی اچھا تحفہ لینے کا سوچا تھا مگر نکاح کے فنکشن اور دیگر کاموں کے باعث یہی لے سکا۔" حیدر نے کچھ صفائی دیتے ہوئے کہا۔ امل لوگوں کی مالی حیثیت ان سے بہت اچھی تھی۔ کم تو حیدر لوگ بھی نا تھے البتہ محمود صاحب کے کاروبار میں جب سے نقصان ہونا شروع ہوا تھا، ان کا ہاتھ تنگ پڑ گیا تھا۔

"کیا مطلب؟ نکاح کی تقریب کے سارے اخراجات تم نے اٹھائے ہیں؟" امل نے کچھ حیرانگی سے پوچھا۔ حیدر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میرے پاس کافی سیونگز پڑی ہوئی تھیں اور وہ اسی دن کیلیے تھیں۔ یہ میری خواہش تھی کہ جب تمہیں میں اپنی زندگی میں شامل کروں تو اپنے بل بوتے پر کروں۔ تم اسے عجیب کہو یا کچھ بھی، مگر یہ میری خواہش تھی۔ جب ساری زندگی تمہاری ذمہ داری میری ہے تو زندگی میں شامل کرتے ہوئے کسی اور سے پیسے کیوں لوں؟ امی، ابو پہلے ہی میرے لیے بہت کر چکے ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم بتاؤ؟فنکن اچھا تھا؟ تمہیں پسند آیا؟"" "حیدر نے اس کو دیکھتے سوال کیا۔امل نے ایک لمحے کو آئینے میں اُبھرتے حیدر کے عکس کو دیکھا۔وہ مسکرا کر مڑی تو حیدر نے اس کے کندھوں سے اپنے ہاتھ اٹھائے۔

"میں نے کہا کہ سب کچھ بہت خوبصورت تھا۔بہت زیادہ!"اس کے ماتھے پر بکھرے سیاہ بال پیچھے کرتے امل نے مسکرا کر دھیمی آواز میں کہا۔

کہیں سے گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تو امل نے خوبصورت ماضی کی یاد سے حال کی حقیقت تک کا سفر لمحے میں طے کیا۔فجر کب کی باسی ہو چکی تھی اور سورج کی کرنیں باغ کو اپنے سائے میں لیے کی تیاری کر رہی تھیں۔امل کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور ہاتھ میں موتیے کا لاکٹ ہنوز چمک رہا تھا۔اس نے لاکٹ کو مٹھی میں بند کرتے، گال پر بہتے آنسو صاف کیے اور آواز کی سمت نظریں دوڑائیں تو احتشام کی گاڑی کو گیٹ سے باہر نکلتے دیکھا۔گہری سانس لیتے اس نے دورِ ماضی کی یاد کو تخلیہ کیا اور اندر کی جانب قدم بڑھائے۔

پیچھے موتیے کا اصلی پھول، زمین پر گرا، اپنی ناقدری پر ماتم کر رہا تھا۔

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کب سے مجھے ایک ہی بات کیے جا رہے ہیں، واصف صاحب۔ میں کیسے آپ کی بات کا یقین کر لوں جب کہ ماضی میں آپ پر اسی طرح کے دو کیسز ہو چکے ہیں؟" پچھلے آدھے گھنٹے سے واصف کمبوہ کی ایک ہی بات سن کر اس نے اُکتا کر کہا۔ وہ صبح سویرے ہی تھانے آ پہنچا تھا اور اب اپنے آفس میں بیٹھا، واصف کمبوہ سے سوال و جواب کر رہا تھا۔ آرام دہ کُرسی پر بیٹھے، وہ نہایت ضبط کے ساتھ ان کو سُن رہا تھا۔ میز کی دوسری جانب بیٹھے واصف کمبوہ بھی اپنا غصہ ضبط کیے بیٹھا تھا۔

"اجلان صاحب، میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں آپ کے ریڈ مارنے سے کچھ آدھ گھنٹہ پہلے پہنچا تھا۔ مجھے کیسے معلوم ہو گا اس سب کے بارے میں؟ مجھے اس سب میں پھنسایا گیا ہے۔" واصف صاحب غصے کو دبائے، آواز میں سنجیدگی لیے بولے۔ اجلان نے ایک لمحہ رُک کر اسے دیکھا اور پھر ایک گہری سانس لے کر آگے ہو کر بیٹھا۔

"ٹھیک ہے، کمبوہ صاحب۔ میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔ میں آپ سے چند سوال کروں گا اور مجھے اس کے دُرست جواب دے گیں۔ بدلے میں، میں اس ریڈ کی خبر میڈیا تک نہیں پہنچنے دوں گا۔" اجلان نے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ لیے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور اس ریڈ کی معلومات؟ وہ اگر عدالت میں کیس بنا تو؟" ماتھے پر بل لیے، واصف صاحب نے سوال کیا۔

سمجھیں کہ ہمیں ڈرگز ملی ہی نہیں۔ ہم نے ریڈ مارا مگر آپ کلین رہے۔ لیکن اگر آپ نے ایک بھی سوال کا جواب سچائی کے ساتھ نہ دیا تو پھر آپ کے ساتھ وہ ہو گا کہ آپ کی سات نسلیں منھ چھپاتی پھرے گیں۔ آپ کا نام بھی آپ کی اپنی اولاد کیلیے گالی سے بُرا نہ بنایا تو میں بھی اجلان سکندر نہیں۔" لہجے میں اس قدر نفرت لیے اجلان سکندر بولا کہ واصف کمبوہ بھی ایک لمحے کو دنگ رہ گیا۔ وہ ہمہ وقت مسکرانے والا اجلان سکندر کہیں سے نہ لگتا تھا۔

"پوچھو۔"

"آپ اس رات کہاں سے آرہے تھے؟" اجلان نے نظریں واصف کمبوہ کے چہرے پر ٹکائے، پہلا سوال داغا۔ پہلے سوال پر ہی واصف کمبوہ کے ماتھے کے بل ڈھیلے ہوئے اور چہرے کے تاثرات بدلے۔

"میرا ذاتی کام تھا کچھ۔" گلا صاف کرتے، انہوں نے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تفتیش کے دوران کوئی معلومات ذاتی نہیں ہوتی۔ یا تو جواب دیں یا پھر بریکنگ نیوز بننے کیلیے تیار رہیں۔" اجلان نے کندھے اچکا کر بے نیازی سے کہا۔

"ایک پارٹی پر انوائیٹڈ تھا۔" واصف صاحب نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"کیسی پارٹی، جو رات کے تین بجے ہو رہی تھی؟' اجلان نے طنز کیا۔

"اس سے آگے میں اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گا۔" واصف صاحب نے غصے سے کہا۔

اجلان نے کندھے اچکا دیے یوں جیسے کہہ رہا ہو، آپ کی مرضی۔

"آپ کے مطابق کس نے آپ کو اس میں پھنسایا ہے؟" اجلان نے دوسرا سوال کیا۔

"سیاست میں میرے بہت سے مخالف ہیں۔ انہی میں سے کسی ایک کا کام ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

"کوئی نام۔"

"خالد فاروقی اور اس کا بیٹا۔ احتشام فاروقی۔" واصف صاحب نے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔ اجلان سکندر چونکا۔

"مگر ہمارے پاس آپ کے خلاف ایک ثبوت ہے۔ ویسے بھی ایک بزنس مین کا آپ جیسے سیاست دان سے کیا تعلق؟" دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کیے، ٹیبل پر رکھتے اجلان

سکندر نے سنجیدگی سے سوال کیا۔ واصف کمبوہ کے تاثرات بدلے۔ آنکھوں میں پریشانی کی جھلک دکھائی دی۔

"کچھ خاندانی مسائل کی بنا پر ہمارا ماضی میں جھگڑا رہا ہے۔اسی دشمنی میں آکر میں نے اس کے کچھ گناہوں پر سے پردہ اٹھایا تھا۔الگ بات ہے کہ اس کو کچھ نقصان نا ہوا۔ پھر میں بھی بیرونِ ملک چلا گیا تھا۔"

"کیسے گناہ؟"

"خالد اس نشے کے دھندے میں شامل ہے۔میں نے اس کے گوداموں کے بارے میں کسی طرح پولیس کو بتایا تھا۔اس کے اڈوں پر ریڈ بھی پڑا تھا۔ لیکن ایف-آئی-آر کاٹنے میں اس افسر نے دیر کر دی تھی۔ وہ اگلے دن ہی مر گیا تھا۔اور اسے خالد نے ہی مروایا تھا۔الگ بات ہے کہ دنیا کے سامنے اس کی موت کو طبعی ظاہر کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ ہارٹ اٹیک سے مرا۔ ڈیم ہارٹ اٹیک!" واصف صاحب اس لہجے میں بولے جیسے انہیں عوام کی بیوقوفی پر غصہ آرہا ہو یا پھر اپنے دشمن کے بچ جانے پر تپش۔

اجلان سکندر خاموشی سے اسے سنے گیا۔ایک اور راز جس پر سے آج قدرت نے پردہ اٹھایا تھا۔ ایک اور دھاگہ جو اس اُلجھی ہوئی گتھی کا سُلجھا تھا۔ایک اور قاتل، جو بے نقاب ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو کیسے معلوم اس سب کے بارے میں؟" مضبوط لہجے میں پوچھا۔ بنا کوئی تاثر دیے۔ بنا کچھ ظاہر کیے۔

"ایسی خبریں ہمیں مل ہی جاتی ہیں، سکندر صاحب۔ اب آپ مجھے بتائیں۔ میرے خلاف آپ کے پاس کون سا ثبوت ہے؟" واصف کمبوہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

کچھ پل اجلان جانچتی نظروں سے اسے دیکھے گیا۔ پھر اس کے پیچھے کھڑے جاوید کو اشارہ کیا۔ وردی میں ملبوس جاوید نے اس کی بات سمجھتے سیلوٹ کیا اور دفتر سے باہر چلا گیا۔ واصف کمبوہ بھی اس خاموشی حکم کو سمجھتا، چپ رہا۔ کچھ دیر بعد، دفتر کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس دفع جاوید کے ساتھ ایک اور شخص اندر داخل ہوا۔ جاوید نے اس کا بازو چھوڑتے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ لنگڑا کر چلتا وہ آدمی آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور واصف کمبوہ کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ ہے۔ اس نے ہی ہمیں آپ کے بارے میں خبر دی تھی کہ آپ اس کے ساتھ مل کر نشے کا دھندا کر رہے ہیں۔" اجلان نے اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا اور غور سے واصف کمبوہ کے تاثرات دیکھنے لگا۔ واصف کمبوہ نے گردن موڑ کر اپنے ساتھ بیٹھے آدمی کو دیکھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جو اس بات پر خاموش رہا۔ معمولی شکل وصورت جس پر ہلکی ہلکی داڑھی اور زخموں کے نشانات تھے۔

"یہ احتشام کا آدمی ہے۔ میں اسے جانتا ہوں۔ اس کیلیے کام کرتا ہے یہ خبیث۔" واصف کمبوہ نے لہجے میں نفرت لیے کہا۔

"اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں آپ؟"

"مجھے اس بات پر اتنا یقین ہے جتنا اپنی اولاد کا میرے خون ہونے پر۔ میں اسے احتشام کے ساتھ دیکھ چکا ہوں۔" واصف کمبوہ بولے۔

اجلان اس بات پر خاموش رہا اور جاوید کو پھر سے اشارہ کیا۔ جاوید مستعدی سے آگے بڑھا اور عاکف کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور دفتر سے باہر لے گیا۔

"ٹھیک ہے، واصف صاحب۔ آپ جا سکتے ہیں۔ اُمید ہے کہ مستقبل میں ضرورت پڑنے پر آپ ہم سے تعاون کریں گیں۔" اجلان سکندر نے بات ختم کرتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

واصف کمبوہ بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"یہ وقت بتائے گا، سکندر صاحب۔" واصف کمبوہ نے بھی مسکرا کر کہا اور ہاتھ مصافحہ کیلیے بڑھایا۔

"اور وقت وہی بتائے گا جو میں نے کہا ہے۔" اجلان نے بھی ہاتھ تھام کر مسکرا کر کہا۔

---☆---☆---☆---

لاونج کا ماحول نہایت پُر تکلف اور فضا کچھ انوکھا ہونے کا پیغام دیتی تھی۔ خالہ سمینہ اور دُرِ کشف صوفے پر بیٹھیں، نہایت خوشگوار انداز میں سامنے بیٹھے خالد صاحب اور احتشام سے باتیں کر رہی تھیں۔ خالد صاحب ہمیشہ کی طرح سفید، کلف لگی شلوار قمیض میں ملبوس، چہرے پر سنجیدگی لیے ہوئے تھے۔ ماتھے کے بل ہنوز موجود تھے۔ ان کے برعکس، احتشام خالد، سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔ ہلکے سانولے مگر خوبصورت چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ تھی۔ یوں جیسے کسی فاتح کے چہرے پر ہوتی ہے۔ خالہ سمینہ اور دُرِ کشف، ان کی آمد پر حیرانی چھپائے بیٹھی تھیں۔ درمیان میں رکھی میز پر مہمان نوازی کیلیے مال و اشیاء رکھی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سمینہ بہن، اب چونکہ آپ ہی اس گھر کی بڑی ہیں تو میں آپ سے ہی بات کی شروعات کرتا ہوں۔" خالد صاحب نے چائے کا کپ سامنے میز پر رکھتے، دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے، مدبرانہ لہجے میں بات کا آغاز کیا۔

"جی، جی بھائی، بولیں۔" سمینہ خالہ نے بھی اچھے میزبان کا کردار نبھاتے ہوئے، خوشگوار انداز میں کہا۔

"ارمغان سے تو میری بچپن کی دوستی رہی ہے اور اسماء بھابھی کی بھی میری بیوی سے اچھے تعلقات رہے ہیں۔ دونوں خاندانوں کے بڑے ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور دوست بھی رہے ہیں۔ قسمت کا کھیل کہیں یا دنیا کا دستور، وہ دونوں ہی اب ہمارے درمیان نہیں ہیں، ورنہ آج کے دن یقیناً وہ خوش ہوتے۔ آپ کو ان دونوں بچیوں کا سرپراست مانتے ہوئے، میں آپ سے اپنے بیٹے احتشام کیلیے، آپ کی بیٹی ماہبیر کا رشتہ مانگتا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں کرے گیں۔" خالد صاحب نے سنجیدگی کے ساتھ بات کا اختتام کیا اور خاموشی سے ان کے جواب کا انتظار کرنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دُرِ کشف کے چہرے کی مسکراہٹ پھیکی پڑی اور اس نے خالہ سمینہ کی طرف دیکھا۔ خالہ سمینہ کے چہرے بھی سے مسکراہٹ رُخصت ہوئی اور اس کی جگہ شاک اور سنجیدگی نے لے لی۔ محض کچھ لمحوں کیلیے لاونج میں خاموشی چھاگئی اور پھر خالہ سمینہ کی آواز گونجی۔

"دیکھئے خالد صاحب۔ آپ ہمارے گھر تک آئے اور ہماری بیٹی کا رشتہ مانگا، اس کیلیے میں آپ کی بہت مشکور ہوں۔ البتہ، اس کا فیصلہ ماہبیر کرے گی۔ اسماء باجی اور ارمغان بھائی کا بھی یہی جواب ہوتا جو اس وقت میرا ہے۔" خالہ سمینہ نے نہایت طریقے سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ البتہ، خوشگواریت لہجے سے مفقود تھی جسے احتشام اور خالد صاحب دونوں نے محسوس کیا۔

ان کی بات پر خالد صاحب نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔ "آپ نے بلکل بجا کہا، سمینہ بہن۔ آپ اس بارے میں ماہبیر کی رائے جان کر اپنے فیصلے کے بارے میں ہمیں ضرور مطلع کیجیئے گا۔ مگر ایک بار پھر میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ ہمیں مایوس مت کیجیئے گا۔" خالد صاحب نے مسکرا کر بات مکمل کی۔ احتشام اس سارے عرصے میں خاموش رہا اور کچھ بھی بولنے سے خود کو باز رکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایک بار پھر، اس سلسلے میں آخری فیصلہ ماہبیر کا ہو گا بھائی صاحب۔" خالہ سمینہ نے ابھی مسکرا کر بات ختم کی ہی تھی کہ لاونج میں کسی کے داخل ہونے کی آواز سنائی دی۔ سب نے گردن موڑ کر نوادارد کو دیکھا تو خاکی وردی میں ملبوس اجلان دکھائی دیا۔

"سلام!" اجالان نے اندر داخل ہوتے ساتھ، لاونج میں بیٹھے نفوس کو دیکھتے ہوئے کہا۔ چہرے پر اُلجھن اور لہجے میں سنجیدگی سی تھی۔ البتہ، آنکھیں خاموش تھیں۔ ساکت۔ ٹھنڈی۔

"ماہبیر کہاں ہے، خالہ؟" اس سارے عرصے میں احتشام پہلی دفعہ بولا تھا۔ مسکرا کر۔ لہجے میں احترام لیے ہوئے۔

"اس کا ایک شوٹ تھا، بیٹا۔ وہی گئی ہوئی ہے۔ شام میں آئے گی۔" خالہ سمینہ نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ٹھیک ہے پھر، سمینہ بہن۔ ہم چلتے۔ آپ کی طرف سے جواب کا انتظار رہے گا۔" خالد صاحب نے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھڑے ہو کر کہا۔ ان کی معیت میں کمرے کے باقی نفوس بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"انشاءاللہ، ہماری طرف سے جلد ہی جواب مل جائے گا آپ کو۔" خالہ سمینہ نے بھی مسکرا کر کہا۔

خالد صاحب اور احتشام نے باہر کی جانب قدم بڑھائے تو ان کے پیچھے دُرِ کشف بھی انہیں دروازے تک چھوڑنے چل دی۔ جو بھی تھا۔ رسمِ دنیا تھی، نبھانا تھا۔ آدابِ میزبانی تھے، بجالانا تھا۔

ان کے جانے کے بعد خالہ سمینہ کے چہرے سے مسکراہٹ دور ہوئی اور اس کی جگہ گہری سوچ نے لے لی۔ وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گئیں۔ اجلان ان کی خاموشی اور پریشانی محسوس کرتا ان کے پاس آبیٹھا۔

"کیا ہوا، امی؟ یہ لوگ کس لیے آئے تھے؟ آپ پریشان لگ رہی ہیں۔" اجلان نے ان کا ہاتھ تھامتے، فکرمندانہ لہجے میں پوچھا۔ خالہ سمینہ نے نظریں اٹھا کر اپنے بیٹے کو دیکھا۔ سانولی رنگت اور پُرکشش سیاہ آنکھیں۔ چہرے پر فکر واضح تھی البتہ، آنکھوں میں غصہ بھی جھلک رہا تھا۔ مگر وہ ماہر تھا۔ چھپانے میں نہیں، قابو رکھنے میں۔ خالہ سمینہ جانتی تھیں کہ وہ غصہ ضرور ہو گا مگر کچھ بولے گا نہیں۔ خاموش ہو جائے گا۔ وہ خاموش ہو جایا کرتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بس ایسے ہی، بیٹا۔ تم جا کر کپڑے بدلو۔ میں کھانا لگاتی ہوں۔" خالہ سمینہ نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور اٹھ کر چل دیں۔ اجلان کی سوچتی نظروں نے دور تک ان کا پیچھا کیا۔

---☆---☆---☆---

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب ملازمہ نے اسے خالد صاحب اور احتشام کے آنے کی اطلاع دی۔ وہ سر کو ڈوپٹے سے ڈھانپے، ہاتھ میں فون لیے نیچے اتری اور سیدھا لاونج کی جانب بڑھی۔

وہ لاونج میں داخل ہوئی تو احتشام صوفے پر آرام دہ انداز میں بیٹھے، فون استعمال کرتے دیکھا۔ خالد صاحب نے اسے سیڑھیوں سے نیچے اترتے دیکھا اور پھر بنا کوئی بات کیے، اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

"آپ لوگ کہاں گئے تھے، بھائی؟" امل نے لاونج میں داخل ہوتے ساتھ پوچھا اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔ احتشام نے اسے اپنے ساتھ بیٹھتے دیکھ کر فون بند کیا اور اپنے پاس صوفے پر رکھتے، اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

"ماہبیر کے گھر گئے تھے۔" احتشام نے اسے دیکھتے مسکرا کر کہا۔ مونگیہ رنگ کا لباس پہنے اور ہم رنگ ڈوپٹہ چہرے کے گرد لپیٹ کر لیے، امل نے اُلجھن سے اسے دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماہبیر کے گھر؟ کیوں؟ کوئی کام تھا کیا؟" بھوری آنکھوں میں اُلجھن تھی۔

"ہاں۔ایک کام تھا۔بہت ضروری۔" احتشام نے کہا۔

"کیا؟"

"رشتہ لینے گئے تھے ہم، ماہبیر کا۔" احتشام نے کہا۔امل کی آنکھوں میں اُلجھن کچھ اور بڑھی۔ اس نے سوالیہ نظروں سے احتشام کو دیکھا۔

"او!" لمحے بعد اس کے منھ سے نکلا اور پھر وہ خاموش ہو گئی۔احتشام نے کچھ پل اس کے بولنے کا انتظار کیا مگر پھر اس کو خاموش دیکھ کر کچھ حیران ہوا۔

"مگر آپ نے شادی تو اگلے سال کے آخر میں کرنی تھی۔ بابا نے کہا تھا، حیدر سے۔" امل نے سوال کیا۔وہ یہ نہ کہہ سکی کہ اس کی شادی کے ساتھ احتشام کی شادی ہونی تھی۔

"کیا ہوا؟ تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟" احتشام نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے پوچھا۔

"نہیں۔ نہیں۔ایسی بات نہیں ہے، بھائی۔ میں بس ماہبیر کے بارے میں سوچ رہی تھی۔اس کیلیے مشکل ہو گا، نا۔ابھی اس کی امی کی ڈیتھ ہوئی ہے۔" امل نے فکر اور سوچ کے ملے جلے انداز میں کہا۔اس نے بھی دوبارہ پوچھنا مناسب نا سمجھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمم۔ کہہ تو صحیح رہی ہو۔" احتشام نے بھی اس کی بات میں حامی بھرتے ہوئے کہا۔البتہ، انداز میں لاتعلقی سی در آئی تھی۔

"خیر۔ چھوڑیں اس بات کو ابھی۔ آپ بتائیں۔ کیا جواب آیا پھر؟" امل نے تمام سوچوں کو جھٹکتے ہوئے، آواز میں خوشی اور خوشگواریت لاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہینڈسم بھائی کو کوئی منع کر سکتا ہے، بھلا؟" احتشام نے فخریہ انداز میں کہا۔امل ہلکا سا ہنس دی۔

"یہ بھی ہے۔ خیر۔ بہت مبارک ہو آپ کو بھائی۔ ہمیشہ خوش رہیں۔" امل نے مسکرا کر کہا۔

"تم بھی، بچے۔ بس اب تیاری شروع کر دو۔ جو چاہیے اور جیسا چاہیے، سب کچھ لینا تم۔" احتشام نے اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا اور اپنا فون سنبھالتا وہاں سے چل دیا۔

صوفے پر بیٹھی امل کے چہرے سے مسکراہٹ یوں غائب ہوئی جیسے چھین لی گئی ہو اور اس کی جگہ سوگواریت نے لے لی۔

"کیا تم یہ کر سکتی ہو، امل؟" اس نے خود سے سوال کیا۔

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ ابھی سیٹ سے باہر نکلی ہی تھی کہ اسے گھر سے کال آ گئی۔

"نہیں خالہ، ابھی ایک اور شوٹ رہتا ہے۔ شام کا ہے وہ تو مجھے آتے آتے رات ہو جائے گی۔ ۔۔جی، جی، کھانا کھا لوں گی۔ آپ فکر مت کریں۔ اچھا، ٹھیک ہے۔ میں فون رکھتی ہوں۔ خدا حافظ۔" فون پر بات کرتے اور سیڑھیاں اترتے، اس کے قدم پارکنگ لاٹ کی جانب بڑھ رہے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا اور سورج سر پر چڑھا تھا۔ سفید دھاریوں والی، گھٹنوں سے ذرا اوپر آتی سیاہ ٹی شرٹ اور اس کے ساتھ کھلا ٹراؤزر پہنے، وہ نہایت آرام دہ کپڑے پہنے ہوئے تھی۔ بات ختم کرتے ہی ماہبیر نے فون کان سے دور کرتے، اپنے ساہ گاگلز ٹھیک کیے۔

"ماہبیر!" یکبارگی، گاڑی کی جانب جاتے ہوئے اُسے اپنے نام کی پُکار سنائی دی۔ ماہبیر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سنبل اُسے اپنی طرف بھاگتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ اس کے قریب آ کر رُکی اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر زور زور سے سانس لینے لگی۔

"سنبل، خیریت؟ اتنی تیزی سے کیوں آ رہی تھی؟ مجھے روک لیتی۔" ماہبیر نے اپنے گاگلز سر پر اٹکاتے ہوئے کہا۔

"تم سن ہی نہیں رہی تھی۔" سیدھے ہوتے، منہ بناتے، سنبل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ لو۔اپنا پرس وہی سیٹ پر بھول گئی تھیں تم۔" سیاہ پرس اس کی طرف بڑھاتے اس نے کہا۔

"اوہ۔تھینک یو سو مچ، سنبل۔" ماہبیر نے متشکرانہ انداز میں کہا۔ سنبل نے ہاتھ جھلایا یوں جیسے کہہ رہی ہو کہ کوئی بات نہیں۔

"ویسے ایک بات تو بتاؤ۔یہ ڈرامہ کیوں سائن کیا؟ تمہارا تو کوئی ایسا ارادہ نہیں تھا۔" سنبل نے اپنا بیگ سنبھالتے، اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا۔

"فارغ بیٹھ کر کیا کرنا تھا میں نے، سنبل؟ جب سے اماں گئیں ہیں، ان کا خیال ایک پل کو نہیں جاتا تھا۔اس سے پہلے کہ میں بہت زیادہ ڈپریشن میں چلی جاتی، خود کو مصروف کرنا میں نے بہتر سمجھا۔" سفید شرٹ کے اوپر پہنا، گہرے نیلے رنگ کا منی کوٹ ٹھیک کرتے، اس کے ساتھ چلتے، ماہبیر نے سادہ لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بھی ٹھیک کیا تم نے۔باقی کی آفرز کے بارے میں کیا خیال ہے؟" سنبل نے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"ان کے بارے میں ابھی میں سوچوں گی۔فلحال، اگر کوئی ایڈ آئے تو بتانا۔" ماہبیر نے کہا اور گاڑی کے دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں رات ہی میں ٹیکسٹ کر دوں گی۔" سنبل نے کہا اور پھر مسکرا کر اپنی گاڑی کی طرف چل دی۔

ماہیر بھی گاڑی میں بیٹھی اور دروازہ بند کر کے ایک بھاری سانس خارج کی۔ یہ سچ تھا کہ اُسے اماں کا خیال ایک پل کو نہیں چھوڑتا تھا۔ صبح آنکھ کھُلتے ساتھ، رات کو سونے سے پہلے، شوٹ کے دوران، کھانا کھاتے، بال بناتے۔ کون سا وقت تھا جب اماں کا خیال، ان کا چہرہ، ان کی باتیں یاد نہیں آتی تھیں۔ مگر، وہ ہمیشہ کی طرح ان خیالات کو جھٹک دیتی تھی۔ وہ ایسی ہی تھی۔ تکلیف دہ یادوں کو جھٹک دینے والی۔ انہیں بھولنے کی کوشش کرنے والی۔

فقط، وہ یہ بھول گئی تھی کہ یادیں اتنی آسانی سے جان نہیں چھوڑتیں۔ کہ غم اتنی جلدی دور نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی یہ کبھی ہوں گیں۔

گاڑی پارکنگ لاٹ سے نکالنے سے پہلے اس نے اپنے دونوں کندھوں کو زور سے دبایا تھا۔ ان میں درد بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ یوں جیسے کوئی وزنی پتھر ان پر آ گرا ہو۔

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات کے جس وقت اس نے گھر میں قدم میں رکھا تھا، گھڑی کی سوئیاں بارہ بجا رہی تھیں۔ لاونج میں مکمل خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ البتہ، کچن سے سرگوشیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ماہبیر نے گاڑی کی چابی، فون اور گاگلز ہاتھ میں پکڑے، قدم کچن کی جانب بڑھائے۔

کچن میں داخل ہوئی تو اجلان فریج کے پاس کھڑا، کھانا نکال کر سینٹرل ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔ خالہ اس کیلیے کھانا برتن میں ڈال کر فریج میں رکھ دیا کرتی تھیں تاکہ اسے نکال کر، گرم کرنے میں آسانی رہے۔ دُرِ کشف چولہے کے پاس کھڑی، سر پر ڈوپٹہ لیے، چائے بنا رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ اجلان سے بات بھی کر رہی تھی۔ دونوں اپنی اپنی باتوں میں مصروف، ماہبیر کے آنے کا اندازہ ہی نا لگا پائے۔

"السلام و علیکم۔" ماہبیر نے مسکرا کر سلام کیا۔ سینٹرل ٹیبل پر برتن رکھتے اجلان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ کتنے دنوں بعد نظر آئی تھی نا اسے؟ ابھی چند دن ہی تو ہوئے تھے۔ مگر اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ سالوں بعد دکھائی دی تھی۔ سیاہ آنکھوں میں تھکن سی تھی۔ آنکھوں کے نیچے پڑتے ہلکے، میک اپ سے چھپائے رکھنے کے بعد بھی اسے نظر آ گئے۔ سفید رنگت میں زردی سی گھُل گئی تھی۔ یقیناً، وہ کھانا نہیں کھا رہی تھی ٹھیک سے۔ اجلان کی آنکھوں میں ہلکی

www.novelsclubb.com

سی فکر در آئی۔ مگر پھر، اس نے سر جھکا کر ہلکی آواز میں جواب دیا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"وعلیکم سلام۔ اتنی دیر ماہبیر؟ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔" چولہے کے نیچے آنچ دم والی کرتے دُرِ کشف مڑی اور مسکرا کر کہا۔

"ہاں بس آج شوٹ رات کی تھی۔ اس لیے دیر ہو گئی۔ تم کیوں انتظار کر رہی تھی؟" ماہبیر نے بھی اجلان کا نظر پھیرنا محسوس کیا۔ البتہ، خاموش رہی اور اپنا فون سینٹرل ٹیبل پر رکھ دیا۔

"آج احتشام بھائی اور خالد انکل آئے تھے گھر۔" دُرِ کشف نے بولنا شروع کیا۔

"کیوں؟" ڈسپنسر سے پانی لیتے ماہبیر نے حیرانی سے سوال کیا۔

"وہ۔۔ تمہارے لیے۔" دُرِ کشف نے کنکھیوں سے اجلان کو دیکھتے، جھجک کر کہا جو چاولوں کی پلیٹ اوون میں گرم کر رہا تھا۔ یکبارگی، اس کے تاثرات سخت ہوئے تھے۔

"کیا مطلب؟" ماہبیر نے ماتھے پر بل ڈالے، تشویش سے سوال کیا اور پانی کا گلاس وہی سلیب پر رکھ دیا۔

"تمہارا رشتہ مانگنے آئے تھے۔ احتشام بھائی کیلیے"

ٹوں۔۔ٹوں۔۔ٹوں

اوون نے کھانا گرم ہو جانے کا اشارہ دیا اور اس کے بعد کچن میں مکمل خاموشی چھا گئی۔دُرِ کشف نے جملہ مکمل کرتے ہی ماہبیر کی جانب دیکھا جو اجلان کی جانب دیکھ رہی تھی۔اس نظریں اجلان کی جانب گھمائی تو اس کے تاثرات کو کرخت پایا۔چہرے اور آنکھوں کی نرمی کہیں دور جا سوئی تھی۔ان کی جگہ تکلیف اور غصے کے تاثرات تھے۔یکبارگی،دُرِ کشف کے چہرے پر ایک مسکراہٹ نے اپنی جھلک دکھائی۔اس کے برعکس،ماہبیر کے گلے کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی۔ اسے عجیب سا محسوس ہوا تھا اس پل۔اجلان کے چہرے پر ایسے تاثرات تو اس نے کبھی سوچے بھی نہ تھے۔وہ تو ہمیشہ مسکراتا تھا۔اُس پل ماہبیر کو اس بات کا ادراک ہوا کہ اجلان سکندر مسکراتا زیادہ اچھا لگتا تھا۔کتنے عجیب وقت پر ہوا تھا یہ ادراک؟

"پھر؟کیا کہا خالہ نے؟"ماہبیر نے اجلان سے نظریں ہٹاتے،کشف کی طرف دیکھتے پوچھا۔

اجلان سکندر کا کھانا گرم ہو چکا تھا۔ایک بھی لفظ منھ سے نکالے بنا،اوون کا دروازہ کھولتے اس نے گرم چاولوں کی پلیٹ کو باہر نکالا۔بریانی کی اشتہا انگیز خوشبو نے فضا کو معطر کر دیا تھا۔فقط، اجلان سکندر کی بھوک مر گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی کہ جو تمہارا جواب ہو گا وہی ان کا ہو گا۔" دُرِ کشف نے کندھے اچکاتے کہا اور پھر چائے میں ڈونگا چلانے لگی۔

"ہمم۔ ویسے اتنا بُرا رشتہ تو نہیں ہے۔ آئی مین کہ احتشام ایک اچھا انسان ہے۔ دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے اور فیملی بیک گراؤنڈ بھی اچھا ہے۔ اور پھر ہمارے پیرنٹس ایک دوسرے کے دوست رہ چکے ہیں۔ ایک اڈیل رشتہ ہے یہ۔" ماہبیر نے کندھے اچکاتے، سادہ سے لہجے میں اپنی رائے دیتے کہا۔

اور ادھر اجلان سکندر کی برداشت جواب دے گئی۔ بریانی کی پلیٹ وہی چھوڑے، اس کے قدم کچن سے باہر کو بڑھے تھے۔ دُرِ کشف اور ماہبیر نے حیرانی سے اسے باہر جاتے دیکھا تھا۔

"وہ اسے پسند نہیں کرتے۔" جب اجلان جا چکا تو دُرِ کشف نے کہا۔

"تو نہ کرے۔ اب ہر کوئی اس کی پسند سے تو نہیں چل سکتا نا؟" ماہبیر نے کندھے اچکاتے کہا اور اجلان کی چھوڑی ہوئی پلیٹ سے بریانی کا چمچ بھر کر منہ میں ڈالا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بات صرف یہ نہیں ہے۔وہ تمہیں پسند کرتے ہیں۔" دُرِ کشف نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ بریانی کا نوالہ ماہبیر کے گلے میں اٹکا تھا۔وہ کھانسنے لگی تو دُرِ کشف نے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھاتے، نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ایسی بات نہیں ہے، دُرِ۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔" ماہبیر نے اس کی بات کو رد کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

"ایسی ہی بات ہے۔ صرف تم ایک بیوقوف ہو جو سمجھ نہیں رہی۔" کشف نے چولہا بند کرتے، چائے سفید مگ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں صحیح سمجھ رہی ہوں، دُرِ۔ وہ کبھی بھی مجھ سے شادی کیلیے راضی نہیں ہوگا۔اس کی آئیڈیل میرے جیسی لڑکی ہرگز نہیں ہے۔" ماہبیر نے اس کو دیکھتے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

"زندگی کے کسی بھی رشتے میں کوئی بھی انسان "آئیڈیل" نہیں ہو سکتا، ماہبیر۔ ہر ایک کے اندر کسی نا کسی حوالے سے کوئی نہ کوئی کمی ضرور رہ جاتی ہے۔ یہ آئیڈیل انسان نہیں ہوتے جو رشتوں کو پرفیکٹ بناتے ہیں۔ بڑا دل اور درگزر رشتوں کو پرفیکٹ بناتے ہیں۔ انسان آئیڈیل نہیں بنتے، رشتے بنتے ہیں آئیڈیل۔" دُرِ کشف نے اُسے سنجیدگی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مگر کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں در گزر نہیں کیا جا سکتا، دُر۔ خامیوں، خامیوں میں فرق ہوتا۔ کچھ پر دل بڑا کیا جا سکتا ہے۔ در گزر کیا جا سکتا ہے۔ ان کے ساتھ بھی زندگی حسین بن سکتی ہے۔ مگر کچھ خامیاں ایسی ہوتی ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اپنی بیوی میں کچھ خصوصیات چاہتا ہے جو مجھ میں نہیں۔ جس طرح میں اپنے آئیڈیل میں کچھ خصوصیات چاہتی ہوں۔" ماہبیر نے بھرپور سنجیدگی سے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں خود ترسی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی تھی۔ وہاں بس سنجیدگی تھی۔ شائد اس کے ساتھ ہلکا سا دُکھ بھی۔

"اور تمہارا؟ تمہارا آئیڈیل کیسا ہے؟" دُرِ کشف نے سوال کیا۔ ماہبیر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ ان سیاہ آنکھوں کا جواب پڑھتے، بھوری آنکھوں والی اس کی بہن حیران ہوئی تھی۔ حد درجہ حیران۔

کیا مجھے بتانے کی ضرورت ہے؟

---☆---☆---☆---

کمرے میں پہنچتے ساتھ ہی اجلان نے جیب سے فون نکالا اور کال ملا کر کان سے لگاتے، کمرے کے چکر کاٹنے لگا۔ اضطراب، تپش، تکلیف، سب اس کی چال سے واضع تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج احتشام، ماہبیر کا رشتہ لے کر گھر آیا ہوا تھا۔ تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟" اجلان نے کال کے اٹینڈ ہوتے ہی سوال کیا۔ بے صبری اور تپش اس کی آواز کا حصہ بن گیا۔

"کیا! ؟ کب؟" آگے سے شاک کی حالت میں پوچھا گیا تھا۔

"آج۔"

"میں پچھلے کچھ دنوں میں بے حد مصروف رہا ہوں۔ مجھے خیال ہی نہیں آیا پوچھنے کا۔"

"میں نے تجھے ایک کام کہا ہوا ہے، ریان۔ وہ بھی ٹھیک سے نہیں ہو پا رہا؟" اجلان نے تپش میں آتے کہا۔ ریان کچھ پل کے خاموش ہوا۔

"تم نے مجھے تنخواہ پر ملازم نہیں رکھا ہوا، اجلان جو اس طرح چیخ کر حساب مانگ رہے ہو۔" ریان نے ٹھنڈے لہجے میں جواب دیا۔ اجلان کو اپنے لہجے کا احساس ہوا۔ بیڈ کے سامنے رکھے صوفے پر گرتے، اس نے ایک گہری سانس خارج کی اور انگلیوں کی پوروں سے آنکھوں کو دبانے لگا۔

"مجھے پتا نہیں چلا۔" لہجہ شکستہ ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہی مسئلہ ہے تمہارا، اجلان۔ تم جلدی ڈر جاتے ہو۔ اور اسی ڈر کا وہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خوف کو اپنے اوپر اتنا حاوی نہ ہونے دو کہ ساری محنت ناکام ہو جائے۔" ریان نے اسی لہجے میں کہا۔

"میں کیا کروں، ریان؟ اُسے کھونے سے ڈرتا ہوں میں۔ وہ بہت قیمتی ہے میرے لیے یار۔ میں بس اُسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور اس انسان کے ساتھ وہ کبھی خوش نہیں رہ سکتی۔ سونے پر سہاگہ، میرے سامنے اس کی تعریف کے پل باندھ رہی تھی۔" اجلان نے کہا۔ کیا نا تھا اس کے لہجے میں؟ غصہ، دُکھ، خوف، تکلیف، فکر، بے بسی۔

"تم اُسے حقیقت کیوں نہیں بتا دیتے؟" ریان نے اب کے نرم لہجے میں سوال کیا۔

"بتا دوں گا۔ اب بتا دوں گا۔" اجلان نے نظریں کسی غیر مرئی نقطے پر ٹکائے کہا۔

"یہ بہتر رہے گا۔ اس کیلیے بھی اور تمہارے لیے۔" ریان نے محض اتنا کہا اور فون بند کر دیا۔

نظریں سامنے دیوار پر ٹکائے، اجلان نے آہستگی سے کان سے فون ہٹایا۔ یکبارگی، ان سیاہ آنکھوں کے کنارے جلنے لگے تھے۔ منظر ہلکا سا دھندلا ہوا تو اس نے گیلی سانس نتھنوں سے اندر کھینچتے، پلکیں جھپکائیں۔ ایک آنسو ٹوٹ کر گرا اور گال پر بہتے، سیاہ ڈاڑھی میں جذب ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ مشکل ہے، یا اللہ۔ بہت مشکل۔" آنکھیں بند کیے، سر پیچھے صوفے پر ٹکاتے، اس کے لبوں سے نکلا۔

باہر رات کا اندھیرا لمحہ بہ لمحہ گہرا ہو رہا تھا۔

---☆---☆---☆---

صبح کا سورج چڑھا اور حسبِ معمول سب ناشتہ کر کے اپنے اپنے کاموں کو نکل گئے۔ خالہ سمینہ ناشتے کے برتن سمیٹ رہی تھیں جب اجلان نیچے اترا۔ ڈھیلی ڈھالی نیلی ٹی شرٹ اور ہم رنگ ٹراؤزر پہنے، وہ آج ذرا دیر سے جاگا تھا۔

"میں تمہیں اٹھانے ہی آ رہی تھی۔ آج دیر سے اٹھے ہو۔ جانا نہیں ہے؟" خالہ سمینہ نے اپنے بیٹے کو نیچے آتے دیکھا تو مسکرا کر پوچھا۔

"ذرا دیر سے نکلوں گا۔" اجلان نے مختصر سا جواب دیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا؟" خالہ سمینہ نے بغور اس کو دیکھتے پوچھا۔ آنکھوں میں لال ڈوریاں رتجگے کی علامت تھیں۔ برتن وہی ٹیبل پر چھوڑتے، وہ اس کے پاس صوفے پر آ کر بیٹھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ نے مجھے بتایا نہیں کہ کل ماہبیر کا رشتہ لینے آئے ہوئے تھے وہ لوگ؟" اجلان نے نرم لہجے میں شکوہ کیا۔ اپنی ماں کے ساتھ وہ لہجہ نرم اور باادب ہی رکھتا تھا۔ خالہ سمینہ خاموش وہ گئیں۔

"میں نے سوچا ذرا ٹھہر کر بتاؤں گی۔ ماہبیر سے پوچھ کر۔" خالہ سمینہ جواب دیا۔ اجلان نے ان کی بات پر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر؟ ماہبیر سے آپ نے بات کی؟ کیا کہا اس نے؟" اجلان نے دل کڑا کر کے پوچھا۔ محبوب کی شادی کی بات بھی جب محب خود کرے تو دل کو کڑا کرنا چاہیے۔ اجلان نے بھی دل کو کڑا کرنا مناسب سمجھا۔ جلد یا بدیر، دل اسے ہی کڑا کرنا تھا۔

"نہیں۔ میں نے ابھی بات نہیں کی۔"

"کیوں؟" اجلان نے تشویش سے پوچھا۔

"کیوں کہ اسما نہیں چاہتی تھی کہ ماہبیر کی اس گھر میں شادی ہو۔"

"اگر ماہبیر خود بھی چاہے؟"

"اگر وہ خود چاہے تب بھی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

---☆---☆---☆---

بقیہ اگلے ماہ، انشاءاللہ۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842